الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ　　　　وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب بنام

سب سے پہلے سب سے آخِر

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟

☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟

☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟

☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟

☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنۃ دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب	:	سب سے پہلے سب سے آخر
مصنف	:	مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
صفحات	:	258
ناشر	:	مکتبۃ السنہ (آگرہ یوپی الہند)
پتہ:	:	(نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

فہرست

مصنف کا تعارف ۴

مصنف کی اصلاحی کتب ۵

مصنف کی درسی کتب ٦

درود شریف کی فضیلت ۸

انبیائے کرام علیہم السلام ۸

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ۲۹

اسلام ٦۲

موت ۷۵

قیامت ۷۷

جنّت ۸۸

جہنّم ۹۴

مختلف موضوعات ۹٦

سب سے آخر ۱۵۵

سب سے افضل ۱٦۵

راہب کے ٦۲ سوالات ۲۰۸

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف ۲۲۷

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئ چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ

خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے،اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجہ ٔثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)
2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)
3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆...سب سے پہلے سب سے آخر
11☆...جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟

13☆... نصاب مسائلِ نماز

14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل

15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم

16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم

17☆... تدریس کے ٢٦ طریقے

18☆... رفیق التدریس

19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

20☆... فیضانِ قرآن کورس

21☆... فیضانِ شریعت کورس

22☆... آسان فرض علوم

23☆... آسان خطباتِ محرم

24☆... تنظیمی نصاب

25☆... اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا

26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)

27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے ؟

28☆... محمد اور احمد کے اسرار

29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟

30☆... ایک سے دس تک

31☆... نکتے ہی نکتے

32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات

33☆... کامیابی کے دس اصول

34☆... درسِ تصوف

35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

36☆... درود کی حکمتیں

37☆... چاند کی گواہی

مصنف کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح

2☆... شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه

3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)

4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْر مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث

5☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)

6☆... القول الاظهر شرح الفقه الاکبر

7☆... شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح

8☆... عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار

9☆...عِنَايَةُ الْحِكْمَت لِحَلِّ بِدَايَةُ الْحِكْمَت

10☆...خَلِيْلِيَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِيْدِيَّه

11☆... كَلَامُ الْوِقَايَه شرح شَرْحُ الْوِقَايَه

12☆... رَحْمَةُ الْبَارِى شرح تَفْسِيْرُ الْبَيْضَاوِى

13☆...مُخْتَارُ التَّاوِيْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِيْل

14☆...اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة

15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد

16☆...سَلِيْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر

17☆...شَفِيْقُ النُّعْمَانِى لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِى

18☆...عَطَايَةُ الْحِكْمَت شرح هِدَايَةُ الْحِكْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات

20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

21☆... تسلیم التوقیت



الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

انبیائے کرام علیھم السلام

سوال: سب سے پہلے مرتبۂ نبوت کس کو ملا؟

جواب: سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملا۔ روزِ میثاق تمام انبیا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا۔

("جامع الترمذي"، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل النبی، الحديث: ۳۶۲۹، ج۵، ص۳۵۱)(پ۳، اٰلِ عمرٰن:۸۱)

سوال: سب سے پہلے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے کس کا دودھ نوش فرمایا؟

جواب: سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو لہب کی لونڈی "حضرت ثویبہ" کا دودھ نوش فرمایا پھر اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ سے سیر اب ہوتے رہے، پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور اپنے قبیلہ میں رکھ کر آپ کو دودھ پلاتی رہیں اور انہیں کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دودھ پینے کا زمانہ گزرا۔مدارج النبوت ، قسم دوم ،باب اول، ج۲،ص۱۸،۱۹ملخصاً

سوال: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر "قبا" میں تشریف لائے تو سب سے پہلے کن کے مکان کو شرفِ نزول بخشا؟

جواب: حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ خوش نصیب مدینہ کے رہنے والے انصاری ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر "قبا" میں تشریف لائے تو سب سے پہلے انہی کے مکان کو شرفِ نزول بخشا اور بڑے بڑے مہاجرین صحابہ بھی انہی کے مکان میں ٹھہرے تھے اور انہوں نے دونوں عالم کے میزبان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں مہمان بنا کر ایسی میزبانی اور مہمان نوازی کی کہ قیامت تک تاریخ رسالت کے صفحات پر ان کا نام نامی ستاروں کی طرح چمکتا رہے گا۔(سیرتِ مصطفے ص ۱۹۲)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے سب سے پہلے فرزند کون ہیں؟

جواب: حضرتِ قاسم رضی اللہ عنہ سب سے پہلے فرزند ہیں جو حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش مبارک میں اعلانِ نبوت سے قبل پیدا ہوئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم ان ہی کے نام پر ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ یہ پاؤں

پر چلنا سیکھ گئے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی اور ابن سعد کا بیان ہے کہ ان کی عمر شریف دو برس کی ہوئی مگر علامہ غلابی کہتے ہیں کہ یہ فقط سترہ ماہ زندہ رہے۔

(المواہب اللدنیة وشرح الزرقانی ، باب فی ذکر اولاده الکرام ، ج۴، ص۳۱۶)

سوال: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کب اور کہاں ادا فرمایا؟

جواب : سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ہجرت کر کے مدینۂ طیّبہ تشریف لائے تو 12 ربیع الاوّل پیر شریف کو چاشت کے وَقت مقامِ قُبا ءمیں اقامت فرمائی۔ پیر، منگل، بدھ اور جمعرات یہاں قِیام فرمایا اور ایک مسجِد کی بُنیاد رکھی۔ پھر جُمُعہ کے دن مدینہ شریف روانہ ہوئے، راستے میں بنی سالم ابنِ عَوف کے بَطنِ وادی میں جُمُعہ کا وقت ہوا تو اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا اور یوں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں 16 ربیع الاوّل کو پہلا جُمُعہ ادا فرمایا۔(خزائن العرفان، پ۲۸، الجمعة، تحت الاية۹، حاشیه نمبر ۲۱)

سوال: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وفات کے بعد تمام مخلوق میں سب سے پہلے نماز جنازہ کس نے پڑھی؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابو بکر! سوال کرو۔" حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: "یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! کیا موت کا وقت قریب آگیا؟" ارشاد فرمایا: "موت کا وقت قریب آگیا اور بہت قریب آگیا۔" عرض کی: "یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو مبارک ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے لئے تیار کر رکھا

ہے۔ کاش ! میں جانتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف، پھر سدرۃ المنتہٰی کی طرف، پھر جنت الماْوٰی، عرشِ اعلیٰ اور رفیق اعلیٰ کی طرف، پھر خوشگوار زندگی سے ملنے والے حصے کی طرف۔" آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی:"آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو غسل کون دے گا؟" ارشاد فرمایا:"میرے گھر کے مَردوں میں سے سب سے قریب تر۔" عرض کی:"آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو کن کپڑوں میں کفن دیں؟" فرمایا:"میرے انہی کپڑوں میں اور یمنی چادراور مصری سفید کپڑوں میں۔" آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی:"آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر نماز کا طریقہ کیا ہو گا؟" پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور ہم بھی رو دیئے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بس کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمائے اور تمہیں اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ جب تم مجھے غسل وکفن دے چکو تو مجھے میرے اسی حجرہ میں چارپائی پر رکھ دینا اور چارپائی قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کے لئے باہر چلے جانا۔ سب سے پہلے مجھ پر میرا رب عَزَّوَجَلَّ دُرود (یعنی رحمت) بھیجے گا۔ خود ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ (پ۲۲، الاحزاب:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر، وہ اوراس کے فرشتے۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو مجھ پر دعائے رحمت کی اجازت دے گا۔ تمام مخلوق میں سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ پر نماز پڑھیں گے (یعنی دعائے رحمت کریں

گے)، پھر حضرت میکائیل علیہ السلام پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام پڑھیں گے۔ پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام ملائکہ کے بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ آئیں گے۔ پھر تم مجھ پر گروہ در گروہ آنا اور خوب سلام پیش کرنا اور چیخ وپکار اور رونے دھونے سے مجھے اذیت نہ پہنچانا۔ اور تم میں سے جو امام ہو وہ ابتداء کرے پھر میرے اہلِ بیت کے قرابت دار پھر خواتین کا گروہ اور پھر بچوں کا گروہ۔"حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:"آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو قبرِ اَقدَس میں کون اُتارے گا؟" ارشاد فرمایا:"میرے اہلِ بیت کے قریبی لوگ اور ان کے ساتھ بے شمار ملائکہ ہوں گے، تم ان کو نہ دیکھ سکو گے مگر وہ تمہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ اُٹھو اور میری طرف سے بعد والوں کو سلام پہنچادو۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاۃ رسول اللہ ۔۔۔۔۔۔ الخ، ج۵، ص۲۱۹)

سوال: سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا؟

جواب: سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی دوسری عورت سے عقد نہیں فرمایا۔

(المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب فی ذکر ازواجہ الطاہرات...الخ، ج۴، ص۳۵۹۔۳۶۲)

سوال: جب لوگوں کو قبروں سے باہر نکالا جائے گا تو سب سے پہلے کون باہر تشریف لائے گا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بوقتِ وصال حضرت سیّدُنا جبرائیل امین علیہ السلا

م سے استفسار فرمایا:"میرے بعد میری امت کے لئے کون ہو گا؟"تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدُنا جبرائیل امین علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کوخوشخبری سنادے کہ "میں اسے اس کی امت کے سلسلے میں رسوانہیں کروں گا اوراسے یہ بشارت بھی دے دے کہ جب لوگوں کو قبروں سے باہر نکالا جائے گا تو سب سے پہلے میرا حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم باہر تشریف لائے گا۔جب لوگ جمع ہوں گے تو میرا محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہی ان کا سردار ہو گا اورجب تک اس کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تمام امتوں پر وہ حرام رہے گی۔"(یہ سن کر) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور میرا دل خوش ہوا۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاۃ رسول اللہ ـــــــ الخ، ج۵، ص۲۱۷)

سوال:سب سے پہلے کس کی قبر شَق ہو گی؟

جواب: حُسنِ اَخلاق کے پیکر،نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:"سب سے پہلے میری قبر شَق ہو گی، پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا،تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر اہلِ مکہ کے پاس جاؤں گا اور حرمینِ شریفین کے درمیان ان سے آملوں گا۔"

(جامع الترمذی ،ابواب المناقب ،باب أنا أول من تنشق ـ الخ ،الحدیث ۳۶۹۲،ص ۲۰۳۲)

سوال:بتوں کی عبادت سے بچتے رہنے کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو رب عزوجل نے کس چیز سے سب سے پہلے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم دین کے کسی معاملے میں جھگڑ رہے تھے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم شدید غضبناک ہوگئے اس کی مثل پہلے کبھی غضب ناک نہ ہوئے تھے، پھر ہمیں جھڑکا اور ارشاد فرمایا: "اے اُمتِ محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! صبر سے کام لو، بے شک تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوگئے، جھگڑنا چھوڑ دو کیونکہ اس میں خیر کی کمی ہے، جھگڑنا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑتا نہیں، جھگڑنا چھوڑ دو کیونکہ جھگڑنے والے کا خسارہ مکمل ہو چکا ہے، جھگڑنا چھوڑ دو کیونکہ گناہ ہونے کے لئے کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہے، جھگڑنا چھوڑدو کیونکہ میں بروزِ قیامت جھگڑنے والے کی شفاعت نہیں کروں گا، جھگڑنا چھوڑ دو تو میں جنت میں تین گھروں کا ضامن ہوں گا: ایک نیچے، دوسرا درمیان میں اور تیسرا سب سے اوپر والا، جس نے جھگڑنا چھوڑ دیا وہ سچا ہے، جھگڑنا چھوڑ دو کیونکہ بتوں کی عبادت سے بچتے رہنے کے بعد مجھے میرے رب عزوجل نے جس چیز سے سب سے پہلے بچنے کا حکم فرمایا وہ جھگڑنا ہے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۶۵۹، ج۸، ص۱۵۲)

سوال: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلا تجارتی سفر کب اور کہاں کا کیا؟

جواب: مکّۂ مکرمہ کے کئی لوگوں کا ذریعۂ آمدنی تجارت تھا۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی تجارت کی غرض سے دو مرتبہ شام اور ایک مرتبہ یمن کا سفر فرمایا۔ آپ

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلا تجارتی سفر ۱۲ سال کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ ملکِ شام کی جانب کیا۔ (ترمذی،ج۵،ص ۳۵٦، حدیث: ۳٦٤٠، سیرتِ مصطفیٰ،ص۸٦)

سوال: سب سے پہلے جنت کا دروازہ کون کھولے گا؟

جواب: شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا مگر میں ایک عورت دیکھوں گا جو مجھ سے بھی سبقت لے جائے گی تو میں اس سے پوچھوں گا: "تمہارا کیا معاملہ ہے اور تم کون ہو؟" تو وہ کہے گی: "میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کو لئے بیٹھی رہی۔" (اوران کی وجہ سے دوسرا نکاح نہ کیا۔) (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی هریرة، الحدیث: ٦٦٢١، ج ۵، ص ۵۱۰)

سوال: سب سے پہلے کس غزوہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے " صلوٰۃ الخوف" پڑھی؟

جواب: مشہور امام سیرت ابن سعد کا قول ہے کہ سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "صلوٰۃ الخوف" پڑھی۔

(المواهب اللدنیة وشرح الزرقانی، باب غزوة ذات الرقاع، ج۲، ص۵۲۹،۵۲۸)

سوال: جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کرتے؟

جواب: جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے۔ (مسلم ص۱۵۲حدیث۲۵۳) جب سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔ (ابوداؤد ج۱ص۵۴حدیث۵۷)

سوال: دنیا میں آنے کے اعتبار سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی کون ہیں؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد یا ابو البشر اور آپ کا لقب "خلیفۃ اللہ" ہے اور آپ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ نے نو سو ساٹھ برس کی عمر پائی اور بوقت وفات آپ کی اولاد کی تعداد ایک لاکھ ہو چکی تھی۔ جنہوں نے طرح طرح کی صنعتوں اور عمارتوں سے زمین کو آباد کیا۔ (تفسیر صاوی، ج۱، ص ۴۸، پ۱، البقرۃ: ۳۰)

سوال: سب سے پہلے حضرتِ آدم علیہ السلام کو کس نے سجدہ کیا؟

جواب: اللہ عزوجل نے حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔ فِرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرتِ سیّدُنا جبرائیل پھر حضرتِ سیّدُنا میکائیل، حضرتِ سیّدُنا اِسرافیل پھر حضرتِ سیّدُنا عِزرَائیل پھر دیگر مقرَّب فرشتے علیہم السلام تھے۔

(روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۱۰۴)

یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عَصر تک کیا گیا۔ مگر اِبلیس نے انکار کر دیا اور تکبُّر کر کے کافِروں میں سے ہو گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ص۱۰۴)

سوال: سب سے پہلی اجتہادی خطا کس کی وجہ سے ہوئی؟

جواب: مَنْقُول ہے کہ سب سے پہلی اِجتہادی خَطا جس سے اللہ عزوجل کی حُکم عُدولی ہوئی وہ طَمَع (یعنی حِرص، اِنتہائی خواہش) ہے۔ مُراد یہ ہے کہ حضرت سَیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام

نے طَمَع کی (یعنی آپ کے دل میں ہمیشہ رہنے کی خواہش نے شِدّت پکڑی) تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے شجرِ ممنوعہ سے کھالیا اور اُدھر اِبلیس لَعین نے طَمَع کی کہ وہ کسی طرح آپ کو جنّت سے نکال دے۔ چنانچہ اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ اس طرح یہ دونوں طَمَع کے سَبَب نام کے اِعْتِبَار سے تو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلّ کا حُکم نہ ماننے پر مُتَّفِق ہو گئے مگر اپنی طَمَع والی شے اور حُکم کے اِعْتِبَار سے دونوں میں بہُت فَرق تھا۔ لِہٰذا یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدَم عَلَیْہِ السَّلَام کی اس لَغزِش کی تلافی تو ان کی حُسْنِ تقدیر کی بنا پر ہو گئی مگر اِبلیس لَعین اپنی اَزَلی بد بختی کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ (قوت القلوب ج ۲ ص ۱۷۴)

سوال: قرآنِ کریم میں سب سے پہلا قصہ کس کا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم میں سب سے پہلا قصہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام اور ابلیس لعین کا ہے۔ (اِحْیَاءُ الْعُلُوم مترجَم (جلد:۵ ص ۱۴۸)

سوال: سب سے پہلے انسان کون ہیں؟

جواب: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سب سے پہلے انسان ہیں، اُن سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی اُنہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں، اللہ تعالٰی نے اُن کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا، تمام چیزوں اور اُن کے نام کا علم دیا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، سوا شیطان کے، اُس نے انکار کیا، اور ہمیشہ کے لیے ملعون و مردود ہوا۔ (قانون شریعت ص ۲۶)

سوال: آدم علیہ السلام نے زمین پر تشریف لا کر سب سے پہلا کام کون سا کیا؟

جواب : حضرت سَیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین پر تشریف لائے تو سب سے پہلا کام انہوں نے یہی کیا کہ انہیں حَدَث لاحِق ہوا(یعنی انہوں نے قضائے حاجَت کی)۔ حضرت سَیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَرْوِی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے جِسْم سے خارِج ہونے والی شے کی طرف دیکھا اور اس کی بَدْبُو ناگوار گزری تو غمزدہ ہوگئے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے عَرض کی: یہ بَدْبُو آپ کی لَغْزِش کی ہے۔

(قوت القلوب ج۲ ص ۴۲۹)

سوال: سب سے پہلے صوف کے لباس کو کس نے پہنا؟

جواب: منقول ہے کہ بے شک سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا نے صوف کے لباس کو پہنا، حضرت موسیٰ، عیسیٰ اور یحیٰ (علیھم السلام) اس لباس کو پہنا کرتے تھے، اور ہمارے نبی جو سب نبیوں سے افضل ہیں، بھی ایک عباء زیبِ تن فرمایا کرتے تھے جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ (منھاج العارفین ص ۳۵)

سوال: سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب کس نے لگایا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہندی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا۔

(کنزالعمال، کتاب الزینۃ والتجمل، من قسم الاقوال، الخضاب، الحدیث: ۱۷۳۰۹، الجزء السادس، ص ۲۸۳)

سوال: سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کس نے کی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضِیافت کی۔ (موطا ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶)

سوال: سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے ختنہ کیا۔(موطا، ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶)

سوال: سب سے پہلے مونچھ کے بال کس نے تراشے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے۔ (موطا ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶)

سوال: سب سے پہلے سفید بال کس نے دیکھا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ '' عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔(موطا ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶)

سوال: سب سے پہلے کس نے سلا ہوا پاجامہ پہنا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے سلا ہوا پاجامہ پہنا۔(مِرقاۃ ج ۸ ص ۲۶۴ ملخّصًا)

سوال: سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے منبر پر خطبہ پڑھا۔(مِرقاۃ ج ۸ ص ۲۶۴ ملخّصًا)

سوال: سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے راہِ خدا میں جہاد کیا۔(مِرقاۃ ج ۸ ص ۲۶۴ ملخّصًا)

سوال: سب سے پہلے کس نے ملاقات کے وقت لوگوں سے گلے ملے؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہی ملاقات کے وقت لوگوں سے گلے ملے۔ (مِرقاۃ ج ۸ ص ۲۶۴ ملخّصًا)

چنانچہ ابی الدنیا کتاب الاخوان اور دیلمی مسند الفردوس اور ابو جعفر عقیلی حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی واللفظ للعقیلی :انه قال سألت رسول الله صلی تعالٰی علیه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح وُدِّهم وانّ اول من عانَقَ خلیل الله ابراهیم۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے معانقہ کو پوچھا، فرمایا: تحیّت ہے امتوں کی، اور ان کی اچھی دوستی، اور بیشک سب سے پہلے معانقہ کرنے والے ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(کتاب الضعفاء الکبیر ترجمہ نمبر ۱۱۴۱ عمر بن حفص بن محبر مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت ۳/۱۵۵)

سوال: سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہی نے ثرید تیّار کیا۔(شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں) (مِرقاۃ ج ۸ ص ۲۶۴ ملخّصًا)

سوال: سب سے پہلے گھوڑے پر کس نے سواری فرمائی؟

جواب: سب سے پہلے گھوڑے پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سواری فرمائی۔ آپ سے پہلے یہ وحشی اور جنگلی چوپایہ تھا۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم لوگ گھوڑے کی سواری کرو کیونکہ یہ تمہارے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی میراث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں کے بعد سب سے زیادہ گھوڑا محبوب تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ گھوڑا میدانِ جنگ میں یہ تسبیح پڑھتا ہے "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ" خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند گھوڑے تھے جن پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کون کون سی سواریاں آپ کو پسند ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ گھوڑا اور گدھا اور اونٹ کیونکہ گھوڑا اولو العزم رسولوں کی سواری ہے اور اونٹ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے اور گدھا حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر علیہما السلام کی سواری ہے اور میں کیوں نہ اس چوپائے (گدھے) سے محبت رکھوں جس کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا۔ (تفسیر روح البیان، ج۵، ص ۱۱۔۱۰ (ملخصاً) پ۱۴، النحل: ۸)

(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۳۲۷)

سوال: سب سے پہلے کس شخص نے قلم سے لکھا؟

جواب: سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے کپڑے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتداء کس نے کی؟

جواب: سب سے پہلے کپڑوں کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی حضرت ادریس علیہ السلام ہی سے ہوئی۔ اس سے پہلے لوگ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔

(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے ترازو کس نے قائم کیا؟

جواب: سب سے پہلے ترازو قائم کرنے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے ماپنے کے پیمانے کس نے بنائے؟

جواب: سب سے پہلے ماپنے کے پیمانے بنانے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے علم نجوم میں نظر کس نے کی؟

جواب: سب سے پہلے علمِ نجوم میں نظر کرنے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے علم حساب میں نظر کس نے کی؟

جواب: سب سے پہلے علمِ حساب وضع کرنے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

سوال: سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟

جواب: سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ جیسے کہ عجائب القرآن مع غرائب القرآن میں ہے:

سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ کپڑوں کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی۔ اس سے پہلے لوگ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل فرمائے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بکثرت درس دیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کا لقب "ادریس" ہو گیا۔ اور آپ کا یہ لقب اس قدر مشہور ہو گیا کہ بہت سے لوگوں کو آپ کا اصلی نام معلوم ہی نہیں۔ قرآن مجید میں آپ کا نام "ادریس" ہی ذکر کیا گیا ہے۔ (عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۱۶۹)

آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھا لیا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں، کیسا ہوتا ہے؟ تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ۔ ملک الموت نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اُسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی اور آپ زندہ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تا کہ خوفِ الٰہی

زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم کو دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو، میں اس دروازے سے گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ، وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازوں کو کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ملک الموت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلئے۔ آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ تو موت کا مزہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے خداوندِ قدوس نے یہ فرمایا ہے کہ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ جنت میں داخل ہونے والے جنت سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی بھیجی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے ہی اذن سے جنت میں داخل ہوئے۔ لٰہذا تم انہیں چھوڑ دو۔ وہ جنت ہی میں رہیں گے۔ چنانچہ حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں کے اوپر جنت میں ہیں اور زندہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۵۵۶۔۵۵۷، مریم :۵۶۔ ۵۸)

سوال: حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی سے اُتر کر سب سے پہلی کون سی بستی بسائی؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان کے تھپیڑوں میں چھ ماہ تک چکر لگاتی رہی یہاں تک کہ خانۂ کعبہ کے پاس سے گزری اور کعبۂ مکرمہ کا سات چکر طواف بھی کیا۔ پھر

اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، جو عراق کے ایک شہر "جزیرہ" میں واقع ہے۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پہاڑ کی طرف یہ وحی کی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کسی ایک پہاڑ پر ٹھہرے گی تو تمام پہاڑوں نے تکبر کیا۔ لیکن "جودی" پہاڑ نے تواضع اور عاجزی کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ شرف بخشا کہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔

اور ایک روایت ہے کہ بہت دنوں تک اس کشتی کی لکڑیاں اور تختے باقی رہے تھے۔ یہاں تک کہ اگلی امتوں کے بعض لوگوں نے اس کشتی کے تختوں کو جودی پہاڑ پر دیکھا تھا۔ محرم کی دسویں تاریخ عاشورا کے دن یہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ چنانچہ اس تاریخ کو کشتی کی تمام مخلوق یعنی انسان اور وحوش وطیور وغیرہ سبھی نے شکرانہ کا روزہ رکھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی سے اُتر کر سب سے پہلی جو بستی بسائی اس کا نام "ثمانین" رکھا۔ عربی زبان میں ثمانین کے معنی "اَسی" ہوتے ہیں، چونکہ کشتی میں ۸۰ آدمی تھے اس لئے اس گاؤں کا نام "ثمانین" رکھ دیا گیا۔ (تفسیر صاوی، ج۳، ص ۹۱۵۔ ۹۱۴، پ۱۲، ھود : ۴۴)

سوال: سب سے پہلے ”اَمَّا بَعْدُ“ کس نے کہا؟

جواب: اس کے بارے میں چند اقوال ہیں:

(۱)۔۔۔امام دار قطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (متوفی ۳۸۵ھ) نے ”غَرَائِبُ مَالِك“ میں نقل فرمایا کہ جب مَلَكُ الْمَوْت حضرت سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی

نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی گفتگو میں اس لفظ (یعنی اَمَّابَعْدُ) کو ذکر فرمایا۔ اگر یہ صحیح ہو تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی وہ سب سے پہلی ہستی ہیں جس نے اس لَفْظ کو اِستعمال فرمایا۔

(۲)۔۔۔اس کی اِبتدا **حضرت سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کی۔

(۳)۔۔۔**قُس بن ساعدہ** نے اس کی اِبتدا کی۔

(۴)۔۔۔**کَعْب بن لُوَی** سے اس کی اِبتدا ہوئی۔

(۵)۔۔۔**یُعْرَبْ بِنْ قَحْطَان** نے سب سے پہلے اِستعمال کیا۔

(۶)۔۔۔ایک قول کے مطابق سب سے پہلے **سَحْبَان** نے یہ لفظ بولا۔

(عمدۃ القاری، کتاب الجمعۃ، باب من قال فی الخطبۃ ... الخ، ج۵، ص۸۷، بتقدم وتأخر)

سوال: سب سے پہلے حمام میں کون داخل ہوا؟

جواب: دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوئے اور ان کے لئے بال دور کرنے والا پاؤڈر رکھا گیا وہ حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علی نبینا وعلیھما الصلوٰۃ و السلام تھے، جب آپ حمام میں داخل ہوئے اور اس میں گرمی اور غم کو پایا تو فرمایا:"ہائے، اللہ عزوجل کے عذاب کی تکلیف! اس سے پہلے کوئی تکلیف نہیں۔"

(شعب الایمان، باب الحیاء، فصل فی الحمام، الحدیث:۷۷۷۸، ج۶، ص۱۶۰)

سوال: سب سے پہلے فجر کی نماز کس نے پڑھی؟

جواب: قول امام ابوالفضل کہ سب سے پہلے فجر کو دو رکعتیں حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے پڑھی۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جب جنّت سے زمین پر تشریف لائے دنیا

آنکھوں میں تاریک تھی اور ادھر رات کی اندھیری آئی، انہوں نے رات کہاں دیکھی تھی بہت خائف ہُوئے، جب صبح چمکی دو رکعتیں شکرِ الٰہی کی پڑھیں، ایک اس کا شکر کہ تاریکی شب سے نجات ملی دوسرا اس کا کہ دن کی روشنی پائی انہوں نے نفل پڑھی تھیں ہم پر فرض کی گئیں کہ ہم سے گناہوں کی تاریکی دُور ہو اور طاعت کا نُور حاصل ہو۔(فتاوی رضویہ ج ۵ ص٦)

سوال: سب سے پہلے ظہر کی نماز کس نے پڑھی؟

جواب: زوال کے بعد سب سے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے چار رکعت پڑھیں جبکہ اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ اُترا تھا، پہلی اس کے شکر میں کہ بیٹے کا غم دُور ہوا، دوسری فدیہ آنے کے سبب، تیسری رضائے مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی کا شکر، چوتھی اس کے شکر میں کہ اللہ عزوجل کے حکم پر اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے گردن رکھ دی، یہ ان کے نفل تھے ہم پر فرض ہُوئیں کہ مولی تعالی ہمیں قتلِ نفس پر قدرت دے جیسی اُنہیں ذبحِ ولد پر قدرت دی اور ہمیں بھی غم سے نجات دے اور یہود ونصارٰی کو ہمارا فدیہ کرکے نار سے ہمیں بچالے اور ہم سے بھی راضی ہو۔(فتاوی رضویہ ج ۵ ص٦)

سوال: سب سے پہلے عصر کی نماز کس نے پڑھی؟

جواب: نمازِ عصر سب سے پہلے یونس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پڑھی کہ اس وقت مولی تعالی نے انہیں چار ظلمتوں سے نجات دی: ظلمتِ لغزش، ظلمتِ غم، ظلمتِ دریا، ظلمتِ شکمِ ماہی۔ یہ اُن کے نفل تھے ہم پر فرض ہوئی کہ ہمیں مولی تعالی ظلمتِ گناہ وظلمتِ قبر وظلمتِ قیامت وظلمتِ دوزخ سے پناہ دے۔(فتاوی رضویہ ج ۵ ص٦)

سوال: سب سے پہلے مغرب کی نماز کس نے پڑھی؟

جواب: مغرب سب سے پہلے عیسٰی علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے پڑھی، پہلی اپنے سے نفی الوہیت، دوسری اپنی ماں سے نفی الوہیت، تیسری اللہ عزوجل کے لئے اثباتِ الوہیت کیلئے۔ یہ ان کے نفل ہم پر فرض ہُوئے کہ روزِ قیامت ہم پر حساب آسان ہو، نار سے نجات ہو، اُس بڑی گھبراہٹ سے پناہ ہو۔ (فتاوی رضویہ ج ۵ ص٦)

سوال: سب سے پہلے عشاء کی نماز کس نے پڑھی؟

جواب: امامِ اجل ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام عبید اللہ بن محمد ابن عائشہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پڑھی۔ (شرح معانی الآثار باب الصلوٰۃ الوسطٰی مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۱۲۰)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

سوال: آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے کون ہیں؟

جواب: آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ (المواہب اللدنیۃ، دقائق حقائق بعثتہ، ج۱، ص۱۱۶، ۱۱۵)

سوال: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے والے کون ہیں؟

جواب: ابن ابو خیثمہ نے بہ سند صحیح زید بن ارقم سے روایت کیا کہ سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فصل فی اسلامہ، ص۲۵)

سوال: حضور نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے وصال کی خبر سب سے پہلے کس کو ہوئی؟

جواب: حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے وصال کی خبر سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے حاضر ہوئے۔ حضور نبیٔ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے چہرۂ اقدس پر یمنی چادر تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرۂ اقدس سے چادر ہٹائی اور بوسہ لیا اور روتے ہوئے عرض کی:"یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم !میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر قربان! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

نے پاکیزہ زندگی گزاری اور پاکیزہ وصال فرمایا۔ جو موت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے لئے لکھ دی تھی وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پالی۔ اسلام کے لئے خیر خواہی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی طرف نکلے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے انتقال کی خبر دی۔"

(صحیح البخاری ،کتاب الجنائز ، باب الدخول علی المیت بعد الموت۔۔الخ، الحدیث ۱۲۴۱، ص ۹۷۔ بتغیرٍ قلیلٍ)

سوال: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معراج کی سب سے پہلے کس نے تصدیق کی؟

جواب: جب حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم معراج سے واپس تشریف لائے تو کائنات آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے نور سے روشن ہو گئی، اور تمام موجودات آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی مہک سے مُعطَّر ہو گئیں۔ جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ فضیلت اور جاہ و مرتبہ کی خبر لوگوں کو دی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی تصدیق کی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو بشارت و مبارکباد پیش کی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بات میں ذرہ بھر شک نہ کیا۔ (الروض الفائق ص ۲۶۲)

سوال: بیعت عامہ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جو سب سے پہلا خطبہ دیا اس کے کلمات کیا تھے؟

جواب: بیعت عامہ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اٹھ کر سب سے پہلا خطبہ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! مجھے آپ لوگوں کا امیر و والی بنایا گیا ہے، حالانکہ میں آپ لوگوں سے بہتر نہیں۔ اگر میں بہتر کام کروں تو

میری مدد کرو اور اگر کہیں غلطی کروں تو میری اصلاح کرو۔ یاد رکھو! اَلصِّدْقُ اَمَانَۃٌ وَالْکِذْبُ خِیَانَۃٌ یعنی سچ بولنا امانت ہے اور جھوٹ بولنا خیانت۔ یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص کتنا ہی کمزور ہو لیکن جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں وہ میرے سامنے بہت طاقتور ہے اور تم میں سے کوئی شخص کتنا ہی طاقتور ہو اور اس نے کسی کا حق دینا ہو تو اس سے حق لینے تک وہ میرے نزدیک بہت کمزور ہے (یعنی میرے ہوتے ہوئے کسی کمزور شخص کی کوئی بھی حق تلفی نہیں ہو سکتی اور کوئی طاقت ور شخص اپنی طاقت کے بل بوتے پر کسی کمزور کا حق تلف نہیں کر سکتا۔) جہاد چھوڑ دینے والی قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ذلت مسلط کر دیتا ہے اور بے حیا قوم پر مصائب نازل فرماتا ہے۔ جب تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرتا رہوں تم میری اطاعت کرتے رہنا اور جب میں ان کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت نہیں۔ اب اٹھو اور نماز پڑھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سب لوگوں پر رحم فرمائے۔" (الریاض النضرۃ، ج ا ص ۲۳۹ تا ۲۴۰)

سوال: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سب سے پہلا دوست کون ہے؟

جواب: حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام سے قبل بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوست تھے اور قبولِ اسلام کے بعد سب سے پہلا دوست ہونے کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۴۹)

سوال: سب سے پہلا جامع القرآن کون ہیں؟

جواب: قرآن پاک کو سب سے پہلے جمع کرنے کا اعزاز بھی حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کو حاصل ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب فضائل القرآن، اول من جمع القرآن، الحدیث: ۱، ج۷، ص۱۹٦)

سوال: سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا؟

جواب: قرآن پاک کو جمع کرکے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہی اس کو "مُصْحَفْ" کا نام دیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج۲، ص۲۷۲، تاریخ الخلفاء، ص۵۹)

سوال: سب سے پہلا خلیفہ کون ہے؟

جواب: اسلام کے سب سے پہلے خلیفۂ راشد بنائے جانے کا اعزاز بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کو حاصل ہے۔

سوال: سب سے پہلے خلیفہ کے لقب سے کس کو پکارا گیا؟

جواب: حضرت سیدنا ابو بکر بن ابی ملیکہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یوں پکارا: "یَا خَلِیْفَةَ اللہ! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیفہ۔" ارشاد فرمایا: "میں رسول اللہ کا خلیفہ ہوں اور اسی پہ راضی ہوں۔"

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۵۹، ج۱، ص۳۳)

سوال: سب سے پہلے کس خلیفہ کا نفقہ مقرر کیا گیا؟

جواب: تاریخ اسلام میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رعایا نے خلافت کے معاملات میں مصروفیت کے سبب آپ کا نفقہ مقرر کیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج۲، ص۲۷۲، تاریخ الخلفاء، ص۵۹)

سوال: سب سے پہلے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محافظ کون ہیں؟

جواب: ابتدائے اسلام میں سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرکین مکہ کی طرف سے بہت تکالیف دی گئیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مشرکین مکہ کے شر سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بچایا، یوں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلے محافظ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

(نوادر الاصول للترمذی، الاصل الثانی عشر والمائتان، ج۲، ص۷۷۷)

سوال: سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے بیت المال قائم فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۶۰)

سوال: سب سے پہلے عتیق کا لقب پانے والے کون ہیں؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہی عتیق کا لقب عطا کیا گیا۔ (الریاض النضرۃ، ج۱، ص۷۷)

سوال: سب سے پہلے مبلغ اسلام کون ہیں؟

جواب: دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے پہلے اسلام کی تبلیغ فرمانے کا اعزاز بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کو حاصل ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا اور جس دن

اسلام قبول فرمایا اسی دن اس کی تبلیغ بھی شروع فرمادی۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج۳۰، ص۴۹)

سوال: سب سے پہلے معین اسلام کون ہیں؟

جواب: جانی ومالی طور پر سب سے پہلے اسلام کی معاونت کرنے والے بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی ہیں، اسلام لاتے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چالیس ہزار درہم خرچ کر دیے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، حرف العین، عبد اللہ بن ابی قحافۃ، ج۱، ص۹۴، تاریخ دمشق، ج۳۰، ص۲۶)

سوال: سب سے پہلے امیر الحج کون بنائے گئے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حج کا امیر بنایا اور اسلام میں آپ ہی سب سے پہلے امیر الحج بنے ہیں۔

(الریاض النضرۃ، ج۱، ص۱۹۳)

سوال: اپنے والد کی حیات ہی میں پہلے خلیفہ کون بنائے گئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ پہلے خلیفہ ہیں جو اپنے والد کی حیات ہی میں خلیفہ بنے اور خلافت کے امور کی باگ ڈور سنبھالی۔

(تاریخ الخلفاء، ص۶۵، الکامل فی التاریخ، ج۲، ص۲۷۲)

سوال: حیات والد میں انتقال کرنے والے پہلے خلیفہ کون ہیں؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے خلیفہ ہیں جن کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا۔ والد کی حیات ہی میں انتقال کرنے والے آپ پہلے خلیفہ

ہیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص٦٥)

سوال: اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنانے والے کون ہیں؟

جواب: کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حبشہ کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو اِبْنِ دَغِنَہ کے روکنے پر دوبارہ مکہ واپس تشریف لے آئے اور گھر میں عبادت کرنے لگے۔ بعد میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد قائم فرمائی اور اس میں عبادت وریاضت شروع فرمادی یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر میں قائم فرمائی۔

(عمدۃ القاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر فی عہد النبی، الحدیث: ٢٢٩٧، ج٨، ص٦٦٦)

سوال: صدیق اکبر رضی اللہ نے تختِ خلافت پر قدم رکھتے ہی کس چیز کا حکم ارشاد فرمایا؟

جواب: امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہ حکم فرمایا کہ "جیش اسامہ "یعنی اسلام کا وہ لشکر جس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت روانہ فرمایا اور وہ واپس آ گیا ہے دوبارہ اس کو جہاد کے لیے روانہ کیا جائے۔ (کرامات صحابہ ص ٦٤)

سوال: سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب کس کو دیا گیا؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی

عمر بن خطاب، لقب فاروق، کنیت ابو حفص ہے۔ سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ سفید سرخی مائل، قامت دراز، چشم مبارک سرخ تھیں۔ آپ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں بہت فتوحات ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ ۲۳ ہجری میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔ (کتاب العقائد ص ۴۴)

سوال: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ تھا وہ کن نکات پر مشتمل تھا؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ تھا وہ ان ہی مدنی نکات پر مشتمل تھا کہ میں ظالموں کی سرکوبی کرتے ہوئے مظلوموں کو ان کے ظلم سے بچاؤں گا، تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اس بات پر اتفاق ہے، نیز تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جیسا فرمایا تھا ویسا کر دکھایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خلافت میں ہر ہر ظالم کی سرکوبی فرمائی اور ہمیشہ مظلوموں کی دادرسی کی۔ (فیضان فاروق اعظم ج ۲ ص ۱۱۹)

سوال: حضرت سیّدنا لُوط علیہ السّلام کے بعد سب سے پہلے رِضائے الٰہی کی خاطر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ کس نے ہجرت فرمائی؟

جواب: حضرت سیّدنالُوط علیہِ السَّلام کے بعد عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ سب سے پہلی ہستی ہیں جنہوں نے رِضائے الٰہی کی خاطر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ہجرت فرمائی۔

(معجم کبیر ، ۱ ج،ص۹۰، حدیث: ۱٤۳)

اور ہجرت بھی ایک نہیں بلکہ دو دفعہ کی،ایک مرتبہ حَبْشَہ کی طرف تو دوسری بار مدینے کی جانب۔ (تاریخ ابن عساکر ،ج۳۹،ص۸)

آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے دنیا میں قراٰنِ کریم کی نَشْر و اِشاعت فرما کر اُمّتِ مُسْلِمہ پر احسانِ عظیم کیا اور جامعُ القراٰن ہونے کا اِعزاز پایا۔ آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی نہ کبھی شراب (Wine) پی،نہ بدکاری کے قریب گئے،نہ کبھی چوری کی نہ گانا گایا اور نہ ہی کبھی جھوٹ بولا۔(الریاض النضرۃ،ج۲،ص۳۳،تاریخ ابن عساکر ،ج ۳۹،ص۲۲۵،۲۷)

سوال: حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کس نے کی؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وفات چھ جنّتی صحابہ حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت زبیر بن العوام و حضرت عبدالرحمن بن عوف و حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لے کر یہ وصیت فرمائی کہ میرے بعد ان چھ شخصوں میں سے جس پر اتفاق رائے ہو جائے اس کو خلیفہ مقرر کیا جائے اور تین دن کے اندر خلافت کا مسئلہ ضرور طے کر لیا جائے اور ان تین دنوں تک حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ و السلام میں امامت کرتے رہیں گے۔ اس وصیت کے مطابق یہ چھ حضرات ایک مکان میں جمع ہو کر دو روز تک مشورہ کرتے رہے مگر یہ مجلس شوریٰ کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ تیسرے دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ آج تقرر خلافت کا تیسرا دن ہے لہٰذا تم لوگ آج اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کرلو۔ حاضرین نے کہا: اے عبد الرحمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم لوگ تو اس مسئلہ کو حل نہیں کرسکے۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو پیش کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ چھ آدمیوں کی یہ جماعت ایثار سے کام لے اور تین آدمیوں کے حق میں اپنے اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمادیا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہوں۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اپنے حق سے کنارہ کش ہوگئے۔ آخر میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حق دے دیا۔ اب خلافت کے حقدار حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم رہ گئے۔ پھر حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عثمان و علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں تم دونوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز خلیفہ نہیں بنوں گا، اب تم دو ہی امیدوار رہ گئے ہو اس لئے تم دونوں خلیفہ کے انتخاب کا حق مجھے دے دو۔ حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انتخاب خلیفہ کا مسئلہ خوشی خوشی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کردیا۔ اس گفتگو کے مکمل ہو جانے کے بعد حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان سے باہر نکل آئے اور پورے شہر مدینہ میں خفیہ طور پر گشت کرکے ان دونوں امیدواروں کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرتے رہے۔ پھر دونوں امیدواروں سے الگ الگ تنہائی میں یہ عہد لے لیا کہ اگر میں تم کو خلیفہ بنادوں تو تم عدل کروگے اور اگر دوسرے کو خلیفہ

مقرر کردوں تو تم اس کی اطاعت کروگے۔ جب دونوں امیدواروں سے یہ عہد لے لیا تو پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام میں آکر یہ اعلان فرمایا کہ اے لوگو! میں نے خلافت کے معاملہ میں خود بھی کافی غور وخوض کیا اوراس معاملہ میں انصار ومہاجرین کی رائے عامہ بھی معلوم کرلی ہے۔ چونکہ رائے عامہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں زیادہ ہے اس لئے میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر سب سے پہلے خود آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی اور آپ کے بعد حضرت علی اوردوسرے سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیعت کرلی۔ اس طرح خلافت کا مسئلہ بغیر کسی اختلاف و انتشار کے طے ہوگیا جو بلاشبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الباب الثالث فی مناقب امیر المؤمنین عثمان بن عفان، الفصل العاشر فی خلافتہ و ما یتعلق بھا، ذکر حدیث الشوری، ج۲، ص۵۳ ۵۵ملتقطاً

سوال: سب سے پہلے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مصافحہ کس نے کیا؟

جواب: سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پُرُوقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں، جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۲۱۳، ج۴، ص۴۵۳)

سوال: سب سے پہلے مدینے ہجرت کس نے کی؟

جواب: مدینہ منورہ میں جب اسلام اور مسلمانوں کو ایک پناہ گاہ مل گئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو عام اجازت دے دی کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے دوسرے لوگ بھی مدینہ روانہ ہونے لگے۔ جب کفار قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے روک ٹوک شروع کر دی مگر چھپ چھپ کر لوگوں نے ہجرت کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ بہت سے صحابہ کرام مدینہ منورہ چلے گئے۔ صرف وہی حضرات مکہ میں رہ گئے جو یا تو کافروں کی قید میں تھے یا اپنی مفلسی کی وجہ سے مجبور تھے۔(سیرتِ مصطفٰے ص ۱۵۵)

ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، "جس بندے کو مصیبت پہنچے پھر وہ یہ دعا پڑھ لے،

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَؤْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا

ترجمہ: ہم اللہ عزوجل کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ عزوجل مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔

تو اللہ عزوجل اسے اس مصیبت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے (دل میں) کہا کہ "ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بہتر مسلمان کون ہو گا؟ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی طرف سب سے پہلے ہجرت کی۔" پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرمادیا۔" (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ ص ۱۸۱)

سوال: بیعت عقبہ ثانیہ "میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر کس نے بیعت کی؟

جواب: حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ شخص ہیں کہ "بیعت عقبہ ثانیہ "میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کی اور یہ اپنے قبیلہ "خزرج" کے نقیبوں میں تھے۔ (سیرتِ مصطفٰے ص ۱۹۲)

سوال: سب سے پہلے وہ شخص کون ہیں جنھوں نے مدینہ میں اسلام کا ڈنکا بجایا؟

جواب: حضرت اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیعتِ عقبۂ اولیٰ اور بیعتِ عقبۂ ثانیہ کی دونوں بیعتوں میں شامل رہے اور یہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے مدینہ میں اسلام کا ڈنکا بجایا اور ہر گھر میں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ (سیرتِ مصطفٰے ص ۱۹۲)

سوال: صلح حدیبیہ کے بعد سب سے پہلے کون ہجرت کر کے مدینہ آئے؟

جواب: صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے جو بزرگ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے وہ حضرت ابو بصیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ کفار مکہ نے فوراً ہی دو آدمیوں کو مدینہ بھیجا کہ ہمارا آدمی واپس کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ "تم مکے چلے جاؤ، تم جانتے ہو کہ ہم نے کفار قریش سے معاہدہ کر لیا ہے اور ہمارے دین میں عہد شکنی اور غداری جائز نہیں ہے" حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ !صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو کافروں کے حوالہ فرمائیں گے تاکہ وہ مجھ کو کفر پر مجبور کریں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جاؤ!خداوند کریم تمہاری رہائی کا کوئی سبب بنادے گا۔ آخر مجبور ہو کر حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کافروں کی حراست میں مکہ واپس ہو گئے۔ لیکن جب مقام "ذوالحلیفہ "میں پہنچے تو سب کھانے کے لئے بیٹھے اور باتیں کرنے لگے۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کافر سے کہا کہ اجی!تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس نے خوش ہو کر نیام سے تلوار نکال کر دکھائی اور کہا کہ بہت ہی عمدہ تلوار ہے اور میں نے بارہا لڑائیوں میں اس کا تجربہ کیا ہے۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ذرا میرے ہاتھ میں تو دو۔ میں بھی دیکھوں کہ کیسی تلوار ہے؟ اس نے ان کے ہاتھ میں تلوار دے دی۔ انہوں نے تلوار ہاتھ میں لے کر اس زور سے تلوار ماری کہ کافر کی گردن کٹ گئی اور اس کا سر دور جا گرا۔ اس کے ساتھی نے جو یہ منظر دیکھا تو وہ سر پر پیر رکھ کر بھاگا اور سرپٹ دوڑتا ہوا مدینہ پہنچا اور مسجد نبوی میں گھس گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ شخص خوفزدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ہانپتے کانپتے ہوئے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ میرے ساتھی کو ابو بصیر نے قتل کر دیا اور میں بھی ضرور مارا جاؤں گا۔ اتنے میں

حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے آن پہنچے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی کیونکہ صلح نامہ کی شرط کے بموجب آپ نے تو مجھ کو واپس کر دیا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھ کو ان کافروں سے نجات دے دی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے بڑا رنج پہنچا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خفا ہو کر فرمایا کہ وَیۡلُ اُمِّهٖ مِسۡعَرُ حَرۡبٍ لَوۡ کَانَ لَهٗ اَحَدٌ۔ اس کی ماں مرے! یہ تو لڑائی بھڑکا دے گا کاش! اس کے ساتھ کوئی آدمی ہوتا جو اس کو روکتا۔

حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جملہ سے سمجھ گئے کہ میں پھر کافروں کی طرف لوٹا دیا جاؤں گا، اس لئے وہ وہاں سے چپکے سے کھسک گئے اور ساحل سمندر کے قریب مقام "عیص" میں جاکر ٹھہرے۔ ادھر مکہ سے حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زنجیر کاٹ کر بھاگے اور وہ بھی وہیں پہنچ گئے۔ پھر مکہ کے دوسرے مظلوم مسلمانوں نے بھی موقع پاکر کفار کی قید سے نکل نکل کر یہاں پناہ لینی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس جنگل میں ستر آدمیوں کی جماعت جمع ہو گئی۔ کفار قریش کے تجارتی قافلوں کا یہی راستہ تھا۔ جو قافلہ بھی آمدورفت میں یہاں سے گزرتا، یہ لوگ اس کو لوٹ لیتے۔ یہاں تک کہ کفار قریش کے ناک میں دم کر دیا۔ بالآخر کفار قریش نے خدا اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خط لکھا کہ ہم صلح نامہ میں اپنی شرط سے باز آئے۔ آپ لوگوں کو ساحل سمندر سے مدینہ بلا لیجئے اور اب ہماری طرف سے اجازت ہے کہ جو مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر مدینہ جائے آپ اس کو مدینہ میں ٹھہرا لیجئے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد...الخ، الحدیث: ۲۷۳۲،۲۷۳۱، ج۲، ص۲۲۷مفصلاً)

سوال: سب سے پہلے کس نے اپنا مکان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور ہبہ کے پیش کیا؟

جواب: سب سے پہلے جس انصاری نے اپنا مکان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور ہبہ کے نذر کیا اس خوش نصیب کا نام نامی حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، چنانچہ ازواجِ مطہرات کے مکانات حضرت حارثہ بن نعمان ہی کی زمین میں بنائے گئے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب، ذکر بناء المسجد النبوی...الخ، ج۲، ص۱۸۵ ملخصاً)

سوال: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، ہجرت کے بعد سب سے پہلے جو ایک چھوٹا سا لشکر کفار کے مقابلہ کے لیے روانہ فرمایا اس کا نام کیا ہے؟

جواب: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، ہجرت کے بعد جب جہاد کی آیت نازل ہو گئی تو سب سے پہلے جو ایک چھوٹا سا لشکر کفار کے مقابلہ کے لیے روانہ فرمایا اس کا نام "سریۂ حمزہ" ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سفید جھنڈا عطا فرمایا اور اس جھنڈے کے نیچے صرف ۳۰ مہاجرین کو ایک لشکر کفار کے مقابلہ کے لیے بھیجا جو تین سو کی تعداد میں تھے اور ابو جہل ان کا سپہ سالار تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "سیف البحر" تک پہنچے اور دونوں طرف سے جنگ کے لیے صف بندی بھی ہو گئی لیکن ایک شخص مجدی بن عمرو جہنی نے جو دونوں فریق کا حلیف تھا بیچ میں پڑ کر لڑائی موقوف کرا دی۔

(المواہب اللدنیۃ والزرقانی، بعث حمزۃ، ج۲، ص۲۲۴)(مدارج النبوت، قسم سوم، باب دوم، ج۲، ص۷۸)

سوال: بعد ہجرت مہاجرین کے یہاں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا؟

جواب: بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقامِ قبا میں پیدا ہوئے، جن کی والدہ حضرتِ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ ("صحيح البخاري"، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود...إلخ، الحديث: ٥٤٦٩، ج٣، ص٥٤٦)

سوال: علمِ میراث میں سب سے پہلے عول نکالنے کا فیصلہ کس نے کیا؟

جواب: عول کا فیصلہ سب سے پہلے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے عہد میں درج ذیل مسئلہ پیش آیا، آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عول کا مشورہ دیا۔ اس پر کسی نے انکار نہ کیا۔ پھر بعد میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

("الدرالمختار"، كتاب الفرائض، باب العول، ج١٠، ص٥٦٩)

سوال: امت محمدیہ کے مال داروں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اَغْنِيَاءِ اُمَّتِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ (یعنی میری امت کے مال داروں میں سب سے پہلے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں داخل ہوں گے۔)

(كنزالعمال، كتاب الفضائل، ذكر الصحابة وفضلهم، عبدالرحمن بن عوف، الحديث: ٣٣٤٩٥، ج٦، الجزء١١، ص٣٢٨)

سوال: جنگ احد کے دن سب سے پہلے جام شہادت سے سیر اب کون ہوئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے رہنے والے انصاری ہیں اور مشہور صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ قبیلہ انصار میں یہ اپنے خاندان بنی سلمہ کے سردار اور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بہت ہی

جاں نثار صحابی ہیں۔ جنگ بدر میں بڑی بہادری اور جاں بازی کے ساتھ کفار سے لڑے اور ۳ہجری میں جنگ احد کے دن سب سے پہلے جام شہادت سے سیر اب ہوئے۔

(اسد الغابۃ، عبداللہ بن عمرو بن حرام، ج۳، ص۳۵۳)

بخاری شریف وغیرہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رات میں اپنے فرزند حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ فرمایا: میرے پیارے بیٹے! کل صبح جنگ احد میں سب سے پہلے میں ہی شہادت سے سرفراز ہوں گا اور بیٹا سن لو! رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد تم سے زیادہ میرا کوئی پیارا نہیں ہے لہٰذا تم میرا قرض ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ میری آخری وصیت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ واقعی صبح کو میدان جنگ میں سب سے پہلے میرے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی شہید ہوئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ھل یخرج المیت من القبر...الخ، الحدیث: ۱۳۵۱، ج۱، ص۴۵۴)

سوال: مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے پہلے کس نے قندیل جلائی؟

جواب: حضرت تمیم بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے نصرانی تھے پھر ۹ ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بہت ہی عبادت گزار تھے۔ ایک ہی رکعت میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک ہی آیت کو رات بھر صبح تک نماز میں بار بار پڑھتے رہتے۔ حضرت محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک رات سوتے رہ گئے اور نماز تہجد کے لیے نہیں اٹھ سکے تو انہوں نے اپنی اس کوتاہی کا کفارہ اس طرح ادا کیا کہ مکمل ایک سال تک رات بھر نہیں سوئے۔ پہلے مدینۂ منورہ میں رہتے تھے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد

ملک شام میں چلے گئے اوراخیر عمر تک ملک شام ہی میں رہے۔ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سب سے پہلے انہوں نے قندیل جلائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دجال کے جساسہ کا واقعہ ان سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سنایا۔

(اسد الغابۃ، تمیم بن اوس رضی اللہ عنہ، ج۱، ص۳۱۹)والا کمال فی اسماء الرجال، حرف التاء، فصل فی الصحابۃ، ص۵۸۸)

سوال: اہلِ فارس میں سے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: اہلِ فارس میں سے سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا، چنانچہ آپ بڑی تیزی سے حصولِ ایمان کی خاطر منزلیں طے کرتے ہوئے حضور سیِّدُ الکونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہِ ناز میں حاضر ہوئے اوراللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا اقرار کرکے دائرۂِ اسلام میں داخل ہوگئے۔

اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زبانِ اقدس سے یہ مژدہ جاں فزا سننے کی کامیابی حاصل کرلی کہ "سَلْمَانُ مِنَّا" یعنی سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے ہیں۔" (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۵۹ سلمان فارسی، ج۴، ص۶۲)

سوال: اہلِ روم میں سے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: جب حضور ﷺ کے لطیف وخوشگوار ہوا کا گزر ارضِ روم سے ہوا تو سب سے پہلے اہلِ روم کے سردار حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مہک کو محسوس کیا تو تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر

ہو کر دامنِ اسلام کو تھام لیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے دیدار سے فیضیاب ہو کر صحابیت کا شرف حاصل کیا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث۱۰۹۷۸، ج۳، ص۶۴۹)

سوال: یمن کی سرزمین میں سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟

جواب: حضرت ذؤیب بن کلیب بن ربیعہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن کی سرزمین میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔(اسد الغابۃ، ذؤیب بن کلیب، ج۲، ص۲۱۹)

سوال: اہلِ حبشہ میں سے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: جب حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے میلادِ مبارک کی لطیف وخوشگوار خوشبودار ہوا حبشہ پہنچی تو وہاں سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبیک کہا اور انہیں تصدیق کی توفیق نے ایمان تک پہنچا دیا، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذانیں دیا کرتے اور یوں اپنے ایمان کا اعلان کرتے اور دینِ اسلام کے لئے پریشان رہتے اور حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ذکرِ خیر کے جھنڈے جگہ جگہ گاڑ دیئے تو نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان کی خاص طور پر تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:" اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! تم میرے تذکرے عام کرتے اور میری قدر ومنزلت لوگوں میں اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہو، یہی وجہ ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی۔"

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب اتیت علی صر۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث۳۶۸۹، ص۲۰۳۱)

سوال: اہل مصر میں سب سے پہلے مسجد کی طرف کون چلا کرتے تھے؟

جواب: حضرتِ سیدنا یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، "کہ حضرتِ سیدنا مَرثَد بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ اہل مصر میں سب سے پہلے مسجد کی طرف چلا کرتے تھے اور میں نے ان کو کبھی مسجد میں صدقہ دیئے بغیر داخل ہوتے نہیں دیکھا یا تو ان کی آستین میں سکے ہوتے یا روٹی یا پھر گندم کے دانے یہاں تک کہ بسا اوقات میں نے ان کو پیاز اٹھائے ہوئے بھی دیکھا تو میں نے ان سے کہا، "اے ابو الخیر! یہ پیاز تو تمہارے کپڑوں کو بدبو دار کر دے گا۔" تو انہوں نے فرمایا، "اے ابن ابی حبیب! میں نے اس کے علاوہ کوئی شے صدقہ کرنے کیلئے اپنے گھر میں نہ پائی، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب علیہم الرضوان میں سے ایک شخص نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ "قیامت کے دن مؤمن کا صدقہ اس کیلئے سایہ ہو گا۔"

(ابن خزیمه، کتاب الزکاة، باب اظلال الصدقة صاحبها، رقم ۲۴۳۲، ج۴، ص ۹۵)

سوال: نو عمروں میں سب سے پہلے اسلام کون لائے؟

جواب: نو عمروں میں حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے ۔ اسلام لانے کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم و زیادہ تھی۔ آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے۔ آپ کا رنگ گندمی، آنکھیں بڑی، قد مبارک غیر طویل، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔ آپ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی خاتون جنّت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری کو چار سال نو مہینے اور چند روز خلافت فرما کر بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

(کتاب العقائد ص ۴۵)

سوال: سب سے پہلے عورتوں میں کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: عورتوں میں سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ (المواہب اللدنیة، دقائق حقائق بعثتہ، ج۱، ص۱۱۶، ۱۱۵)

سوال: غلاموں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: غلاموں میں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

(المواہب اللدنیة، دقائق حقائق بعثتہ، ج۱، ص۱۱۶، ۱۱۵)

سوال: جنہوں نے مکہ مکرمہ میں کفار کے سامنے سب سے پہلے علی الاعلان اپنے اسلام کا اعلان کیا ان میں کون کون ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں سات اشخاص ایسے تھے جنہوں نے مکہ مکرمہ میں کفار کے سامنے سب سے پہلے علی الاعلان اپنے اسلام کا اعلان کیا، ان میں سے ایک حضرت "مقداد بن الاسود" رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو سات جاں نثار رفقاء دیئے ہیں لیکن مجھ کو حضرت حق جل مجدہ نے چودہ رفقاء کی جماعت عطا فرمائی ہے جن کی فہرست یہ ہے:

(۱) ابو بکر (۲) عمر (۳) علی (۴) حمزہ

(۵)جعفر (۶)حسن (۷)حسین (۸)عبد اللہ بن مسعود
(۹)سلمان (۱۰)عمار (۱۱)حذیفہ (۱۲)ابوذر
(۱۳)مقداد (۱۴)بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد...الخ، الحدیث:۳۸۱۰، ج۵، ص۴۳۳)

سوال: عورتوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے والی خاتون کون ہیں؟

جواب: حضرتِ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے جبکہ آپ مکّہ کے بالائی حصّہ میں تھے جیسا کہ سیرت ابن اسحٰق میں ہے، یعنی کوہِ حرا پر تھے جیسا کہ خمیس میں ہے اچھی صورۃ اور عمدہ خوشبو میں اور کہا: "اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ انسانوں اور جنّوں کی طرف میرے رسول ہیں اس لئے انہیں دعوت دیں کہ وہ لَااِلٰہ اِلاّاللہ کہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو پانی کا چشمہ ابل پڑا اور جبریل نے اس سے وضو کیا، ابن اسحٰق نے اضافہ کیا ہے کہ "اور رسول اللہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے تاکہ رسول اللہ کو نماز کیلئے طہارت کا طریقہ بتائے، پھر آپ سے کہا کہ آپ بھی وضو کریں۔ پھر جبریل نماز پڑھنے لگے اور رسول اللہ کو کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ پڑھیں، ابو نعیم نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جبریل نے قبلہ رُخ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ وضو اور نماز سکھانے کے بعد جبریل تو آسمان پر چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کی طرف واپس ہوئے تو راستے میں جس پتھر، ڈھیلے یا درخت کے پاس سے آپ گزرتے وہ کہتا "السلام علیك یا رسول اللہ"۔ یہاں تک کہ آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہیں فرطِ مسرت سے غشی آگئی پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے انہیں بھی وضو کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بھی اُسی طرح نماز پڑھائی جس طرح جبریل علیہ السلام نے آپ کو پڑھائی تھی۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ خدیجہ سب سے پہلے نماز پڑھنے والی ہیں۔

(شرح الزرقانی المقصد الاوّل فی تشریف اللہ تعالٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام مطبوعہ المطبعۃ العامرہ مصر ۱/۲۷۳)

سوال: نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس کی نماز جنازہ پڑھی؟

جواب: اسلام میں وجوبِ نماز جنازہ کا حکم مدینہ منورہ میں نازل ہوا، امام واقدی نے حضرت ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بارے میں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کا وصال بعثت کے دسویں سال شعبِ ابی طالب سے خروج کے بعد ہُوا اور آپ کو حجون کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود ان کی لحد میں اترے اور اس وقت میت پر جنازہ کا حکم نہیں تھا، اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے احوال میں واقدی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ان کا وصال ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہُوا، اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور بقول واقدی یہ شوال کا مہینہ تھا، بغوی نے کہا کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے اسی صحابی کا وصال ہوا، اور یہ پہلے صحابی کی میت تھی جس پر نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ (فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۸۳)

سوال: امت میں سب سے پہلے محمد نام کس کا رکھا گیا؟

جواب: حضرت محمد ابن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ کی پیدائش حبشہ میں ہوئی بہت چھوٹی عمر میں اپنے چچا خطاب ابن حارث ابن معمر کے ساتھ مدینہ پاک کی طرف ہجرت کی اور

بہت چھوٹی عمر میں حضور انور کی زیارت کی امت میں سب سے پہلے انہی کا نام محمد رکھا گیا ۷۴ ہجری میں مکۂ معظمہ میں وفات ہوئی وہاں ہی دفن ہوئے۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۷۴)

سوال: جنگ بدر میں سب سے پہلے شہید کون ہوئے؟

جواب: جنگ بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے صحابی حضرتِ حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۷۰۵)

سوال: انصار میں سب سے پہلے شہید کون ہیں؟

جواب: عمیر ابن حمام ابن اجرع انصاری سلمی رضی اللہ عنہ انصار میں سب سے پہلے شہید ہیں، آپ کو خالد ابن اعلم نے شہید کیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۷۰٦)

سوال: سب سے پہلے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو کافر کس نے قرار دیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفۂ برحق سے بغاوت کی اور اہلِ حق کے ساتھ جدال وقتال کیا حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم شہید ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، فصل فی مبایعة علی، ص ۱۳۸)

سوال: حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلی بات کون سی سنی؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو پہلے پہل لوگ آپ سے

کتراتے تھے۔پہلے میں بھی انہی میں شامل تھا لیکن جب میں رحمۃ للعٰلمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میرے دل نے کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔سب سے پہلی بات جو میں نے حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم سے سنی وہ یہ ہے کہ،"کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو اوراپنے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑو اوراس وقت نماز پڑھو جب لوگ آرام سے سورہے ہوں تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۴۲، ج ۴، رقم ۲۴۹۳، ص ۲۱۹)

سوال:مؤمنین کی سب سے پہلی ماں کون ہیں؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا وہ خوش نصیب اور بلند رتبہ خاتون ہیں جنہوں نے کم و بیش ۲۵ برس تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہنے کی سعادت حاصِل کی اور سِوائے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہ وہ حضرتِ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے پیدا ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلادِ اَطہار اِنہیں سے ہوئی۔

(فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی خدیجة الخ، ۷/ ۱۷۲، تحت الحدیث: ۳۸۱۸، ملتقطًا)

آپ مؤمنین کی سب سے پہلی ماں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون ہیں۔ شہنشاہِ ذی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں آنے سے پہلے دو مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نِکاح ہو چکا تھا،پہلے ابوہالہ بن زُرَارَہ تمیمی سے ہوا۔ابوہالہ سے دو فرزند ہند اور ہالہ پیدا ہوئے۔

[المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجة الخ، ۹/ ۳۹۲، الحدیث: ۱۸۵۲۲]

سوال: رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلی رضاعی ماں کون ہیں؟

جواب: حضرت سیدتنا ثُوَیبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شمار ان خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے جنھوں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا مَکّۂ مکرّمہ کی رہنے والی تھیں اور آپ کا تعلق ایک بدَوی (یعنی صحرائی) قبیلے سے تھا۔

حضور نبی رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدتنا بی بی آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے علاوہ جن عورتوں کا دودھ پیا ان میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا ہی وہ سعادت مند خاتون ہیں جنہیں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے پہلی رضاعی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (سیرتِ حلبیہ، ج۱، ص۱۲٤)

سوال: سب سے پہلا سود جس کو رسول اللہ ﷺ نے ختم فرمایا وہ کس کا سود ہے؟

جواب: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "خبردار، جان لو! زمانۂ جاہلیت کا ہر معاملہ میرے قدموں تلے ختم کر دیا گیا ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "جاہلیت کا سود بھی ختم کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جس کو میں ختم کر رہا ہوں وہ حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سود ہے۔"

(صحیح المسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، الحدیث: ۲۹۵۰، ص ۸۸۱)

سوال: سب سے پہلا تیر کس نے چلایا جو مسلمانوں کی طرف سے کفار مکہ پر چلایا گیا؟

جواب: عَشَرَہ مُبَشَّرہ میں سے ایک جنّتی صَحابی حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں وہ پہلا عَرَب ہوں جس نے راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سب سے پہلا تیر چلایا۔ ہم تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَعِیَّت (مَ۔عِیْ۔یَت) میں جِہاد کرتے تھے۔ اور ہمارے پاس کیکر کے (یعنی کانٹے دار) دَرَخْت کے پتّوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔ قَضائے حاجَت کے وَقْت ہماری اِجابَت بکری کی مینگنیوں کی مِثْل ہوتی، جس پر لَیس دار مادّے کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔

(صحیح بخاری، ج۷، ص۲۳۱، رقم الحدیث ۶۴۵۳)

ساٹھ یا اسّی مہاجرین کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید جھنڈے کے ساتھ امیر بنا کر "رابغ" کی طرف روانہ فرمایا۔ اس سریہ کے علمبردار حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جب یہ لشکر "ثنیۂ مرہ" کے مقام پر پہنچا تو ابوسفیان اور ابوجہل کے لڑکے عکرمہ کی کمان میں دو سو کفار قریش جمع تھے دونوں لشکروں کا سامنا ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار پر تیر پھینکا یہ سب سے پہلا تیر تھا جو مسلمانوں کی طرف سے کفار مکہ پر چلایا گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کل آٹھ تیر پھینکے اور ہر تیر نشانہ پر ٹھیک بیٹھا۔ کفار ان تیروں کی مار سے گھبرا کر فرار ہوگئے اس لیے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

(مدارج النبوت، قسم سوم، باب دوم، ج۲، ص۷۸ والمواهب اللدنية والزرقانی، سرية عبيدة المطلبی، ج۲، ص۲۲۷،۲۲۶)

سوال: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلا جہاد کون سا کیا؟

جواب: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ ان کی کنیت "ابو عبد الرحمن" ہے اور بعض کے نزدیک "ابو حماد" اور کچھ لوگوں نے کہا کہ "ابو عمرو" ہے۔ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلا جہاد جس میں انہوں نے شرکت کی وہ جنگ خیبر ہے۔ یہ بہت ہی جاں باز اور مجاہد صحابی تھے۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ملک شام کی سکونت اختیار کرلی تھی اور حدیث میں کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بہت سے تابعین ان کے شاگرد ہیں۔ شہر دمشق میں ۷۳ ہجری میں ان کا وصال شریف ہوا۔

(اسد الغابة، عوف بن مالک الاشجعی، ج۴، ص۳۳۳)

سوال: ہجرت کے بعد قبیلہ انصار میں سب سے پہلا بچہ کون سا پیدا ہوا؟

جواب: نعمان بن بشیر اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ ان کے والدین بھی صحابی ہیں ہجرت کے بعد قبیلہ انصار میں جو سب سے پہلا بچہ پیدا ہوا وہ آپ ہی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر آٹھ برس سات ماہ کی تھی۔ حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں آپ کوفہ کے گورنر تھے۔

(فیوض الباری، پارہ اوّل، کتاب الایمان، باب فضل من استبرأ لدینه، ج۱، ص۲۷۷)

سوال: سب سے پہلا اختلاف خلافت کے معاملے میں کن کے مابین ہوا؟

جواب: عَارِفْ بِاللہ عَلَّامَہ عَبْدُ الْغَنِی نَابُلُسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "رحمت عالم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ کثیر اختلافات دیکھے گا۔ " یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد وقوع ہونے والے اُمور کے بارے میں غیبی خبر ہے۔ چنانچہ سب سے پہلا اختلاف خلافت

کے معاملے میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی اور حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مابین ہوا اور اس معاملے میں حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی اِجتہادی آرائیں بھی مختلف تھیں اور بے شک! وہ اپنے اجتہاد میں ثواب کے حقدار ہیں ۔اگرچہ بعض سے اجتہادی خطا بھی ہوئی مگر اُن کا اختلاف محض اپنی ذات کے لیے نہ تھا بلکہ دین کے لیے تھا۔ نیز یہ غیبی خبر اُن جنگوں اور کثیر اختلافات کو بھی شامل ہے جو مسلمان بادشاہوں اور اُمَرا کے درمیان ہوئے اور اُس وقت سے آج تک جاری ہیں۔ نیز اُمورِ دین میں بھی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مابین اختلافات ہوئے اور اُن سے منقول اَقوال، اَعمال اور اِعتقادات مختلف ہوگئے اور وہ اُصول وفُروع میں بہت سے مذاہب میں تقسیم ہوئے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مذکورہ غیبی خبر میں اِن تمام اختلافات کی طرف اشارہ موجود ہے۔'' (الحدیقة الندیة، ج۱ص ۹۷)

سوال: سب سے پہلا جمعہ کس نے پڑھایا؟

جواب: سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے سب سے پہلے جمعہ حضرت سیِّدُنا مصعب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھایا۔

(اسلام کی بنیادی باتیں جلد ۳ ص ۱۳۷)

سوال: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے وفات کرکے کون ملا؟

جواب: مرض الموت میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے خواتین کو اجازت دی اور ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ! میرے قریب ہو جاؤ۔" وہ حاضرِ خدمت ہوئیں اور آپ صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی طرف جھک گئیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان کے کان میں سرگوشی فرمائی، انہوں نے اپنا مبارک سر اُٹھایا تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ان میں بات کرنے کی سکت نہ تھی۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پھر فرمایا: "اپنا سر میرے قریب کرو۔" تو وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی طرف جھک گئیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دوبارہ سرگوشی فرمائی، خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سر اُٹھایا تو وہ مسکرا رہی تھیں لیکن کلام کرنے کی طاقت نہ تھی۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "ہمیں ان کی حالت سے بہت تعجب ہوا۔ اس کے بعد جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "مجھے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بتایا کہ آج میں انتقال کر جاؤں گا۔ تو میں رونے لگی پھر فرمایا: "میں نے دعا کی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تجھے مجھ سے ملائے اور میرے ساتھ رکھے۔" چنانچہ، اس بات نے مجھے خوش کر دیا۔ (الروض الفائق ص۵۰۹)

سوال: ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین میں سے سب سے پہلے کس کا وصال ہوا؟

جواب: روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم ازواجِ مطہرات میں سے میری وہ بیوی سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے آن ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ یہ سن کر تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے ایک لکڑی سے اپنا ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا نکلا

لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو اس وقت لوگوں کو پتا چلا کہ ہاتھ لمبا ہونے سے مراد کثرت سے صدقہ دینا تھا۔ کیونکہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ہاتھ سے کچھ دستکاری کا کام کرتی تھیں اور اس کی آمدنی فقراء و مساکین پر صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔

ان کی وفات کی خبر جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا کہ ہائے ایک قابل تعریف عورت جو سب کے لئے نفع بخش تھی اور یتیموں اور بوڑھی عورتوں کا دل خوش کرنے والی تھی آج دنیا سے چلی گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے بھلائی اور سچائی میں اور رشتہ داروں کے ساتھ مہربانی کے معاملہ میں حضرت زینب سے بڑھ کر کسی عورت کو نہیں دیکھا۔

منقول ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے اکثر یہ کہا کرتی تھیں کہ مجھ کو خداوند تعالیٰ نے ایک ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے جو ازواجِ مطہرات میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی کیونکہ تمام ازواجِ مطہرات کا نکاح تو ان کے باپ داداؤں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کر دیا۔(سیرتِ مصطفے ص ۶۷۲۔۶۷۳)

سوال: سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹ میں کیا پہنچا؟

جواب: حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: "وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ ہجرت کے بعد اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔"

(صحیح بخاری، کتاب العقیقه ،باب تسمیة المولود ...الخ ،ج۳،ص۵۴۶)

اسلام

سوال: عہد اسلام میں سب سے پہلے کون شہید ہوا؟

جواب: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ابو جہل نے بہت ستایا یہاں تک کہ ان کی ناف کے نیچے نیزہ مار دیا جس سے ان کی روح پرواز کر گئی اور عہد اسلام میں سب سے پہلے یہ شہادت سے سر فراز ہو گئیں۔(کرامات صحابہ ص ٢٥٦)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے ظہار کس نے کیا؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلے ظہار اوس ابن حاجب نے اپنی بیوی خولہ بنت خویلہ ابن مالک سے کیا اور خولہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا"۔(پ٢٨ سورۂ مجادلہ آیت١)

(مراۃ المناجیح ج ۵ ص٢١٩)

سوال: اسلام میں سب سے پہلی مسجد کس نے بنائی؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنائی ہوئی ہے۔جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لئے ایک سایہ دار مکان بنانا چاہے جس میں تشریف رکھا کریں اور دوپہر کو آرام فرمالیا

کریں اور نماز بھی سایہ میں پڑھ لیا کریں، تو قبا میں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول پتھر جمع کئے اور پھر مسجد بنائی۔ لڑائی میں نہایت جوش سے شریک ہوتے تھے ایک مرتبہ وجد میں آکر کہنے لگے اب جاکر دوستوں سے ملیں گے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور ان کی جماعت سے ملیں گے اتنے میں پیاس لگی اور پانی کسی سے مانگا اس نے دودھ سامنے کیا اس کو پیا اور پی کر کہنے لگے میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے سنا کہ تو دنیا میں سب سے آخری چیز دودھ پئے گا اس کے بعد شہید ہو گئے، اس وقت ۹۴ برس کی عمر تھی بعض نے ایک آدھ سال کم بتلائی ہے۔(ماخوذمن اسدالغابۃ، ج۴، ص۱۴۱)

سوال: اسلام میں سب سے پہلی منجنیق کہاں چلائی گئی؟

جواب: جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا ارادہ فرمایا تو حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا کہ وہ "ذوا لکفین" کے بت خانہ کو برباد کر دیں۔ یہاں عمر بن حممہ دوسی کا بت تھا جو لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں جاکر بت خانہ کو منہدم کر دیا اور بت کو جلا دیا۔

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار دن میں اس مہم سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس طائف میں پہنچ گئے۔ یہ "ذوا لکفین" سے قلعہ توڑنے کے آلات منجنیق وغیرہ بھی لائے تھے۔ چنانچہ اسلام میں سب سے پہلی یہی منجنیق ہے جو طائف کا قلعہ توڑنے کے لئے لگائی گئی۔ مگر کفار کی فوجوں نے تیر اندازی کے ساتھ ساتھ گرم گرم لوہے کی سلاخیں پھینکنی شروع کر دیں اس وجہ سے قلعہ توڑنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔

(المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، باب حرق ذی الکفین، ج۴، ص۴، ۳)

سوال: اسلام میں سب سے پہلی سولی کس کو دی گئی؟

جواب : خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ آپ انصاری اوسی ہیں، بدر میں شریک ہوئے، غزوہ رجیع تین میں کفار کے ہاتھوں قید ہوگئے، انہیں مکہ معظمہ میں حارث ابن عامر کی اولاد نے خرید لیا، بدر کے دن خبیب نے حارث کافر کو قتل کیا تھا اس کا بدلہ لینے کے لیے حارث کی اولاد نے خریدا، آپ ان کے ہاں قید رہے، پھر مقام تنعیم میں انہیں سولی دی سب سے پہلی سولی اسلام میں انہیں کو دی گئی۔ بخاری میں ہے کہ خبیب نے حارث کی ایک لڑکی سے استرہ مانگا پاکی کرنے کے لیے اس کا بچہ خبیب کی ران پر آبیٹھا وہ یہ دیکھ کر ڈر گئی کہ کہیں خبیب میرے بچے کو استرے سے ذبح نہ کردیں، آپ نے فرمایا تم ڈرومت میں تیرے بچے کو کوئی تکلیف نہ دوں گا، وہ عورت مسلمان ہونے کے بعد کہا کرتی تھی کہ میں نے خبیب جیسا قیدی آج تک نہ دیکھا، وہ اپنی قید میں انگور کھاتے تھے یہ غیبی رزق تھا جو انہیں ملتا تھا، جب انہیں سولی کے لیے حرم کی زمین سے باہر لے چلے تو فرمایا مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دے دو آپ نے ہلکی رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ مجھے قتل سے ڈر ہے تمہارے اس خیال کو دفع کرنے کے لیے میں نے نماز مختصر پڑھی ہے ورنہ دراز پڑھتا، پھر آپ نے چند شعر پڑھے اور سولی چڑھ گئے آپ کا یہ واقعہ مشہور ہے۔(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۵۵۴)

سوال: اسلام کے پہلے بادشاہ کون ہیں؟ اور انہوں نے کیا کیا نئی چیزیں ایجاد فرمائیں؟

جواب : صحابیِّ رسول، کاتبِ وحی، خالُ المؤمنین و خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ اوّل ملوکِ اسلام(پہلے سلطانِ اسلام) بھی ہیں بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔(دلائل النبوۃللبیہقی،ج٦، ص٢٤٣، ملتقطاً)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابیِ رسول حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے اور اُمّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی ہیں۔ آپ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے بارے میں یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں (امیر معاویہ کو) ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اِن کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔(ترمذی،ج٥، ص٤٥٥، حدیث: ٣٨٦٨)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس سال تک حکومتی مَنْصَب پر جلوہ اَفروز رہے۔

(فیضان امیر معاویہ، ص ١٠٣)

جن میں ١٠ سال امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے عادل ونَقَّاد خلیفہ کا سنہری دور بھی شامل ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: تم قیصر و کِسریٰ اور ان کی عقل و دانائی کا تذکرہ کرتے ہو جبکہ معاویہ بن ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ موجود ہیں۔(تاریخ طبری،ج٣، ص٢٦٤)

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں اِسلامی سلطنت خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبْرُص سے یَمَن تک پھیل چکی تھی۔

(فیضان امیر معاویہ، ص ١١٠)

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند انقلابی کارنامے

☆اسلامی شہروں سازشوں کے ذریعے فتنہ پھیلانے والے خَوارِج کی سرکوبی فرمائی، یہاں تک کہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔(فیضان امیر معاویہ، ص ۱۲۸)

☆سرکاری خُطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا نظام بنایا۔(تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱٤٥)

☆بحری جہاز بنانے کے لئے ۴۹ہجری میں کارخانے قائم فرمائے اور ساحل پر ہی تمام کاریگروں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا تاکہ بحری جہاز بنانے کے اہم کام میں خَلل واقع نہ ہو۔(فتوح البلدان، ص۱٦۱)

☆مکتوبات پر مہر لگانے کا طریقہ رائج فرمایا جس کا سبب یہ بنا کہ آپ نے ایک شخص کیلئے بَیْتُ المال سے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس نے تَصَرُّف کرکے اسے ایک کے بجائے دو لاکھ کر دیا، آپ کو جب اس خیانت کا عِلْم ہوا تو اُس کا مُحاسَبَہ فرمایا اور اس کے بعد خُطوط پر مہر لگانے کا نِظام نافِذ فرما دیا۔(تاریخ الخلفا، ص۱٦۰)

☆عوام کی خیر خواہی کیلئے شام اور روم کے درمیان میں واقع ایک مَرْعَش نامی غیر آباد علاقے میں فوجی چھاؤنی قائم فرمائی۔(فتوح البلدان، ص۲٦٥)

☆اَنْطَرِطُوس، مَرَقِیَّہ جیسے غیر آباد علاقے بھی دوبارہ آباد فرمائے۔

(فتوح البلدان، ص۱۸۲)

☆نئے آباد ہونے والے علاقوں میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی، اُن کا انتظام فرمایا مثلاً لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے نہری نظام قائم فرمایا۔(فتوح البلدان، ص٤۹۹)

☆رعایا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے محکمہ بنایا جس کے تحت ہر علاقے میں ایک ایک افسر مقرر تھا تاکہ وہ لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آگاہ کرے نیز ان کو کسی بھی گھر میں آنے والے مہمان یا بچے کی ولادت کے بارے میں معلومات رکھنے کا حکم دیا تاکہ ان کے وظائف کی ترکیب بنا سکیں۔

(البدایہ و النہایہ، ج۸، ص۱۳٤، مرأۃ المناجیح، ج۵، ص۳۷٤)

سوال: اسلام میں تاریخ کی سب سے پہلی کتاب کون سی لکھی گئی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حکم سے تاریخ کی پہلی کتاب کتابُ المُلُوكِ وَاَخبَارُ الْمَاضِین لکھی گئی۔(التراتیب الاداریہ، ج۲، ص۳۲۲)

سوال: اسلام کی سب سے پہلی بحری فوج کی قیادت کب اور کس نے کی؟

جواب: ۲۸ ہجری میں اسلام کی سب سے پہلی بحری فوج کی قیادت حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمائی اور قُبرُص کو فتح کیا۔

(شرح ابن بطال، ج۵، ص۱۱، تحت الحدیث: ۲۹۲٤)

سوال: سب سے پہلے کعبہ شریف میں منبر کس نے بنوایا؟

جواب: سب سے پہلے کعبہ شریف میں منبر کی ترکیب حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بنائی۔(تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱۳۱)

سوال: سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر دِیبا و حَرِیر کا قیمتی غلاف کس نے چڑھایا؟ اور خدمت کے لئے خدام کس نے رکھے؟

جواب: سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر دِیبا و حَرِیر (یعنی ریشم) کا قیمتی غلاف حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چڑھایا اور خدمت کے لیے مُتَعَدِّد غلام مُقَرَّر کئے۔

(تاریخ یعقوبی، ج۲، ص۱۵۰)

سوال: تاریخِ اسلام میں دشمنِ اسلام کو واصلِ جہنم کرنے والی سب سے پہلی خاتون کون ہیں؟

جواب: حضرتِ سیّدتنا صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما رشتے میں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پھوپھی، سیّد الشّہداء حضرتِ سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سگی بہن اور عشرۂ مبشرہ میں سے حضرتِ سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدۂ ماجدہ ہیں۔ آپ حسب، نسب اور خاندانی شرف کے اعتبار سے اہلِ عرب میں امتیازی حیثیت کی حامل تھیں۔

قبولِ اسلام اور ہجرت

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہجرت نَبوی سے پہلے ایمان لے آئی تھیں، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کرکے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ مدینۂ منورہ زادھَااللہ شرفاً وَّ تعظیماً ہجرتِ کرکے وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ۔ ترجمۂ کنز الایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار۔ کی اس مقدّس جماعت میں شامل ہوئیں جسے اللہ پاک نے پارہ ۱۱ سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۱۰۰ میں اپنی رضا اور جنت کی بشارت سنائی۔ (طبقاتِ ابن سعد، ج ۸، ص۳۴ ماخوذاً)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے کون سا روزہ فرض ہوا؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلے صرف عاشورہ کا روزہ فرض ہوا، پھر رمضان شریف کے روزوں سے اس روزے کی فرضیّت تو منسوخ ہو گئی مگر اس دن کا روزہ اب بھی سنت ہے لہٰذا ان دنوں میں جس طرح نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ تعزیہ داری اور عَلَم نکالنا کودنا، ناچنا، یہ وہ کام ہیں جو یزیدی لوگوں نے کئے تھے کہ امام حسین و دیگر شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سر نیزوں پر رکھ کر ان کے آگے کودتے ناچتے خوشیاں مناتے ہوئے کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے دمشق یزید پلید کے پاس لے گئے۔ باقی اہلِ بیت نے نہ کبھی تعزیہ داری کی اور نہ عَلَم نکالے، نہ سینے کوٹے نہ ماتم کئے۔ لہٰذا اے مسلمانوں! ان مبارک دنوں میں یہ کام ہرگز نہ کرو ورنہ سخت گنہگار ہوگے۔ خود بھی ان جلوسوں اور ماتم میں شریک نہ ہو اور اپنے بچوں اپنی بیویوں، دوستوں کو بھی روکو، رافضیوں کی مجلس میں ہرگز شرکت نہ کرو۔ بلکہ خود اپنی سنّیوں کی مجلسیں کرو جس میں شہادت کے سچے واقعات بیان ہوں۔ (اسلامی زندگی ص ۷۴)

سوال: اسلام میں سب سے پہلی عِبادت کون سی ہے؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلی عِبادت **نَماز** ہے، یہ صِرف **نَماز** کی خُصوصیَّت ہے کہ وہ امیر و غریب، بوڑھے اور جوان، مرد اور عورت، صحَّت مند اور بیمار ہر ایک پر یکساں **فَرض** ہے، یہی وہ عِبادت ہے جو کسی حال میں ساقِط نہیں ہوتی، اگر کھڑے ہو کر **نَماز** نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر، اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھنا ہو گی، حالتِ جنگ یا سفر میں اگر سُواری سے اُتر نہیں سکتے تو سُواری پر پڑھنے کا حکم ہے۔

(حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کی ۴۲۵ حکایات ص ۴۶۱)

سوال: اسلام کی سب سے پہلی ہجرت کون سی تھی؟

جواب: ہجرتِ حبشہ۔(سیرتِ ابن کثیر، ۲/ ٤)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے گھڑ دوڑ کب ہوئی؟

جواب: ٦ سن ہجری بمطابق ٦٢٧ عیسوی میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، سدھائے ہوئے گھوڑوں کے لیے دوڑ کا فاصلہ زیادہ رکھا اور غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کے لیے کم۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ حَیْفَاء سے شروع کرائی اور اس کی آخری حد ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع رکھی، غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع سے مسجد بَنِی زُرَیْق تک کرائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا۔ حضرت سیدنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حیفاء سے ثنیہ پانچ یا چھ میل ہے۔ جبکہ ثنیۃ الوداع اور مسجد بنی زریق کا درمیانی فاصلہ ایک میل ہے۔ اسی سال سرورِ کائنات فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اونٹوں کی دوڑ بھی کرائی۔

اس گھڑ دوڑ میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھوڑے نے بھی حصہ لیا اور وہ دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل گیا اور اس نے سبقت حاصل کی، یہ دونوں دوڑیں اسلام میں سب سے پہلی دوڑیں تھیں۔

اونٹوں کی دوڑ میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی "قصواء" نے بھی حصہ لیا، ایک اعرابی کا اونٹ "قصواء" سے سبقت لے گیا۔ قصواء نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی تھی اس سے پہلے کوئی چوپایہ اس سے آگے نہ نکل سکا تھا، مسلمانوں پر یہ امر نہایت گراں گزرا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جس چیز کو رفعت عطا فرمائے اسے پستی دے دے۔"

(سیرت سید الانبیاء، ص۳۹۲)

سوال: اسلام میں سب سے پہلا خطبہ کون سا پڑھا گیا؟

جواب: ابتدائے اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا تھا وہ اپنے اسلام کو حتی الوسع مخفی رکھتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی طرف سے بھی، اس خیال سے کہ ان کو کافروں سے اذیت نہ پہنچے، اخفا کی تلقین ہوتی تھی۔ جب مسلمانوں کی تعداد انتالیس تک پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اظہار کی درخواست کی اور چاہا کہ کھلم کھلا علی الاعلان تبلیغ اسلام کی جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اول انکار فرمایا مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصرار پر قبول فرمالیا اور ان سب حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیکر مسجد حرم شریف میں تشریف لے گئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ شروع کیا، یہ سب سے پہلا خطبہ ہے جو اسلام میں پڑھا گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن اسلام لائے ہیں اور اس کے تین دن بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف بہ

اسلام ہوئے ہیں۔ خطبہ کا شروع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے کفار و مشرکین مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی باوجودیکہ مکہ مکرمہ میں عام طور پر ان کی عظمت وشرافت مسلّم تھی، اس قدر مارا کہ تمام چہرہ مبارک خون میں بھر گیا، ناک کان سب لہولہان ہوگئے۔ پہچانے نہ جاتے تھے، جوتوں سے مارا پاؤں میں روندا جونہ کرنا تھا سب کچھ ہی کیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہوگئے، بنو تیم یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہاں سے اٹھا کر لائے۔

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۰۶)

سوال: اسلام کا سب سے پہلا غزوہ کون سا ہے؟

جواب: امام بخاری نے محمد بن اسحق سے روایت کیا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ "ابواء" اور سب سے آخری غزوہ "تبوک" ہے اور سب سے پہلا "سریہ" جو مدینہ سے جنگ کے لیے روانہ ہوا وہ "سریہ حمزہ" ہے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، ج ۲، ص ۲۲۹، ۲۲۱، ۲۲۴ ملتقطاً)

غزوہ ابواء کو "غزوہ ودان" بھی کہتے ہیں۔ یہ سب سے پہلا غزوہ ہے یعنی پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد کے ارادہ سے ماہ صفر ۲ ہجری میں ساٹھ مہاجرین کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ سے باہر نکلے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دیا اور مقام "ابواء" تک کفار کا پیچھا کرتے ہوئے تشریف لے گئے مگر کفار مکہ فرار ہو چکے تھے اس لیے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ "ابواء" مدینہ سے اسّی میل دور ایک گاؤں ہے جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا مزار ہے۔ یہاں چند دن

ٹھہر کر قبیلہ بنو ضمرہ کے سردار "مخشی بن عمرو ضمری" سے امداد باہمی کا ایک تحریری معاہدہ کیا اور مدینہ واپس تشریف لائے اس غزوہ میں پندرہ دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ سے باہر رہے۔
(شرح الزرقانی علی المواھب، اول المغازی، ج۲، ص۲۳۰،۲۲۹ والسیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مغازیہ، ج۲، ص۱۴۳،۱۴۴)

سوال: اسلام میں سب سے پہلا پرچم کس نے لہرایا ؟ نیز مسلمان مجاہدین کے درمیان سب سے پہلا جو مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا وہ کس کا حاصل کیا ہوا تھا؟

جواب: حضرت سیّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا جو پرچم لہرایا گیا وہ حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا تھا۔ نیز مسلمان مجاہدین کے درمیان سب سے پہلے جو مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا وہ بھی آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کا حاصل کیا ہوا تھا۔(الاِستِیْعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۱۵۰۲ عبد اللہ بن جحش، ج۳، ص۱۴)

سوال: اسلام کا سب سے پہلا معاہدہ کس شخص نے کیا؟

جواب: اسلام کا سب سے پہلا معاہدہ جس شخص نے کیا وہ قبیلہ بنو اسد میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء جلد: ٤ ص ٣٩٣)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے باقاعدہ قاضی کسے مقرر کیا گیا؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلے جسے باقاعدہ قاضی مقرر کیا گیا وہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات گرامی تھی، چنانچہ کتاب الاوائل للعسکری میں ہے:

"أَوَّلُ قَاضٍ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یعنی اسلام کے سب سے پہلے قاضی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔" (الاوائل للعسکری، ص۳۵۷)

سوال: اسلام میں سب سے پہلا فتنہ کون سا واقع ہوا؟

جواب: حضرت سیدنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا فتنہ اَمیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہے اور سب سے آخری فتنہ دَجّال کا خُرُوج ہو گا۔ (تاریخ ابن عساکر، رقم ۴۶۱۹، عثمان بن عفان، ۳۹/ ۴۴۷)

سوال: سمندری راستے سے اسلام کا سب سے پہلا لشکر کس کے دورِ خلافت میں روانہ ہوا؟

جواب: سمندری راستے سے اسلام کا سب سے پہلا لشکر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں روم کی طرف روانہ ہوا اس میں حضرت اُمِّ حَرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اپنے شوہر کے ساتھ شریک تھیں اور اسی دوران ایک سواری سے گِر کر آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

(بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الدعا بالجهاد والشهادة الخ، ص۷۲۵، حديث:۲۷۸۹)

موت

سوال: بدن کے اعضاء میں سے سب سے پہلے کون سا عضو موت کی زد میں آتا ہے؟

جواب: بدن کے اعضاء میں سے سب سے پہلے پاؤں پھر پنڈلیاں پھر رانیں موت کی زد میں آ جاتی ہیں۔ یوں ہر عضو بار بار شدت و سختی اور کرب واضطراب سے دوچار ہوتا ہے۔ بالآخر جب روح گلے تک پہنچتی ہے تو دنیا اور اہلِ دنیا نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور حسرت وندامت اسے گھیر لیتے ہیں۔(الروض الفائق ص۵۴٦)

سوال: میت کو قبر میں اُتارے جانے کے بعد سب سے پہلے کس چیز سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

جواب: میت کو قبر میں اُتارے جانے کے بعد سب سے پہلے سوالاتِ منکر نکیر سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔(الروض الفائق ص۵۵۳)

سوال: قبر میں بندے سے سب سے پہلے کس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا؟

جواب: شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے رہو کیونکہ قبر میں بندے سے سب سے پہلے پیشاب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث:۷٦۰۵، ج۸، ص۱۳۳)

سوال: مردے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے کون سی جزا دی جاتی ہے ؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "بندے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے جو جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے میں شریک تمام افراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب اتباع الجنازة، رقم ۴۱۳۴، ج۳، ص۱۳۲)

سوال: بنی آدم سے قبر کا سب سے پہلا کلام کون سا ہوتا ہے ؟

جواب: حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بنی آدم سے قبر کا سب سے پہلا یہ کلام ہوتا ہے: "میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں اجنبیت کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں۔ یہ وہ ہے جو میں نے تیرے لئے تیار کیا ہے، تو نے میرے لئے کیا تیاری کی ہے ؟" (اِحْیَاءُ الْعُلُوم مترجَم (جلد:۲ ص۷۶۲)

قیامت

سوال: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے کس عمل کے بارے میں سوال ہو گا؟

جواب: سیِّدُ المُبلِّغین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہو گی اگر اس کی نماز درست ہوئی تو وہ نجات و فلاح پا جائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رسوا و برباد ہو جائے گا۔"

(جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ۔الخ، باب ما جاء ان اوّل ما یحاسب۔الخ، الحدیث: ۴۱۳، ص۱۶۸۳، مختصرًا)

سوال: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان کس چیز کا فیصلہ ہو گا؟

جواب: اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس کا حساب ہو گا وہ نماز ہے اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس کا فیصلہ ہو گا وہ خون (یعنی قتل) ہے۔"

(سنن النسائی، کتاب المحاربۃ، باب تعظیم الدم، الحدیث۳۹۹۶، ص ۲۳۴۹)

سوال: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے ساتھ کیا ہو گا؟

جواب: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرۡوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لَمۡلَمۡ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اونٹ

جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر ۷۰ سال تک اس کے جسم میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔" (کتاب الکبائر للامام الحافظ الذہبی، فصل فی المحافظۃ علی الصلوات والتھاون بھا، ص۲۶)

سوال: قیامت کے دن حوضِ کوثر پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس سب سے پہلے کون آئیں گے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،"حضور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: "میرا حوض عدن سے عمانِ بلقاء تک پھیلا ہوا ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے پیالے آسمانی ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جس نے اس سے ایک بار پی لیا اس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اس پر لوگوں میں سب سے پہلے فقراء ومہاجرین حاضر ہوں گے۔" امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: "یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟" ارشاد فرمایا: "ان کے بال غبار آلود اور کپڑے مَیلے ہوتے ہیں، وہ عیش پسند عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث ۲۲۴۳۰، ج۸، ص۳۲۱)

سوال: قیامت میں سب سے پہلے فیصلہ کے لئے کن کو بلایا جائے گا؟

جواب: مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عزوجل اپنے بندوں کے درمیان

فیصلہ کرنے کے لئے ان پر (نقل و حرکت اور جہات واجسام کے لوازمات سے پاک) تجلی فرمائے گا اس وقت ہر اُمت گھٹنوں کے بل کھڑی ہو گی، سب سے پہلے جن لوگوں کو بلایا جائے گا ان میں ایک قرآن کریم کا حافظ، دوسرا راہِ خدا عزوجل میں مارا جانے والا شہید اور تیسرا بہت مالدار ہو گا، اللہ عزوجل قاری سے ارشاد فرمائے گا: "کیا میں نے تجھے اپنے رسول پر اتارا ہوا کلام نہیں سکھایا تھا؟" وہ عرض کریگا: "کیوں نہیں، یارب عزوجل!" اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "پھر تُو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟" وہ عرض کریگا: "یارب عزوجل! میں دن رات اسے پڑھتا رہا۔" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے تیرا مقصد تو یہ تھا کہ لوگ تیرے بارے میں یہ کہیں: "فلاں شخص قاری ہے۔" اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر مالدار کو لایا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے ارشاد فرمائے گا: "کیا میں نے تجھ پر اپنی نعمتوں کو وسیع نہ کیا یہاں تک کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہ چھوڑا؟" تو وہ عرض کریگا: "کیوں نہیں یارب عزوجل!" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "تو نے میرے عطا کردہ مال میں کیا کیا؟" وہ عرض کریگا: "میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا۔" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے: "فلاں بہت سخی ہے۔" اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر راہِ خدا عزوجل میں مارے جانے والے کو لایا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے پوچھے گا: "تجھے کیوں قتل کیا گیا؟" وہ عرض کریگا: "مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو میں مرتے دم تک لڑتا رہا۔" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے بلکہ تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے: "فلاں بہت بہادر ہے۔" اور وہ تجھے کہہ

لیا گیا۔" اے ابو ہریرہ! یہ اللہ عزوجل کی مخلوق کے وہ پہلے تین افراد ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة، الحدیث: ۲۳۸۲، ص۱۸۹۰)

سوال: قیامت کے دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والا کون ہو گا؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابویَسَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "بے شک قیامت کے دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تاکہ وہ قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ پالے یا اپنا قرض معاف کر دیا اور کہا کہ میرا مال تم پر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے صدقہ ہے اور اُس قرض کی رسید کو پھاڑ دے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج من معسر، رقم ٦٦٧٠، ج ٤، ص ٢٤١)

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے استفسار فرمایا: "کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن سب سے پہلے کن لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہو گا؟" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کی: '' اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔" ارشاد فرمایا: "وہ لوگ جن کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس کو قبول

کرتے ہیں، جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتے ہیں اور لوگوں کے حق میں فیصلے اس طرح کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، الحدیث ۲۴۴۳۳، ج۹، ص ۳۳۶)

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: "بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔" عرض کی گئی: "یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟" آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو لوگ تمہاری پیروی کرتے اور تم سے محبت کرتے ہیں۔"

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۳۵۷۶، ج۲، ص ۳۴۸ بدون قیل۔۔۔۔۔الخ)

سوال: قیامت کے دن بندے کے میزان میں سب سے پہلے کس چیز کو رکھا جائے گا؟

جواب: حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بندے کے میزان میں سب سے پہلے اس کے اپنے گھر والوں پر خرچ کئے گئے مال کو رکھا جائے گا۔"

(المعجم الاوسط، رقم ۶۱۳۵، ج۴، ص ۳۲۹)

سوال: قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے کون ہیں؟

جواب: قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود کا شرف عطا فرمایا ہے۔ جب تک ہمارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی مجالِ شفاعت نہ ہوگی، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے بعد تمام انبیا و اولیا و صلحا و شہدا وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، ۱/ ۷۰ ماخوذا)

سوال: قیامت کے دن کس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی؟

جواب: سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے، اس دن سب سے زیادہ امتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہوں گے۔ جنت جسے دارِ جزا بھی کہتے ہیں، اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب درجات سے اعلیٰ ہو گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مقامِ وسیلہ کے مالک ہیں جو کہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی نہ پاسکے گا۔ (اَلبَاہِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاہِرِ ص ۲۰)

سوال: قیامت کے دن مخلوق میں اللہ عزوجل کا دیدار سب سے پہلے کون کرے گا؟

جواب: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے اپنے ایک بچے کے مر جانے پر صبر کیا اللہ عزوجل اس کے لئے اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر اَجر لکھ دیتا ہے اور جس

نے دو بچوں کے مر جانے پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (قیامت میں) اسے ایسانور عطا فرمائے گا جو اُس کے آگے آگے ہو گا اور محشر کی ظلمت و تاریکی میں اس کے لئے روشنی کریگا اور جس نے اپنے تین بچوں کے مر جانے پر صبر کیا تو جہنم کو عبور کرتے وقت اِس کے لئے اُس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے اپنی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ شخص اللہ عزوجل کا دیدار سب سے پہلے کریگا اور اللہ عزوجل نابیناؤں کو خلعتِ خاص سے نوازے گا اور تمام مصیبت زدوں سے پہلے ان کے لئے جھنڈے لہرائے جائیں گے اور جس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا ہو گا اللہ عزوجل اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور اس کے لئے ایسی بادشاہت ہو گی جس کی کوئی تعریف نہیں کر سکتا۔

(قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن ص ٦٥)

سوال: قیامت کے دن مرد و عورت سے سب سے پہلے کس چیز کے متعلق پوچھا جائے گا؟

جواب: شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "مرد سے سب سے پہلے نماز کا سوال ہو گا پھر اس کی عورتوں، غلاموں اور لونڈیوں کے متعلق سوال ہو گا، تو اگر زندگی میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کیا ہو گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس پر احسان فرمائے گا اور عورت سے سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق پوچھا جائے گا پھر اس سے اس کے شوہر اور پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق باز پُرس کی جائے گی۔"

(قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن ص ٨٤)

سوال: قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ کے حضور کون سی جماعت حساب فہمی کے لیے پیش ہو گی؟

جواب: خداوند قہار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتاب کا منظر بہت ہی مہیب اور بے حد خوفناک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیبت ناک اور انتہائی خوفناک ہوں گے وہ اپنی کرخت آواز سے ڈانٹ کر جھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہو گا کہ الامان والحفیظ! سب سے پہلے انبیائے کرام علی نبیناو علیہم الصلاۃ والسلام کی مقدس جماعت حساب فہمی کے لیے پیش ہو گی اور اللہ عزوجل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیائے کرام علی نبیناو علیہم الصلاۃ والسلام کی عقلیں مبہوت ہو جائیں گی اور ان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا کہ وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔

(پ۷، المآئِدۃ: ۱۰۹)(آئینۂ عبرت ص ۱۲۱)

سوال: قیامت کے دن اللہ کے حضور سب سے پہلے کون سا معاملہ پیش کیا جائے گا؟

جواب: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"قیامت کے دن سب سے پہلے (آپس میں جھگڑنے والے) دو پڑوسیوں کا جھگڑا پیش کیا جائے گا۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبۃبن عامر الجھنی، الحدیث: ۱۷۳۷۷، ج٦، ص ۱۳۴)

سوال: پل صراط سے سب سے پہلے کون گزرے گا؟

جواب: صراط حق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاو مرسلین، پھر یہ اُمّت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسبِ اختلافِ اعمال پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ عزوجل ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔

("صحیح البخاري"، کتاب الأذان، فضل السجود، الحدیث: ۸۰٦، ج۱، ص۲۸۲)(بہار شریعت ج۱ص۱۴۷۔۱۴۸)

سوال: قیامت میں سب سے پہلے دیدارِ الٰہی کس کو ہو گا؟

جواب: قیامت میں سب سے پہلے دیدارِ الٰہی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہو گا۔ ("حجة الله علی العالمین"، ذکر الخصائص الذي فضل بها علی جمیع الأنبیاء، ص۵۳)

سوال: قیامت کے دن اللہ عزوجل سب سے پہلے مؤمنین سے کیا فرمائے گا اور مؤمنین اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کیا عرض کریں گے؟

جواب: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل سب سے پہلے مؤمنین سے کیا فرمائے گا اور مؤمنین اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کیا عرض کریں گے؟" ہم نے عرض کی "یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہمیں ضرور بتایئے۔" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عزوجل مؤمنین سے استفسار فرمائے گا:"کیا تم مجھ سے ملاقات کرنا پسند کرتے تھے؟" وہ عرض کریں گے جی ہاں! اے ہمارے رب عزوجل!" تو وہ دوبارہ ان سے دریافت کریگا، کیوں؟" مؤمنین عرض کریں گے "ہم تجھ سے عفو اور مغفرت کی اُمید رکھتے تھے۔" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا:"تو پھر تمہاری بخشش میرے ذمہ کرم پر ہے۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۱۳۳، ج۸، ص۲۴۹)

سوال: قیامت میں سب سے پہلے کون سا کام ہو گا؟

جواب: قیامت میں سب سے پہلے یہ ہی استعانت کا کام ہو گا دوسرے کام بعد میں۔ کہ تمام لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس جاجا کر مدد و شفاعت طلب کریں گے، لہذا آج بھی یہ کہنا کہ یا رسول اللہ اغثنی بالکل درست ہے آج حضور سے مدد مانگو تاکہ کل قیامت میں یہ استمداد کام آئے۔(مراۃ المناجیح ج ۵ ص۸۸۹)

سوال: قِیامت میں دستر خوان بچھائے جائیں گے تو سب سے پہلے ان پر سے کون کھائیں گے ؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قِیامت میں) دستر خوان بچھائے جائیں گے ، سب سے پہلے روزے دارِان پر سے کھائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ص۴۲۴ حدیث۱۰)

سوال: قیامت میں لوگوں کو جمع کرنے والی سب سے پہلی چیز کون سی ہو گی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو جمع کرنے والی سب سے پہلی شے آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی۔

(مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص۲۷۳، حدیث: ۲۰۵۰)

یہ آگ قریب قیامت عدن سے اُٹھے گی لوگ آگے آگے بھاگیں گے آگ پیچھے پیچھے ہو گی، رات کو ٹھہرا کرے گی تاکہ لوگ آرام کر سکیں ، سب کو فلسطین یا شام میں پہنچا کر غائب ہو جائے گی۔(مراۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۷)

سوال: قیامت کے دن نمازی کا سب سے پہلا دشمن کون ہو گا؟

جواب: جو نمازی نماز کے رکوع و سجود کو کامل طور پر ادا نہ کرے تو (بروز قیامت) اس کا سب سے پہلا دشمن وہی نماز ہو گی اور کہے گی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ضائع کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا۔"

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصلاۃ، فصل تحسین الصلاۃ والاکثار منھا لیلا ...الخ، الحدیث: ۳۱۴۰، ج۳، ص۱۴۳۔)

جَنّت

سوال: سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوں گے ؟

جواب: نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"بھلائی کے کام ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں، پوشیدہ صدقہ رب عزوجل کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، ہر بھلائی صدقہ ہے، دنیا میں بھلائی پانے والے لوگ آخرت میں بھی بھلائی پانے والے ہوں گے اور دنیا میں بدکاری کے شکار لوگ آخرت میں برائی میں گرفتار ہوں گے اور بھلائی کرنے والے ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۰۸۶، ج۴، ص۳۱۱)

سوال: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے کون لوگ ہیں؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "مجھ پر جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص اور سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے، سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں ایک تو شہید ہے اور دوسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کی عبادت کی اور اپنے آقا کی خدمت میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور تیسرا وہ عیال دار جو پاکدامن ہو اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین شخص یہ ہیں، (۱) زبردستی بادشاہ بن جانے والا (۲) وہ مالدار شخص جو اپنے مال میں سے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا (۳) متکبر فقیر۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی التفقة علی الزوجة والعیال، رقم ۳، ج ۳، ص ۴۱)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، "اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا، " وہ فقراء مہاجرین جن کے صدقے سر حدوں کے خطرے دور ہوتے ہیں اور ناپسندیدہ چیزوں سے حفاظت کی جاتی ہے اور جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو ان کی خواہش ان کے سینے ہی میں رہ جاتی ہے وہ اس کی تکمیل نہیں کرپاتے، پھر اللہ عزوجل اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہتا ہے ارشاد فرماتا ہے کہ "ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کرو۔" تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، "یارب عزوجل! ہم تیرے آسمانوں میں رہنے والے اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، کیا تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جاکر انہیں سلام کریں۔" تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "میرے یہ بندے میری عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، انہی کے صدقے سر حدوں کے خطرے دور ہوتے تھے اور ناگوار چیزوں سے حفاظت کی جاتی تھی اور اگر ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا تو اس کی خواہش اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی اور وہ اسے پورا نہ کرپاتے تھے۔" پھر فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور ہر دروازے سے داخل ہو کر کہتے ہیں

سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا (پ۱۳، الرعد: ۲۴)

(الترغیب والترھیب، الترغیب فی الفقر، رقم ۹، ج ۴، ص ۶۲)

سوال: جنتی سب سے پہلی کون سے آواز سُنیں گے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جنتی تمہارے اس (دُنیاکے) آٹے سے زیادہ سفید ہوں گے، پہلے انبیاءے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے خدّام اُن کے لئے نور کے منبر بچھائیں گے اور مومنین کے خدام یاقوت کی کرسیاں لگائیں گے، جب ان کی نشستیں لگ جائیں گی تو وہ اس پر بیٹھ جائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مثیرہ نامی ہوا بھیجے گا جو ان پر سفید مشک بکھیرے گی اور مشک کو ان کے کپڑوں کے اندر تک داخل کر دے گی جس کے اثرات ان کے چہروں اور ان کے بالوں سے ظاہر ہوں گے۔ یہ ہوا مشک کو استعمال کرنا تمہاری اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہوگی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اذن سے روئے زمین کی تمام خوشبوئیں دی گئی ہوں۔"

اس کے بعد شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش اٹھانے پر معمور فرشتوں کو حکم ارشاد فرمائے گا کہ عرش کو جنت کے درمیان رکھ دو، (اسے اس طرح رکھا جائے گا کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جنتیوں کے درمیان ایک حجاب ہوگا اور سب سے پہلی آواز جو جنتی سنیں گے وہ یہ ہوگی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: "میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے بِن دیکھے میری اطاعت کی، میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم بجالائے؟ مجھ سے مانگیں کہ یہ یَوْمِ مَزِیْد ہے۔" لہٰذا وہ سب بیک زبان عرض گزار ہوں گے: "اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے راضی ہیں، تو بھی ہم سے راضی

ہو جا۔ ”تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا:”اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا، لہٰذا مجھ سے مانگو یہ یَوْمِ مَزِیْد ہے۔“

وہ پھر بیک زبان عرض گزار ہوں گے:”اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا جلوہ دکھا کہ ہم تیرا دیدار کریں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ حجاب اٹھادے گا اور انہیں جلوہ دکھائے گا تو اس کا نور ہر شے کو ڈھانپ لے گا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے جلانے کا حکم دیا ہوتا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کی تاب نہ لانے کی وجہ سے یقیناً جل کر راکھ ہو جاتے، پھر ان سے کہا جائے گا:”اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ۔“تو وہ اپنے گھروں کی طرف لوٹ جائیں گے، اس حال میں کہ وہ خود پر چھائے ہوئے اللہ عَزَّوَجَل کے نور کی وجہ سے اپنی بیویوں سے پوشیدہ ہو چکے ہوں گے اور ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ ہو چکی ہوں گی۔ جب وہ اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے تو ان کا نور بھی لوٹ جائے گا پھر ٹھہر جائے گا، پھر لوٹے گا اور پھر ٹھہر جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنی پہلی صورتوں پر لوٹ آئیں گے، ان کی بیویاں ان سے عرض کریں گی:”تم ہمارے پاس سے ایک صورت پر گئے اور دوسری صورت پر واپس پلٹے۔“تو وہ بتائیں گے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر تجلِّی فرمائی اور ہمیں اپنے دیدار کی نعمت سے نوازا یہاں تک کہ ہم تم سے چھپ گئے۔ پھر ان کے لئے ہرے دن میں پہلے سے دوگنی نعمتیں ہوں گی اور اس کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۱، السجدہ: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذیفة بن الیمان، الحدیث:۲۸۸۱، ج۷، ص۲۸۹)

سوال: سب سے پہلا گروہ جو جَنّت میں جائے گا، اُنْ کی شکلیں کس طرح کی ہوں گی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنَا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیْب، حَبِیْبِ لَبِیْب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اِرْشاد فرمایا: "سب سے پہلا گروہ جو جَنّت میں جائیگا، اُنْ کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، وہ وہاں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں گے۔ اُن کے بَرتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ اُن کا پَسینہ کَسْتُوری کا ہو گا۔ اُن میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی وہ اِس قَدَر حَسِین ہوں گی کہ اُن کی پنڈلیوں کا گوشت اُوپَر سے نظر آتا ہو گا، اُن کے دَرْمِیان اِخْتلاف ہو گا اور نہ بُغْض۔ اُن کے دِل ایک دِل کی طرح ہوں گے۔ وہ صُبح وشام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تَسْبِیح بیان کریں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة والصفة، باب فی صفات الجنة ـ ـ ـ ـ ـ الخ، الحدیث ۲۸۳۴، ص۱۵۲۰)

سوال: اہل جنت کا سب سے پہلا کلام کن کلمات پر مشتمل ہو گا؟

جواب: اہل جنت کا سب سے پہلا کلام کلماتِ شکر ہی پر مشتمل ہو گا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ (پ۲۴، الزمر: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔

سوال: جنّت کی سب سے پہلی غذا کیا ہو گی؟

جواب: بخاری شریف میں وارِد ایک فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا حصّہ ہے: ''پہلا وہ کھانا جسے جنّتی کھائیں گے وہ **مچھلی کی کلیجی کا کَنارہ** ہے۔''

(بُخاری ج ۲ ص ۶۰۵ حدیث ۳۹۳۸)

حضرت عَلّامہ **علی قاری** اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض حضرات نے فرمایا کہ ''یہ وہ مچھلی ہے کہ جس پر زمین ٹھہری ہوئی ہے۔'' اُس کی کلیجی کا مزیدار کنارہ کھلایا جائے گا، جو سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ (مِرقاۃ ج۱۰ ص۱۸۹ تحتَ الحدیث ۵۸۷۰)

سوال: جَنَّتی جَنَّت میں سب سے پہلا کھانا کیا کھائیں گے؟

جواب: جَنَّت کے کھانوں میں گوشت کا سب سے پہلا نمبر ہے اور دوسرا نمبر چاول کا ہے۔(کنز العمال، کتاب المعیشة والعادات، الباب الثانی فی الشراب، الفصل الاول فی آداب الشراب، الجزء:۱۵، ۸/۱۲۷ دار الکتب العلمیة بیروت)

اِنْ شَآءَ اللہ جَنَّت میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں بیٹھ کر گوشت بھی کھائیں گے اور چاول بھی کھائیں گے۔ نیز جَنَّتی جَنَّت میں سب سے پہلے مچھلی کی کلیجی کا کنارہ کھائیں گے۔

(بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب کیف اخی النبی بین اصحابه، ۲/۶۰۵، حدیث: ۳۹۳۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

جَهَنَّم

سوال: سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والا کون ہو گا؟

جواب: اللہ عزوجل نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: "کیاتم پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے دشمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کروں۔" عرض کیا: "وہ کیسے؟" فرمایا: "تمہیں لوگوں کی غیبت سے بچاکر (پھر فرمایا) غیبت اور چغل خوری سے توبہ کر کے مرنے والا سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا اور جو ان دونوں گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے مرے گا وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہو گا۔" (بحر الدموع ص۲۵۱)

اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ:

مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے تین شخص جہنم میں داخل ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: "یارب عزوجل! تُو نے مجھے اپنی کتاب سکھائی تو میں دن رات ثواب کی اُمید پر اسے پڑھتا رہا۔" تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے تو نماز اس لئے پڑھتا تھا کہ تجھے قاری، نمازی کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر فرشتوں کو حکم ہو گا کہ اسے جہنم کی طرف لے جاؤ۔ پھر دوسرے کو لایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: "یارب عزوجل! تو نے مجھے مال عطا فرمایا تو میں تیرے ثواب اور جنت کی امید پر اس کے ذریعے صلہ رحمی کرتا، مسکینوں پر خرچ کرتا اور مسافروں کو اس کے ذریعے سواری مہیا کیا کرتا تھا۔" اس سے بھی کہا جائے گا

:"تُو جھوٹا ہے کیونکہ تو صدقہ اور صلہ رحمی اس لئے کرتا تھا کہ تجھے رحمدل اور سخی کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا کہ اسے جہنم کی طرف لے جاؤ، پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا:"یارب عزوجل! میں تیرے ثواب اور جنت کی اُمید پر تیری راہ میں جہاد پر نکلا اور کافروں سے لڑا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگا۔" تو اس سے کہا جائے گا:"تُو جھوٹا ہے، تُونے جہاد اس لئے کیا تاکہ تجھے بہادر اور جری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا کہ اسے جہنم کی طرف لے جاؤ۔"

(المستدرک ،کتاب الجھاد، باب سبب نزول آیۃ (فمن کان یرجو لقاء ربہ)، الحدیث ۲۵۷۴، ج ۲، ص ۴۴۲)

ایک روایت میں یہ مضمون ہے کہ:

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"مجھ پر جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین افراد پیش کئے گئے ،جو یہ ہیں: (۱)زبردستی حکمران بننے والا (۲)اپنے مال میں سے اللہ عزوجل کا حق ادا نہ کرنے والا مال دار اور(۳)متکبر فقیر۔"

(صحیح ابن حبان،کتاب اخبارہ۔الخ،باب صفۃ النار واھلھا،الحدیث:۷۴۳۸،ج۹،ص۲۸۲)

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"میری اُمت کے بدتر لوگوں میں سے سب سے پہلے جہنم کی طرف ہانکے جانے والے لوگ وہ سردار ہوں گے جو کھاتے ہیں تو شکم سیر نہیں ہوتے اور جب جمع کرتے ہیں تو غنی نہیں ہوتے۔"(کنزالعمال،کتاب الاخلاق ، قسم الاقوال، الحدیث:۷۱۳۲،ج۳،ص۱۶۱)

مختلف موضوعات

سوال: سب سے پہلے یہ رائے کس نے قائم کی کہ چاروں اماموں کے علاوہ اور کسی کی تقلید جائز نہیں؟

جواب: "اشباہ" و تحریر الاصول وغیرہ کتب متعددہ میں اس پر اجماع نقل کیا اور اجماع میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پہلے یہ رائے کس نے نکالی، کیوں نکالی، نہ اس کی ہمیں تحقیق، نہ اس کی ہمیں حاجت۔ (إظهار الحق الجلي ص ٨٦)

سوال: اپنے حوائج وادائے واجباتِ شریعت سے جو کچھ بچے اس میں عزیزوں، قریبوں، محتاجوں، غریبوں (میں) سب سے پہلے حق کس کا ہے؟

جواب: اپنے حوائج وادائے واجباتِ شریعت یعنی اپنی ضروریات اور شریعتِ مطہرہ کے مقرر کردہ واجبات کی ادائیگی مثلاً: زکوۃ، صدقۂ فطر اور قربانی وغیرہ سے جو کچھ بچے اس میں عزیزوں، قریبوں، محتاجوں، غریبوں (میں) سب سے پہلے حق، عیال واطفال (اہل خانہ) کا ہے، جو اُن سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔ (اولاد کے حقوق ص ١٩)

سوال: سب سے پہلے کس کلام سے گفتگو کا آغاز کرنا چاہئے؟

جواب: بے شک سب سے پہلے جس کلام سے زبان گفتگو کا آغاز کرے، وہ یہ ہے کہ انسان بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ابتداء کرے۔ جس کی ہمیں کائنات کے سردار، محبوبِ

پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے اس فرمان سے خبر دی کہ "جو بھی اہم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے شروع نہیں کیا جاتا وہ نامکمل رہتا ہے۔"

(الدر المنثور ،سورۃ الفاتحہ ،ج۱ص۲۶)

سوال: شبِ قدر کی جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے زمین وآسمان کے درمیان بلندی پر کون جاتا ہے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدرۃُ المنتہیٰ میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دفن کی جگہ پر، ایک طورِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیتُ المقدّس پر نصب کرتے ہیں، پھر وہ ہر مؤمن اور مؤمنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں سلام کہتے ہیں: "اے مؤمن مرد اور عورت! اللہ عزّوَجَلَّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔"

(تفسیر قرطبی، سورۃ القدر، تحت الآیۃ۵، الجزء العشرون، ج۱۰، ص۹۷)

اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام زمین وآسماں کے درمیان بلندی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔ اور سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے، پھر جبرائیلِ امین علیہ السلام فرشتوں کو ایک ایک کرکے بلاتے ہیں اور فرشتوں کا نور اور جبرائیل کے پروں کا نور اکٹھا ہو جاتا ہے اور بغیر شعاعوں کے دُودھیا سورج طلوع ہوتا

ہے پس جبرائیلِ امین اور دیگر فرشتے مؤمنین و مؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے زمین وآسماں کے درمیان ٹھہر جاتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو آسمانِ دنیا پر جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: "ہمارے قابل احترام فرشتوں کو مرحبا! کہاں سے آرہے ہو؟" تو یہ کہتے ہیں: "ہم امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کے پاس سے آرہے ہیں۔"

آسمانِ دنیا کے فرشتے پوچھتے ہیں: "اللہ عزّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟" تو وہ جواب دیتے ہیں: "امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے نیک لوگوں کو بخش دیا گیا اور گنہگاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کر لی گئی۔" تو وہ فرشتے صبح تک اس نعمت کے شکر میں اللہ عزّوَجَلَّ کی تسبیح وتحمید اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جو اس نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمائی۔ پھر آسمانِ دنیا کے فرشتے اُن سے ایک ایک مرد و عورت کے متعلق پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: "فلاں مرد نے کیا کیا؟ فلاں عورت نے کیا کیا؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم نے فلاں شخص کو گذشتہ سال عبادت کرتے ہوئے پایا تھا اور اس سال بدعت پر عمل کرتے پایا۔" تو آسمانِ دنیا کے فرشتے اس کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: "گذشتہ سال ہم نے فلاں شخص کو بدعتی پایا تھا مگر اس سال عبادت کرتے ہوئے پایا۔" تو فرشتے اس کے لئے دعا و استغفار کرنے لگتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ کوئی ذِکرِ الٰہی کر رہا ہے، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں ہے، کوئی تلاوتِ قرآن میں مگن ہے اور کوئی رو رہا ہے۔" تو فرشتے ان کے لئے بھی دعا و استغفار شروع کر دیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس طرح وہ ہر آسمان میں ایک دن رات امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ سدرۃ المنتہٰی میں پہنچ جاتے ہیں۔ سدرۃ المنتہٰی ان سے پوچھتا ہے: "آج کل کہاں غائب ہو ؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم شبِ قدر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت کے نزول کے وقت اہلِ زمین کے پاس تھے۔" سدرۃ المنتہٰی کہتا ہے: "رب عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہتے ہیں: "نیکوں کو بخش دیا گیا اور بروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرلی گئی۔" توسدرۃ المنتہٰی خوشی سے جھُومنے لگتا ہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے، اور اس پر شکر کرتا ہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمایا۔ تو جنت الماویٰ جھانک کر پوچھتی ہے: "اے سدرۃ المنتہٰی! کیوں جھوم رہا ہے ؟" وہ جواب دیتا ہے: "مجھے میرے رہنے والوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنت الماویٰ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتی ہے، اور اس پر شکر ادا کرتی ہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے اس امت کو عطا فرمایا۔

جب "جنتِ نعیم" سنتی ہے تو جھانک کر پوچھتی ہے: "اے جنتُ الماویٰ! کیا ہوا ؟" تو وہ کہتی ہے: "مجھے سدرۃُ المنتہٰی نے اپنے رہنے والوں کے حوالے سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی ہے کہ "اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنتِ نعیم بھی اسی طرح پکارتی ہے

پھر جنتِ عدن، پھر اس سے کرسی سنتی ہے تو اسی طرح کہتی ہے پھر عرش سنتا ہے تو پوچھتا ہے: "اے کرسی کیا ہوا؟" تو کرسی کہتی ہے: "مجھے جنتِ عدن نے جنتِ نعیم کے حوالے سے، جنتُ الماویٰ سے سن کر کہ اس نے سِدرۃُ المنتہیٰ سے، اس نے اپنے رہنے والوں سے، انہوں نے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) سے سن کر خبر دی کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو بخش دیا اور نافرمانوں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" یہ سن کر عرش بھی خوشی سے جھومنے لگتا ہے تو اللہ عزّوَجَلَّ پوچھتا ہے: "کیا ہوا؟" حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرش کہتا ہے: "یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھے کرسی نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی کہ تونے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ فرماتا ہے جبرائیل نے سچ کہا، سدرۃُ المنتہیٰ نے سچ کہا، جنت الماویٰ نے سچ کہا، جنت نعیم، جنت عدن، کرسی اور اے عرش! تونے بھی سچ کہا۔ میں نے امتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے لئے وہ اجر و ثواب تیار کیا ہے جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔"

(الروض الفائق ص۱۰۵۔۱۰۷)

سوال: اللہ عزّوَجَلَّ ہر رات اہلِ زمین میں سے سب سے پہلے کس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ "اللہ عزّوَجَلَّ ہر رات اہلِ زمین کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور سب سے پہلے اہلِ حرم کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اہلِ حرم میں بھی سب سے پہلے مسجدِ حرام والوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ پھر جس کو طواف کرتے ہوئے پاتا ہے

اسے بخش دیتا ہے اور جسے نماز میں مشغول پاتا ہے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جسے کعبہ کی طرف رخ کئے ہوئے پاتا ہے اسے بھی معاف فرما دیتا ہے۔"

(احیاء علوم الدین ،کتاب اسرار الحج،الباب الاول،الفصل الاول،فضیلۃ البیت ومکۃ المشرفۃ،ج۱،ص۳۲۵)

سوال: جب رحمت نازل ہوتی ہے تو سب سے پہلے کن پر نازل ہوتی ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کسی آسمانی کتاب میں ارشاد فرمایا:"میرے عزت وجلال کی قسم! جو بندہ میرے خوف سے روئے گا میں اس کے بدلے مقدس نور سے اسے خوشی عطا کروں گا۔ میرے خوف سے رونے والوں کو بشارت ہو کہ جب رحمت نازل ہوتی ہے تو سب سے پہلے انہی پر نازل ہوتی ہے۔ اور میرے گنہگار بندوں سے کہہ دو کہ "وہ میرے خوف سے آہ وبکا کرنے والوں کی محفل اختیار کریں تاکہ جب رونے والوں پر رحمت نازل ہو تو ان کو بھی رحمت پہنچے۔"

(موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا،کتاب الرقۃ والبکاء ، الحدیث۸/۱۸/۲۷،ج۳،ص۱۷۱تا۱۷۴)

سوال: امام اعظم، امام مسعر اور امام سفیان ثوری میں سے سب سے پہلے کن کا انتقال ہوا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد الحمید بن عبد الرحمن جمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دیکھا گویا کہ ایک ستارہ آسمان سے گر پڑا ہے، اور کہا گیا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر دوسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ پھر تیسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ چنانچہ، تینوں میں سب سے پہلے

حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، پھر حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور آخر میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہوا۔ (الروض الفائق ص ۳۳۶)

سوال: اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے کون تباہ وبرباد ہوا؟ اور اللہ کی سب سے پہلے نافرمانی کس نے کی؟

جواب: منقول ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام کی طرف وحی فرمائی: "اے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! میری مخلوق میں جو شخص سب سے پہلے مرا یعنی تباہ وبرباد ہوا وہ ابلیس تھا، کیونکہ اس نے سب سے پہلے میری نافرمانی کی تھی اور میں اپنے نافرمانوں کو مُردوں میں شمار کرتا ہوں۔" (اَلزّوَاجِرُعَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ ج ۱ ص ۶۳)

سوال: سب سے پہلے درہم ودینار کو کس نے چوما؟

جواب: منقول ہے کہ جب سب سے پہلے درہم و دینار بنے تو ابلیس نے انہیں اٹھا کر پیشانی تک بلند کیا اور چوم کر کہا: "جو تم سے محبت کریگا وہ میرا حقیقی غلام ہو گا۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل۔۔۔۔۔الخ، بیان ذم المال۔۔۔۔۔الخ، ج ۳، ص ۲۸۸)

سوال: زمین میں سب سے پہلے کون سا ٹکڑا رکھا گیا؟ اور سطح زمین پر اللہ عزوجل نے سب سے پہلے کون سا پہاڑ رکھا؟

جواب: سیِّدُ المُبلِّغین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "زمین میں سب سے پہلے بیت اللہ شریف کا ٹکڑا رکھا گیا، پھر اس سے دوسری زمین پھیلائی گئی اور سطح زمین پر اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جو پہاڑ رکھا وہ جَبَلِ اَبِی قُبَیس ہے پھر اس سے پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا۔"

(شعب الایمان، باب فی المناسک، حدیث الکعبة والمسجد الحرام، الحدیث: ۳۹۸۴، ج۳، ص ۴۳۲)

اسی لئے شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"مکہ مکرمہ اُمُّ القُرٰی یعنی تمام شہروں کی اصل ہے۔"

(الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم: ۵۴۶، حسام بن مصک بن ظالم ۔الخ، ج۳، ص۳۶۳)

سوال: زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟

جواب: مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"زمین پر سب سے پہلے مسجدِ حرام بنائی گئی، پھر مسجدِ اقصیٰ اور ان دونوں کے درمیان ۴۰ سال کا عرصہ تھا۔"

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۱۰، الحدیث:۳۳۶۶، ص۲۷۳، مفہوماً)

سوال: دنیامیں سب سے پہلے لوگوں سے کس چیز کو اٹھایا جائے گا؟

جواب: شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"سب سے پہلے لوگوں سے امانت اٹھائی جائے گی، آخر میں نماز باقی رہ جائے گی اور بہت سے نمازی ایسے ہوں گے جن میں کوئی بھلائی نہ ہو گی۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب رفع الامانة والحیاء، الحدیث: ۱۲۴۲۷، ج۷، ص ۶۲۲)

سوال: جمعہ کے دن مسجد میں سب سے پہلے آنے والے کی مثال کس شخص کی سی ہے؟

جواب: روایت میں ہے کہ "جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے کی مثال اس شخص کی

سی ہے جس نے ایک اونٹ صدقہ کیا،اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گائے صدقہ کی،اس کے بعد آنے والے کی مثال ایک مینڈھا صدقہ کرنے والے کی سی ہے،اس کے بعد آنے والے کی مثال مرغی صدقہ کرنے والے کی سی ہے،اور اس کے بعد آنے والے کی مثال انڈا صدقہ کرنے والے کی سی ہے اور جب امام منبر پر آجائے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ کر خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستماع الی الخطبۃ، رقم ۹۲۹، ج۱، ص۳۱۹)

حضرتِ سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ تین شخص مسجد میں پہلے سے موجود ہیں تو فرمایا،"میں چار میں سے چوتھا ہوں اور چار میں سے چوتھا شخص اللہ عزوجل (کی رحمت) سے دور نہیں،بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " قیامت کے دن لوگ جمعہ کے لئے جلدی آنے کی ترتیب سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بیٹھیں گے،سب سے پہلے آنے والا آگے ہوگا اس کے بعد دوسرا، پھر تیسرا اور اس کے بعد چوتھا اور چار میں سے چوتھا دور نہیں ہوگا۔"

(ابن ماجہ، رقم ۱۰۹۴، ج۲، ص۱۴)

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟

جواب: عقل علم کا منبع ہے اس کی فضیلت کے متعلق سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ،سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے:"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ الْعَقْلَ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔"پھر اس سے فرمایا:"آگے بڑھ۔"

وہ آگے بڑھی پھر فرمایا: "پیچھے ہٹ۔" وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تجھ سے بڑھ کر معزز ہو، میں تیرے سبب پکڑ کروں گا، تیری وجہ سے عطا کروں گا، تیرے سبب ثواب دوں گا اور تیری وجہ سے عذاب دوں گا۔" (حیلۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، الحدیث ۱۰۸۹۴، ج۷، ص۳۷۲، بتغیرٍ قلیلٍ)

لیکن یہ اولیت اضافی ہے کیونکہ حدیث نوری میں ہے کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے اپنے نبی ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ:

جلیلُ القدر، حافِظُ الحدیث امام ابو بکر عبدالرَّزّاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی "المُصَنَّف" میں حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم)! میرے ماں باپ حُضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ تعالٰی نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔"

(فتاوی رضویہ ج۳۰ ص۶۵۸، الجزءُ المفقُود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف، لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳ رقم ۱۸)

صحیح حدیث میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ نور بار ہے: "اللہ نے تمام چیزوں سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ اُس وَقت نہ لَوح تھی نہ قلم، نہ جنّت، نہ دوزخ نہ فرشتے تھے، نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج نہ چاند، نہ جن ّنہ انسان تھے، پھر جب رب نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصّے کئے، ایک حصّے سے قلم دوسرے سے لوحِ محفوظ تیسرے سے عرش وغیرہ پیدا فرمایا۔

(اَلْمَوَاہِب ج ۱ ص۳٦، کَشْفُ الخفاء ج۱ص۲۳۷، مدارِجُ النّبوۃ ج ۲ ص ۲ مُلخّصاً)

جن جن چیزوں کی نسبت روایات میں اوّلیّت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نورِ محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے بعد میں ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ مُفَسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان نے حدیثِ پاک کے اس حصّے "رب نے جو چیز پہلے پیدا کی وہ قلم تھا" کے تحت فرماتے ہیں: یہ اولیّت اِضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ قلم ہے۔ "مرقات" میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نورِ محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا، وہاں اَوّلیّتِ حقیقیہ مراد ہے۔ (مرأۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۰۳)

امام قَسطَلانی فرماتے ہیں: قلم کی اَوّلیّت نورِ محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پانی اور عرش کے علاوہ (مخلوقات) کی نسبت سے ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر ایک کی اَوّلیّت اس کی جِنْس (یعنی قِسم) کی طرف اِضافت کے اِعتبار سے ہے یعنی اَنوار میں سے سب سے پہلے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے میرے نور (نورِ محمدی) کو پیدا فرمایا، اسی طرح دوسری اشیاء بھی پیدا ہونے کے لحاظ سے اپنی اپنی جِنْس (یعنی قِسم) میں پہلی ہیں۔ (اَلْمَوَاہِب ج ۱ ص ۳۸)

سوال: سب سے پہلے کس نے تاجِ شاہی اپنے سر پر رکھا؟

جواب: "نمرود" بڑے طنطنے کا بادشاہ تھا سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاجِ شاہی رکھا اور خدائی کا دعویٰ کیا۔ یہ ولد الزنا اور حرامی تھا اور اس کی ماں نے زنا کرالیا تھا جس سے نمرود پیدا ہوا تھا کہ سلطنت کا کوئی وارث پیدا نہ ہو گا تو بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ حرامی لڑکا بڑا ہو کر بہت اقبال مند ہوا اور بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ مشہور ہے کہ پوری دنیا کی بادشاہی صرف چار ہی شخصوں کو ملی جن میں سے دو مؤمن تھے اور دو کافر۔ حضرت سلیمان علیہ السلام

اور حضرت ذوالقرنین تو صاحبان ایمان تھے اور نمرود و بخت نصر یہ دونوں کافر تھے۔ نمرود نے اپنی سلطنت بھر میں یہ قانون نافذ کر دیا تھا کہ اس نے خوراک کی تمام چیزوں کو اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ یہ صرف ان ہی لوگوں کو خوراک کا سامان دیا کرتا تھا جو لوگ اس کی خدائی کو تسلیم کرتے تھے۔ (عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۲۶۴)

سوال: طوفانِ نوح چلے جانے کے بعد سب سے پہلے زمین کی خبر کون لایا؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے روئے زمین کی خبر لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے مرغی نے کہا کہ میں روئے زمین کی خبر لاؤں گی تو آپ نے اس کو پکڑ لیا اور اس کے بازوؤں پر مہر لگا کر فرمایا کہ تجھ پر میری مہر ہے، تو پرند ہوتے ہوئے بھی لمبی اُڑان نہ اُڑ سکے گی اور میری امت تجھ سے فائدہ اٹھائے گی۔ پھر آپ نے کوے کو بھیجا تو وہ ایک مردار دیکھ کر اس پر گر پڑا اور واپس نہیں آیا۔ تو آپ نے اس پر لعنت فرمادی اور اس کے لئے بددعا فرمادی کہ وہ ہمیشہ خوف میں مبتلا رہے۔ چنانچہ کوے کو حل و حرم میں کہیں بھی پناہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے کبوتر کو بھیجا تو وہ زمین پر نہیں اُترا بلکہ ملک سبا سے زیتون کی ایک پتی چونچ میں لے کر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ تم زمین پر نہیں اُترے اس لئے پھر جاؤ اور روئے زمین کی خبر لاؤ۔ تو کبوتر دوبارہ روانہ ہوا اور مکہ مکرمہ میں حرم کعبہ کی زمین پر اُترا اور دیکھ لیا کہ پانی زمین حرم سے ختم ہو چکا ہے اور سرخ رنگ کی مٹی ظاہر ہو گئی ہے۔ کبوتر کے دونوں پاؤں سرخ مٹی سے رنگین ہو گئے۔ اور وہ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کے پاس واپس آگیا اور عرض کیا کہ اے خدا کے پیغمبر! آپ میرے گلے میں ایک خوبصورت طوق عطا

فرمایئے اور میرے پاؤں میں سرخ خضاب مرحمت فرمایئے اور مجھے زمین حرم میں سکونت کا شرف عطا فرمایئے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے کبوتر کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اس کے لئے یہ دعا فرمادی کہ اس کے گلے میں دھاری کا ایک خوبصورت ہار پڑا رہے اور اس کے پاؤں سرخ ہو جائیں اور اس کی نسل میں خیر و برکت رہے اور اس کو زمین حرم میں سکونت کا شرف ملے۔ (تفسیر صاوی، ج۳، ص ۹۱۶، پ۱۲، ھود: ۴۸)

سوال: سب سے پہلے زیتون کا درخت کہاں اگا؟

جواب: قرآن مجید میں مبارک درخت سے مراد "زیتون" کا درخت ہے۔ طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد یہ سب سے پہلا درخت ہے جو زمین پر اُگا اور سب سے پہلے جہاں اُگا وہ کوہِ طور ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہم کلام ہوئے۔ زیتون کے درخت کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ تین ہزار برس تک یہ درخت باقی رہتا ہے۔ (تفسیر صاوی، ج۴، ص ۱۳۶۰، پ۱۸، المومنون:۲۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زیتون میں بہت سے فوائد اور منفعتیں ہیں۔ اس کے تیل سے چراغ جلایا جاتا ہے اور یہ بطور سالن کے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی سر اور بدن پر مالش بھی کرتے ہیں اور یہ چمڑے کی دباغت میں بھی کام آتا ہے اور اس سے آگ بھی جلاتے ہیں اور اس کا کوئی جزو بھی بیکار نہیں۔ یہاں تک کہ اس کی راکھ سے ریشم دھو کر صاف کیا جاتا ہے اور یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مکانوں اور مقدس زمینوں میں اُگتا ہے اور اس کے لئے ستر انبیائے کرام نے برکت کی دعا مانگی ہے۔ یہاں تک کہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس دعاؤں سے بھی یہ درخت سرفراز ہوا ہے۔ (تفسیر صاوی، ج۴، ص ۱۴۰۵، پ۱۸، نور: ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک درخت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ(۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ طورِ سیناسے نکلتا ہے لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن۔ (پ۱۸، المومنون: ۲۰)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ

ترجمہ کنزالایمان: روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا نہ پچھم کا۔ (پ۱۸، النور: ۳۵)

درسِ ہدایت:۔ زیتون ایک بڑی برکتوں والا درخت ہے یوں تو ہر جگہ یہ درخت بغیر کسی محنت اور پرورش کے ہوتا ہے لیکن خاص طور پر ملک شام اور عام طور پر ملک عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور ان مقامات پر اس کا تیل بھی لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں گوشت اور مچھلی بھی اسی تیل میں تل کر لوگ کھاتے ہیں۔ اس کے تیل کو عربی میں "زیت" کہتے ہیں اور یہ تیل بیچنے والا "زیات" کہلاتا ہے۔ اگر مل سکے تو مسلمانوں کو چاہے کہ تبرکاً اس کا استعمال کریں کیونکہ قرآن میں اس کو مبارک درخت فرمایا گیا ہے اور ستر انبیائے کرام نے اس میں برکت کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ لہٰذا اس کے بابرکت ہونے میں

کوئی شک و شبہ نہیں اور جب بابرکت چیز ہے تو اس میں یقینا فوائد و منافع بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۳۴۲)

سوال: اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہو جائیں تو سب سے پہلے کون سی حد قائم کریں؟

جواب: اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حدِ قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔

("الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص۸۲)

سوال: جہاد کے بارے میں سب سے پہلے کون سی آیت اتری؟

جواب: ۱۲ صفر ۲ ہجری تواریخ اسلام میں وہ یادگار دن ہے جس میں خداوند کردگار نے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی اور یہ آیت نازل فرمائی کہ:

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ﴿۳۹﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۹)

ترجمہ: جن سے لڑائی کی جاتی ہے (مسلمان) ان کو بھی اب لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ (مسلمان) مظلوم ہیں اور خدا ان کی مدد پر یقینا قادر ہے۔

حضرت امام محمد بن شہاب زہری علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ جہاد کی اجازت کے بارے میں یہی وہ آیت ہے جو سب سے پہلے نازل ہوئی۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، کتاب المغازی، ج۲، ص۲۱۸)

مگر تفسیر ابن جریر میں ہے کہ جہاد کے بارے میں سب سے پہلے جو آیت اتری وہ یہ ہے:

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ (پ۲، البقرۃ:۱۹۰)

ترجمہ: خدا کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم لوگوں سے لڑتے ہیں۔

(تفسیر الطبری لابن جریر، پ۲، البقرۃ تحت الآیۃ:۱۹۰، ج۲، ص۱۹۵ وشرح الزرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، ج۲، ص۲۱۸)

بہر حال ۲ ہجری میں مسلمانوں کو خداوند تعالیٰ نے کفار سے لڑنے کی اجازت دے دی مگر ابتداء میں یہ اجازت مشروط تھی یعنی صرف انہیں کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت تھی جو مسلمانوں پر حملہ کریں۔ مسلمانوں کو ابھی تک اس کی اجازت نہیں ملی تھی کہ وہ جنگ میں اپنی طرف سے پہل کریں لیکن حق واضح ہو جانے اور باطل ظاہر ہو جانے کے بعد چونکہ تبلیغ حق اور احکام الٰہی کی نشرواشاعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی اس لئے تمام اُن کفار سے جو عناد کے طور پر حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے جہاد کا حکم نازل ہو گیا خواہ وہ مسلمانوں سے لڑنے میں پہل کریں یا نہ کریں کیونکہ حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد حق کو قبول کرنے کے لئے مجبور کرنا اور باطل کو جبراً ترک کرانا یہ عین حکمت اور بنی نوع انسان کی صلاح و فلاح کے لئے انتہائی ضروری تھا۔ بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ ہجرت کے بعد جتنی لڑائیاں بھی ہوئیں اگر پورے ماحول کو گہری نگاہ سے بغور دیکھا جائے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب لڑائیاں

کفار کی طرف سے مسلمانوں کے سر پر مسلط کی گئیں اور غریب مسلمان بدرجۂ مجبوری تلوار اٹھانے پر مجبور ہوئے۔(سیرتِ مصطفے ص ۱۹۸۔۱۹۹)

سوال: جنگِ بدر کے بعد کس قبیلہ نے سب سے پہلے معاہدہ توڑا؟

جواب: جنگِ بدر کے بعد جس قبیلہ نے سب سے پہلے معاہدہ توڑا وہ قبیلہ بنو قینقاع کے یہودی تھے جو سب سے زیادہ بہادر اور دولت مند تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ایک برقع پوش عرب عورت یہودیوں کے بازار میں آئی، دکانداروں نے شرارت کی اور اس عورت کو ننگا کر دیا اس پر تمام یہودی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے، عورت چلائی تو ایک عرب آیا اور دکاندار کو قتل کر دیا اس پر یہودیوں اور عربوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو تشریف لائے اور یہودیوں کی اس غیر شریفانہ حرکت پر ملامت فرمانے لگے۔ اس پر بنو قینقاع کے خبیث یہودی بگڑ گئے اور بولے کہ جنگِ بدر کی فتح سے آپ مغرور نہ ہو جائیں مکہ والے جنگ کے معاملہ میں بے ڈھنگے تھے اس لئے آپ نے ان کو مار لیا اگر ہم سے آپ کا سابقہ پڑا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جنگ کس چیز کا نام ہے؟ اور لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں؟ جب یہودیوں نے معاہدہ توڑ دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف شوال ۲ ہجری سنیچر کے دن ان یہودیوں پر حملہ کر دیا۔ یہودی جنگ کی تاب نہ لا سکے اور اپنے قلعوں کا پھاٹک بند کر کے قلعہ بند ہو گئے مگر پندرہ دن کے محاصرہ کے بعد بالآخر یہودی مغلوب ہو گئے اور ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو گئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورہ سے

ان یہودیوں کو شہر بدر کر دیا اور یہ عہد شکن، بدذات یہودی ملک شام کے مقام "اذرعات" میں جا کر آباد ہو گئے۔(المواہب اللدنیة و الزرقانی ،غزوۃ بنی قینقاع، ج۲،ص۳۴۸۔۳۵۲)

سوال: سب سے پہلے کس ہاتھ کی کون سی انگلی کا ناخن کاٹنا چاہیئے ؟

جواب: ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے منقول ہیں جن میں سے پہلا یہ ہے کہ : مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور الٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔ (ماخوذ از بہارِشریعت ، حصہ ۱۶،ص۱۹۵)

اور دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ: سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت ، حصہ ۱۶، ص۱۹۶)

سوال: جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کو کیا سکھانا چاہیئے ؟

جواب: جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق ومالک اور رازِق کا اسمِ ذات "اللہ" سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:"اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہلواؤ۔" (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد ،الحدیث۸۶۴۹، ج۶، ص۳۹۷)

سوال:سب سے پہلے کن کو آفت وبلا میں مبتلا کیا جاتا ہے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت آزمائشوں میں مُبتلا ہوتے ہیں؟ حضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، (سب سے پہلے)انبیائے کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں یعنی حسبِ مَراتِب(یعنی رُتبوں کے حساب سے)، آدمی کادین کے ساتھ جیسا تعلُّق ہوتا ہے اسی اعتبار سے (آفت و)بلا میں مبتَلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں سخت ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہو گی۔ اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ یہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر وہ یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔ (جامع ترمذی ج۴ ص۱۷۰ رقم الحدیث ۲۴۰۶)

سوال:سب سے پہلے لواطت کس قوم نے کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو جنہوں نے سب سے پہلے لواطت جیسا فعل بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار اُن لوگوں کو بدترین مجرم قرار دیا۔ اور قرآن مجید میں کہیں ان لوگوں کو "مجرمین" کہیں "مسرفین" کہیں "فاسقین" فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعلِ بد کی مذمت کا بیان فرمایا۔ یہ گندا اور گھناؤنا کام زناکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں جابجا اس کا ذکر فرمایا کہ قومِ لوط پر اُن کی اِس بد اعمالی کی سزا میں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر اُن کی بستیوں کو اُلٹ پلٹ کر دیا اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اُس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا:

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔ (پ۸، الاعراف: ۸۰،۸۱)

سوال: سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(کنز العمال، کتاب الزینة والتجمل، من قسم الاقوال، الخضاب، الحدیث: ۱۷۳۰۹، الجزء السادس، ص ۲۸۳)

سوال: سب سے پہلے علمِ منطق کو کس نے مدون کیا؟

جواب: سب سے پہلے ارسطاطالیس نے اس فن کو مدون کیا لہٰذا اسے معلم اول کہا جاتا ہے۔ یہ سنہ ۳۸۴ قبل مسیح مقدونیہ (یونان کا شہر) کی بستی تاجرہ میں پیدا ہوا یہ حکیم افلاطون کا شاگرد تھا اور افلاطون، سقراط کا اور سقراط فیثاغورث کا اور فیثاغورث، حضرت سلیمان علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ ارسطاطالیس نے اٹھارہ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم حاصل کر کے اپنے استاد افلاطون کے مدرسہ جو کہ اثنیہ میں تھا تدریس شروع کر دی تھی۔ اور یہ سکندر اعظم کا استاد تھا اس کو ارسطو بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وفات ۳۲۲ قبل مسیح میں ہوئی۔ (نصاب المنطق ص ۲)

سوال: قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے کیا کھائے؟

جواب: بحر الرائق میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں۔ ("البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، ج۲، ص۵۷)

سوال: امام محمد نے سب سے پہلے کون سی کتاب لکھی؟

جواب: امام محمد علیہ الرحمۃ کی کتاب "اصل" کا نام اس لئے اصل رکھا گیا کہ امام محمد علیہ الرحمہ نے اسے سب سے پہلے تصنیف فرمایا اس کے بعد "الجامع الصغیر" پھر "الجامع الکبیر"۔

("النهر الفائق"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ج۱، ص۳٦٦)

صاحب البحر نے فرمایا کہ "الجامع الصغیر" کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے "اصل" کے بعد تصنیف فرمایا اس میں جو کچھ ہے وہ معتمد علیہ ہے۔

("البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ج۲، ص۲۷٦.)

سوال: خانہ کعبہ کو سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا؟

جواب: حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تاریخ مکہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ "خانہ کعبہ" دس مرتبہ تعمیر کیا گیا:

(۱)سب سے پہلے فرشتوں نے ٹھیک "بیت المعمور" کے سامنے زمین پر خانۂ کعبہ کو بنایا۔

(۲) پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی تعمیر فرمائی۔

(۳)اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے فرزندوں نے اس عمارت کو بنایا۔

(۴)اس کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس مقدس گھر کو تعمیر کیا۔ جس کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔

(۵) قوم عمالقہ کی عمارت۔

(۶)اس کے بعد قبیلہ جرہم نے اس کی عمارت بنائی۔

(۷) قریش کے مورث اعلیٰ "قصی بن کلاب" کی تعمیر۔

(۸) قریش کی تعمیر جس میں خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی اور قریش کے ساتھ خود بھی اپنے دوش مبارک پر پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے رہے۔

(۹)حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق تعمیر کیا۔ یعنی حطیم کی زمین کو کعبہ میں داخل کر دیا۔ اور دروازہ سطح زمین کے برابر نیچا رکھا اور ایک دروازہ مشرق کی جانب اور ایک دروازہ مغرب کی سمت بنا دیا۔

(۱۰)عبد الملک بن مروان اموی کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ اور ان کے بنائے ہوئے کعبہ کو ڈھا دیا۔ اور پھر زمانۂ جاہلیت کے نقشہ کے مطابق کعبہ بنا دیا۔ جو آج تک موجود ہے۔

(سیرتِ مصطفٰے ص ۹۸)

لیکن حضرت علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ نئے سرے سے کعبہ کی تعمیر جدید صرف تین ہی مرتبہ ہوئی ہے:

(۱)حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی تعمیر۔

(۲)زمانۂ جاہلیت میں قریش کی عمارت اور ان دونوں تعمیروں میں دو ہزار سات سو پینتیس (۲۷۳۵)برس کا فاصلہ ہے۔

(۳)حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعمیر جو قریش کی تعمیر کے بیاسی سال بعد ہوئی۔

حضرات ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے فرزندوں کی تعمیرات کے بارے میں علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ صحیح روایتوں سے ثابت ہی نہیں ہے۔ باقی تعمیروں کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ یہ عمارت میں معمولی ترمیم یا ٹوٹ پھوٹ کی مرمت تھی۔ تعمیر جدید نہیں تھی۔

(حاشیۃ صحیح البخاری، کتاب المناسک، باب فضل مکۃ وبنیانھا، حاشیۃ:۴، ج۱، ص۲۱۵)

سوال:سب سے پہلے کس کی دعا قبول ہوتی ہے؟

جواب: رئیسُ المُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان نے اپنی کتابِ مستطاب "اَحسَنُ الوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعا" میں ص ۱۱۱ پر جن لوگوں کی دعائیں قَبول ہوتی ہیں اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، "اوّل: مُضطَر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، " اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار وناشاد کی دعاء کی قَبولیّت کی طرف تو خود قراٰنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (پ۲۰ النمل ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یاوہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

سوال: بچّے کے پیٹ میں سب سے پہلے کون سی غذا پہنچائی جائے؟

جواب: بچّے کو پہلی گھٹّی کوئی نیک آدمی دے کیوں کہ تفسیرِ روح البیان میں ہے کہ "بچّہ میں پہلی گھٹی دینے والے کا اثر آتا ہے اور اس کی سی عادات پیدا ہوتی ہیں" بلکہ سنّت تو یہ ہے کہ بچّہ کو تحنیک کر دی جائے۔ تحنیک اسے کہتے ہیں کہ کوئی نیک آدمی اپنے منہ میں کھجور یا خرمہ چبا کر اپنی زَبان سے بچّے کے منہ میں ڈالے، بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے جو غذا پہنچے وہ خرمہ ہو اور کسی بزرگ کے منہ کا لعاب۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنے بچّوں کو تحنیک کرایا کرتے تھے۔ (اِسلامی زندگی ص ۲۱۔۲۲)

سوال: جب بچہ زیادہ ہوش سنبھالے تو سب سے پہلے کیا سکھانا چاہیئے؟

جواب: جب بچہ زیادہ ہوش سنبھالے توسب سے پہلے ان کو پانچوں کلمے ایمانِ مجمل، ایمانِ مفصّل پھر نماز سکھاؤ۔ کسی متقی یا حافظ یا مولوی کے پاس کچھ روز بٹھا کر قرآنِ پاک اور اُردو کے دینیات کے رسالے ضرور پڑھاؤ، جس سے بچّہ معلوم کر سکے کہ میں کس درخت کی شاخ اور کس شاخ کا پھل ہوں، اور پاکی پلیدی وغیرہ کے احکام یاد کرے۔ (اِسلامی زندگی ص ۳۲)

سوال: سب سے پہلے کون سا علم حاصل کرنا چاہیئے؟

جواب: سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۱ص۱۴۶ حدیث ۲۲۴)

سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مفسدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، و علٰی ھٰذا الْقیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطِنی فرائض) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، ریاکاری، حَسَد

وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج۲۳ص ۶۲۴،۶۲۳۔

مُہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کے جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے تا کہ ان گناہوں سے بچا جاسکے۔

سوال: کھانے کے بعد سب سے پہلے کون سی انگلی چاٹنا چاہیئے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو انگوٹھا، شہادت والی اور درمِیانی انگلی ملا کر تین اُنگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں پُونچھنے سے پہلے چاٹ لیا سب سے پہلے درمیانی پھر شہادت والی اور پھر انگوٹھا شریف چاٹا۔ (مجمع الزوائد ج۵ص۲۹حدیث ۷۹۴۱)

سوال: سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

جواب: سب سے پہلے جھوٹی قسم ابلیس نے کھائی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مرْدُود ہوا تھالٰہذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ اللہ عزوجل نے حضراتِ سیِّدَینا آدم و حَوّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جنّت میں رہو اور جہاں دل کرے بے روک ٹوک کھاؤ، اَلبتّہ اِس ''دَرَخت'' کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضراتِ سیِّدَینا آدم و حَوّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں "شَجَرِ خُلد" بتادوں، حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام نے منع فرمایا تو شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ اِنہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرتِ سیّدَتُنا حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔ (مُلَخَّص از تفسیر عبد الرّزاق ج۲ ص۷۶)

جیسا کہ پارہ ۸ سورۃ الاعراف کی آیت ۲۰ اور ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شَرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں اور بولا: تمہیں تمہارے ربّ نے اِس پیڑ سے اِسی لئے مَنع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فِرِشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے اور ان سے قَسَم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خَزائنُ العِرفان میں لکھتے ہیں: معنٰی یہ ہیں کہ اِبلیسِ مَلعُون نے جُھوٹی قسم کھا کر حضرتِ سیّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا اِبلیس ہی

ہے، حضرتِ آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَام کو گُمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ عزوجل کی قسم کھاکر جُھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اِعتبار کیا۔ (نیکی کی دعوت ص ۱۶۴)

سوال: سب سے پہلے لوحِ محفوظ میں کیا لکھا گیا؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جو چیز لَوحِ محفوظ میں لکھی وہ یہ ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کا مستحِق نہیں! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کر لیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدّیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مصیبت پر صَبر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔ (تفسیر قرطبی ج۱۰ص۲۱۰)

سوال: سب سے پہلے نَوحہ اور گانا کس نے گایا؟

جواب: سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔'' (تفسیراتِ اَحمدیہ ص۱۰۶ ,اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۱ص۲۷حدیث۴۲)

سوال: قرآن کی سب سے پہلے کون سی سورت نازل ہوئی؟

جواب: ابن عباس نے کہا ہے کہ "قرآن میں سب سے پہلے سورہ اقرأ باسم ربك نازل ہوئی، پھر ن۔ ابن ضریس نے یہ روایت پوری بیان کی ہے یہاں تک کہ کہا ہے "پھر بنی

اسرائیل، پھر یونس، پھر ہود، پھر یوسف، پھر حجر، پھر انعام، پھر صٰفّٰت، پھر لقمان، پھر سبا، پھر زمر، پھر حم مؤمن آخر تک۔(القرآن سورہ مؤمن ۴۰ آیت ۵۵) (۲۔فضائل القرآن لابن الضریس)

سوال: مسجد میں سب سے پہلے محراب اور کنگرے کس نے بنوائے؟

جواب: یحیٰی نے عبدالمھیمن بن عباس انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید ہوئے تو مسجد میں کنگرے اور محراب نہ تھے سب سے پہلے محراب اور کنگرے بنانے والے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔(فتاوی رضویہ ج۷ ص ۶۲)

سوال: سب سے پہلے قلم نے کیا لکھا؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا، اُس سے کہا: "لکھو!" اُس نے عرض کی: کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قَدَر (یعنی تقدیر) کو لکھو، چنانچِہ اُس قلم نے وہ سب کچھ لکھا جو قِیامت تک ہونے والا تھا، پھر اُس کتاب کو لپیٹ دیا گیا اور قلم کو اٹھا لیا گیا۔ عرشِ الٰہی پانی پر تھا، پانی کے بُخارات (یعنی بھاپ) اُٹھے، ان سے آسمان جُدا جُدا بنائے گئے پھر مولیٰ عزوجل نے مچھلی پیدا کی، اُس پر زمین بچھائی، زمین پُشتِ ماہی (یعنی مچھلی کی پیٹھ) پر ہے، مچھلی تڑپی، زمین جھونکے لینے لگی تو اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔(تفسیر دُرِّمَنْثور ج۸ ص۲۴۰)

سوال: سب سے پہلے چیچک کی بیماری عرب میں کب پیدا ہوئی؟

جواب: حضرتِ سَیّدُنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہاڑ پر چڑھ کر اَبرَہَہ کے لشکر کو دیکھ رہے تھے اسی دوران اللہ نے سیاہ پرندے بھیجے جن کی چونچیں سُرخ اور گردنیں سبز

اور لمبی تھیں۔ یہ پرندے اَبرَہَہ کے لشکر پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں گراتے، جسے بھی وہ کنکری لگتی وہ فوراً ہلاک ہو جاتا کچھ ہی دیر میں سارے کا سارا لشکر تباہ وبرباد ہو گیا۔

حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ جسے وہ کنکری لگتی وہ چیچک (یعنی ایسی بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دانے نکل آتے ہیں) میں مبتلا ہو جاتا، چیچک کی بیماری سب سے پہلے عرب میں اسی دوران پیدا ہوئی۔ قرآنِ کریم نے اَصحابِ فِیل (ہاتھی والوں) کے واقعے کو یوں بیان فرمایا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ(۱)

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا

اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ(۲)

کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا

وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ(۳)

اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ(۴)

کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ(۵)

تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی

(فیضان ریاض الصالحین ص ۴۳)

سوال: سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے شروع کیا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے شدید غضب ناک ہو کر قابیل کو اپنے دربار سے نکال دیا، تو وہ بدنصیب اقلیما کو ساتھ لے کر یمن کی سرزمین "عدن" میں چلا گیا۔ وہاں ابلیس لعین اس کے پاس آیا اور کہا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ نے اس لئے کھالیا کہ وہ آگ کی پوجا کیا کرتا تھا، لٰہذا تو بھی ایک مَندر بنا کر آگ کی پوجا شروع کر دے۔ چنانچہ، اس نے ایسا ہی کیا اور یہی وہ شخص ہے جس نے آگ کی سب سے پہلے پوجا شروع کی۔ (روح البیان ج ۲ ص ۳۸۲)

سوال: روئے زمین میں سب سے پہلا قاتل کون ہے؟

جواب: روئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل ہے۔ (روح البیان ج ۲ ص ۳۸۲)

حدیث شریف میں ہے کہ روئے زمین پر قیامت تک جو بھی خون ناحق ہو گا قابیل اس میں حصہ دار ہو گا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا دستور نکالا۔

(روح البیان، ج۲، ص۳۷۹، پ۶، المائدۃ: ۲۷ تا ۳۰)

سوال: روئے زمین میں سب سے پہلا مقتول کون ہے؟

جواب: روئے زمین میں سب سے پہلے مقتول حضرت ہابیل ہیں۔

"قابیل وہابیل" یہ دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ ان دونوں کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے

تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ہابیل کے ساتھ لیوذا اور قابیل کے ساتھ اقلیما پیدا ہوئی، لہذا دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح "لیوذا" سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا۔ مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو سمجھایا کہ اقلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ تیری بہن ہے۔ اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر قابیل اپنی ضد پر اڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں خداوند قدوس عزوجل کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہ متقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اگر تو متقی ہوتا تو ضرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ ساتھ ہی ہابیل نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے ہی پلے پڑیں اور تو دوزخی ہو جائے کیونکہ بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ آخر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔

بوقت قتل ہابیل کی عمر بیس برس کی تھی اور قتل کا یہ حادثہ مکہ مکرمہ میں جبل ثور کے پاس یا جبل حرا کی گھاٹی میں ہوا۔اور بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جس جگہ مسجدِ اعظم بنی ہوئی ہے منگل کے دن یہ سانحہ ہوا۔(واللہ تعالیٰ اعلم)(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۸۵۔۸۶)

سوال:روئے زمین میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی نافرمانی کس نے کی؟

جواب:روئے زمین میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی نافرمانی قابیل ہی نے کی۔

(بخاری ج ۲ ص ۴۱۳)

سوال:روئے زمین میں سب سے پہلے حسد وبغض کس نے کیا؟

جواب:روئے زمین میں سب سے پہلے قابیل نے حسد وبغض کیا، جس کی وجہ سے اپنے بھائی کو ناحق قتل کرکے اللہ کی نافرمانی کی،اپنے والدین کا دل دُکھایا،زمین پر فساد پھیلایا تو اسے بڑی بھیانک سزا ملی۔

قابیل کا ایک لڑکا اندھا تھا اس نے قابیل کو پتھر مار کر قتل کر دیا اور یوں یہ بدبخت آگ کی پَرَسْتِش کرتے ہوئے کفر وشرک کی حالت میں اپنے لڑکے کے ہاتھوں مارا گیا۔

(روح البیان ج ۲ ص ۳۸۲)

سوال:سب سے پہلے سولی کس نے دیا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ فرعون نے سب سے پہلے سولی دی اور اِسی نے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں سب سے پہلے کاٹے تھے۔“

(تفسیر طبری ج ۶ ص ۱۲۴)

سوال:سب سے پہلے درہم اور گرجا کس نے بنائے؟

جواب: سب سے پہلے دراہم اور گر جابنانے والا ہر قل تھا۔ (فیضان ریاض الصالحین ص ۴۹۸)

سوال: دنیامیں سب سے پہلے فتنے کا باعث کون سی چیز بنی؟

جواب: دنیامیں سب سے پہلے فتنے کا باعث عورت بنی۔ (فیضان ریاض الصالحین ص ۶۰۴)

سوال: سب سے پہلے فلسطین کے حاکم کن کو بنایا گیا؟

جواب: حضرت عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت نامی گرامی اَنصاری صحابی رسول ہیں۔ بہت ہی حسین و خوبصورت اور نہایت ہی قد آور، قَوی ہیکل اور مضبوط بدن کے آدمی تھے۔ عقبۂ اولیٰ، عقبۂ ثانیہ، جنگِ بدر، جنگِ اُحُد، بیعۃُ الرضوان وغیرہ تمام مشاہد اور لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ سب سے پہلے فلسطین کے حاکم یہی بنائے گئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو شام کا قاضی بھی بنادیا تھا۔ یہ شہر حمص میں مقیم ہوگئے تھے پھر فلسطین چلے آئے اور ۳۴ ہجری میں بمقام "رملہ "بہتّر برس کی عمر پاکر وصال فرمایا۔ آپ نے ایک سو اکیاسی حدیثیں روایت فرمائی ہیں۔ "عبادہ" نام کے بارہ صحابی ہیں مگر "عبادہ بن صامت " آپ کے سوا کسی صحابی کا نام نہیں ہے۔ بخاری شریف میں آپ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد کل نو ہیں۔ (فیوض الباری، پارہ اوّل، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۲۰۰)

سوال: سب سے پہلے کس نے عنادِ حق کیا؟

جواب: سب سے پہلے شیطان نے عنادِ حق کیا۔

سوال: آخرت کی سب سے پہلی منزل کون سی ہے؟

جواب : منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ اس بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے مگر جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ وزاری فرماتے ہیں، اس کا کیا سبب ہے؟" حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سیِّدُ المبلِّغین، شفیعُ المذنبین، رحمةٌ للعٰلمین صلَّی الله تعالیٰ علیه و آله وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: "بے شک آخرت کی سب سے پہلی منزل قبر ہے۔ قبر والے نے اس سے نجات پائی تو بعد کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔" (جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی فظاعة القبر۔الخ، الحدیث۲۳۰۸، ص۱۸۸۴)

سوال: آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش کب نازل ہوئی؟

جواب: آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش ۱۰ محرم الحرام عاشوراء کے دن نازل ہوئی۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۳۱۱)

سوال: صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کون سی ہے؟

جواب: صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے، اِنَّمَا الْاَعْمالُ بِالنِّیّات یعنی اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری ج۱ص۵الحدیث۱)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد سب سے پہلی بِدْعَت، کون سی پیدا ہوئی؟

جواب : اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، "سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد سب سے پہلی بِدْعَت ،پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نَفْس دنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔"(اس قول میں بدعتِ مُباحہ یعنی جائز بدعت مُراد ہے)۔
(قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۳۲۷)

ایک قول کے مُطابِق اسلام میں سب سے پہلی چار بدعتیں یہ پیدا ہوئیں:
(۱) دستر خوان (۲) (آٹا چھاننے والی) چھلنیاں (۳) اُشنان (ایک قسم کی گھاس جو کلّر یا بنجر زمین میں اُگتی ہے اور اس سے صابن کی طرح کپڑے دھل کر صاف ہو جاتے ہیں) (۴) پیٹ بھر کر کھانا۔(قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۴۲)

مَنْقُول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد سب سے پہلے جو بِدْعَت پیدا ہوئی وہ (آٹا چھاننے والی) چھلنیوں اور دَسْتَر خَوان کا اِسْتِعمال کرنا ہے اور لمبی اُمّیدوں کے مُعَاملے میں جو چیز سب سے پہلے ظاہِر ہوئی وہ تَدْرِیْز اور تَشْیِید ہے۔تَدْرِیْز سے مُراد کپڑوں کی عُمدہ اور باریک سِلائی ہے، جبکہ پہلے لمبے لمبے ٹانکوں سے کپڑے سیئے جاتے تھے اور تَشْیِید سے مُراد چونے اور اینٹوں سے مکان بنانا ہے جبکہ پہلے کھجور کی شاخوں سے مکان بنائے جاتے تھے۔

ایک رِوایَت میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا:لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ عِمارتوں کو بھی یمنی چادَروں کی طرح مُنَقَّش بنایا کریں گے۔(قوت القلوب ج ۲ ص ۵۱۱۔۵۱۲)

سوال: سب سے پہلے کس نے چونے اور اینٹوں سے عِمارَت تعمیر کروائی؟

جواب: مَنْقُول ہے کہ سب سے پہلے فِرعَون نے چونے اور اینٹوں سے عِمارَت تعمیر کروائی اور سب سے پہلے یہ کام (اس کے وزیر) ہامان نے کیا، پھر دیگر سرکش لوگوں نے ان دونوں کی پیروی کی اور یہی زیب وزِیْنَت ہے۔ (قوت القلوب ج ۲ ص ۵۱۲)

سوال: قرآنِ پاک کے بعد سب سے پہلی کون سی اِسلامی کتاب لکھی گئی اور کس نے لکھی؟

جواب: حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی نے اِحیاءُ العلوم میں نقل کیا ہے کہ اِسلام میں سب سے پہلے عبدُالملک بِن عبدُالعزیز بن جریج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب تصنیف ہوئی۔ جس میں آثار اور حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دِیگر شاگردوں سے منقول تَفاسیر ہیں۔ یہ کتاب مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں تصنیف ہوئی۔ (احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم...الخ، ۱/ ۱۱۲ دار صادر بیروت)

اس کے بعد یمن میں حضرت سیِّدُنا معمر بن راشد صنعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ایک مجموعہ ترتیب دیا جس میں انہوں نے احادیثِ مبارکہ کو ابواب کے تحت جمع کیا۔ پھر مدینہ طیبہ زَادَھَا اللهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُاللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فقہی موضوعات پر مؤطا شریف لکھی۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابنِ عیینہ رَحْمَةُاللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کتاب میں تفسیری اقوال اور احادیثِ مبارکہ کو جمع کیا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحمَۃُاللہِ الْقَوِی نے فقہی مسائل اور احادیثِ مبارکہ کو ”الجامع الکبیر“ میں جمع کیا۔

یہ تمام کتب ۱۲۰ ہجری کے بعد اس وقت تصنیف ہوئیں جب حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے بلند پایہ تابعین عظام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ اس زمانے میں بھی بعض علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام احادیثِ مبارکہ کو زبانی یاد کرنا زیادہ پسند کرتے اور فرماتے کہ ”جیسے ہم نے زبانی یاد کیا تم بھی اسی طرح زبانی یاد کرو۔“

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم، ج۱، ص۷۱۶)

وہ ایسا اس لئے کہا کرتے تھے تاکہ لوگ لکھنے میں مشغول ہو کر کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے بہت سے بلند پایہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ کریم کی تدوین کے بارے میں فرماتے تھے کہ ”ہم وہ کام کیسے کریں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں کیا؟“ (مسند ابی داود الطیالسی، احادیث ابی بکر الصدیق، الحدیث:۳، ص۳)

انہیں یہی خدشہ تھا کہ لوگ صرف مصحف سے دیکھ کر قرآنِ کریم پڑھنے میں مشغول ہو جائیں گے اور صرف مصاحف کو ہی کافی سمجھیں گے۔ چنانچہ وہ فرماتے کہ ”ہم قرآنِ کریم کو جمع نہیں کریں گے تاکہ لوگ ایک دوسرے سے سن کر یاد کریں اور ان کی مشغولیت اور ذکر و فکر قرآن ہی رہے۔“ مگر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی رائے تھی کہ قرآنِ کریم کو کتابی شکل میں جمع کیا جائے کیونکہ یہ یاد کرنے کے لئے نہ صرف زیادہ بہتر ہے بلکہ جب لوگ اسبابِ دنیا کے حصول میں مگن

ہو کر قرآنِ کریم زبانی یاد کرنے سے غافل ہو جائیں گے تو لکھا ہوا قرآن ان کی توجہ کا مرکز بن جائے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شرحِ صدر کی دولت سے نوازا تو آپ نے قرآنِ کریم کو ایک ہی مصحف میں جمع کر دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دوسرے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن اسی طرح علم حاصل کیا کرتے یعنی ایک دوسرے سے سن کر زبانی یاد کر لیتے کیونکہ ان کے دلوں میں شک نہ تھا اور نہ ہی وہ اسبابِ دنیا میں مشغول رہتے بلکہ وہ نفسانی خواہشات سے پاک تھے اور بلند ہمتوں، پختہ ارادوں اور اچھی نیتوں والے تھے۔

سوال: سب سے پہلی اذان کہاں اور کس نے دی؟

جواب: سب سے پہلی اذان جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ا ہجری میں شروع ہوئی۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۰۲)

سوال: قرآنِ مجید کی سب سے پہلی آیت کہاں نازل ہوئی؟

جواب: قرآنِ مجید کی سب سے پہلی آیت غارِ حرا میں نازل ہوئی۔

(اسلام کی بنیادی باتیں جلد ۲ ص ۲۸)

سوال: فن حدیث میں سب سے پہلی کتاب کس نے لکھی؟

جواب: حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تحریک پر فنِ حدیث میں سب سے پہلی کتاب حضرت ابن حزم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد

حدیث کی کتابوں کی تصنیف و تالیف اور جمع و ترتیب کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا، مختلف شہروں میں مختلف بزرگوں نے حدیث میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔(انوار الحدیث ص ۴۵)

سوال: بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فِتنہ کن کی وجہ سے اُٹھا؟

جواب: حدیثِ پاک میں آتا ہے،"دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔" (صحیح مسلم ص ۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

سوال: دنیا میں سب سے پہلا جو قتل اور خون ناحق ہوا وہ کس کی وجہ سے ہوا؟

جواب: دنیا میں سب سے پہلا جو قتل اور خون ناحق ہوا وہ ایک عورت کے معاملہ میں ہوا۔ لہٰذا کسی عورت کے فتنہ عشق میں مبتلا ہونے سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

(عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن ص ۸۸)

سوال: حدیبیہ میں سب سے پہلا شخص جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ کون تھا؟

جواب: حدیبیہ میں سب سے پہلا شخص جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بدیل بن ورقاء خزاعی تھا۔ ان کا قبیلہ اگرچہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا مگر یہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیف اور انتہائی مخلص و خیر خواہ تھے۔ بدیل بن ورقاء نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ کفار قریش نے کثیر تعداد میں فوج جمع کر لی ہے اور فوج کے ساتھ راشن کے لئے دودھ والی اونٹنیاں بھی ہیں۔ یہ لوگ آپ سے جنگ کریں گے اور آپ کو خانہ کعبہ تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قریش کو میرا یہ پیغام پہنچادو کہ ہم جنگ کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم جنگ چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف عمرہ ادا کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ مسلسل لڑائیوں سے قریش کو بہت کافی جانی ومالی نقصان پہنچ چکا ہے۔ لہٰذا ان کے حق میں بھی یہی بہتر ہے کہ وہ جنگ نہ کریں بلکہ مجھ سے ایک مدت معینہ تک کے لئے صلح کا معاہدہ کرلیں اور مجھ کو اہل عرب کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔ اگر قریش میری بات مان لیں تو بہتر ہو گا اور اگر انہوں نے مجھ سے جنگ کی تو مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں ان سے اس وقت تک لڑوں گا کہ میری گردن میرے بدن سے الگ ہو جائے۔

(مدارج النبوت، قسم سوم، باب ششم، ج۲،ص۲۰۶، ۲۰۷ملخصاً)

سوال: والدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہو گا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔"

(سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص۳۷۴)

سوال: امتِ محمدیہ کا سب سے پہلا فساد کون سا ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین وزہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی الجود والسخاء، الحدیث ۱۰۸۴۴، ج۷، ص۴۲۷)

سوال: سب سے پہلا حق وجودِ اولاد (اولاد کی پیدائش) سے بھی پہلے مرد پر کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلا حق وجودِ اولاد (اولاد کی پیدائش) سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رَذِیْل کم قوم (پنچ ذات) سے نہ کرے کہ بری رگ (بری نسل) ضرور رنگ لاتی ہے۔(مَشْعَلَۃُ الْإِرْشَادِ فِيْ حُقُوْقِ الْأَوْلَادِ ص ۱۵)

سوال: سب سے پہلا حق بعدِ موت میت کا کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلا حق بعدِ موت میت کے جنازے کی تجہیز (۲)، غسل و کفن و نماز و دفن ہے اور ان کاموں میں سنن و مستحبات کی رعایت جس سے اس کے لئے ہر خوبی و برکت و رحمت و وسعت کی امید ہو۔(الحقوق لطرح العقوق ص ۳۹)

سوال: سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرّر کیا، وہ کون سا ہے؟

جواب: سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرّر کیا، نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں، وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔(اس میں ایسی نشانیاں ہیں) جو اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ

پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تواِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے۔ اور وُحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتی کہ کتّے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبۂ معظمہ کی طرف کھچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیا اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ انہیں آیات میں سے مقامِ ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔ اور مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدمِ مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مَس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجنایت کرکے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے، نہ اس پر حد قائم کی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے۔"

(خزائن العرفان پ٤، اٰل عمران: ٩٦-٩٧ کی تفسیر)

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَۚ(۹۶) فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًاؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ(۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکّہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور

جواِس میں آئے اَمان میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔(پ٤،اٰل عمران: ٩٦۔٩٧)

سوال: بنی اسرائیل میں سب سے پہلا نقصان کون سا ہوا؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالِک و مختار، باِذنِ پَروَردگار غیبوں پر خبردار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا اِرشادِ عبرت بُنیاد ہے: بنی اسرائیل میں جو سب سے پہلا (دین میں) نقصان آیا وہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے ملتا اور (کسی گناہ کو دیکھ کر) اسے کہتا: اللہ عزوجل سے ڈر اور ایسا نہ کر کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں۔ اگلے دن اُسے گناہ کرتا دیکھنے کے باوُجود وہ اُس کے ساتھ اپنے تعلُّقات، کھانے پینے اور نِشَست وبرخاست کی وجہ سے مَنع نہ کرتا، جب (عام طور پر) اُنہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالٰی نے اُن کے دل ایک دوسرے کے ساتھ خَلط کر دیئے۔ (یعنی نافرمانوں کی نُحُوست سے فرمانبرداروں کے دل بھی وَیسے ہی ہو گئے) پھر حُضُور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے تائید میں قراٰنِ کریم کی یہ آیات پڑھیں:

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ(۷۸) كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ(۷۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زَبان پر، یہ بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا۔ جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔(پ٦ المآئدۃ: ٧٨۔٧٩)

پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! تم ضَرور نیکی کا حکم دیتے رہو اور گناہوں سے مَنع کرتے رہو اور ظالم کو ظُلم سے روکتے رہو اور اُس کو حقّ بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل بھی خَلط (یعنی نافرمانوں کی نُحُوست سے اُنہیں جیسے) کردے گا اور تم پر بھی لعنت فرمائے گا، جیسے ان پر لعنت فرمائی۔

(اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْھَقِی ج۱۰ ص۱۵۹ حدیث۲۰۱۹۶، ابوداؤد ج۴ ص۱۶۳، ۱۶۲ حدیث۴۳۳۷، ۴۳۳۶)

سوال: دُنیا میں سب سے پہلا اخبار کہاں سے اور کون سا نکلا؟

جواب: اَخبار کی تاریخ بَہُت پُرانی ہے، ایک اندازے کے مطابق ۱۰۴ء میں چین کے اندر کاغذ کی اِیجاد ہوئی، سب سے پہلا چھاپہ خانہ (Printing Press) وہیں بنا اور ایک تحقیق کے مطابِق سب سے پہلا مطبوعہ اخبار بھی چین ہی میں بَنام "گزٹ ٹی پاؤ" (یعنی مَحَل کی خبریں) جاری ہوا۔ بَرِّعظیم پاک وہند کے پہلے اردو اخبار کا نام "جامِ جہاں نُما" ہے جس کا سنِ اشاعت مارچ ۱۸۲۲ء ہے۔ (اخبار کے بارے میں سوال جواب ص۲)

سوال: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضہ انور پر سب سے پہلا گنبد کب تعمیر ہوا؟

جواب: سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بدعتِ حَسَنہ ہے کیوں کہ وہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اس کی مختصراً معلومات بھی حاصِل کر لیجئے۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر سب سے پہلا گنبد شریف ۶۷۸ ہجری بمطابق ۱۲۶۹ء میں تعمیر ہوا اور اس پر زَرد رنگ کروایا گیا اور وہ پیلا گنبد کہلایا،

پھر مختلف ادوار میں تَغَیُّر وتَبَدُّل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ ہجری بمطابق ۱۴۸۳ء میں کالے پتھر سے نیا گنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عُشّاق اُس کو قُبَّۃُ البَیضایا" گنبدِ بَیضاء "یعنی سفید گُنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ ہجری بمطابق ۱۵۷۲ء میں انتہائی حسین گنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتّھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالِباً میناکاری کے دلکش و جاذبِ نظر منظر کے باعث وہ رنگ برنگا گنبد کہلایا۔ ۱۲۳۳ ہجری بمطابق ۱۸۱۸ء میں از سرِ نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس پر سبز رنگ کیا گیا۔ جو اَلْقُبَّۃُ الْخَضْراء یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں ردّو بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدّام کے ہاتھوں اُوپر جاکر لِپَٹ جاتا ہے۔ گنبد خَضْرا جو کہ یقیناقطعاًبدعتِ حَسَنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرجَع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ جو اس کو عِناداً (یعنی بُغض کی وجہ سے) مٹانا چاہے گا اِن شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مِٹ جائے گا۔

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان ص ۱۱۱۱۔۱۱۱۳)

گنبدِ خَضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

سوال: انسانی معلومات کا سب سے پہلا ذریعہ کون سا ہے؟

جواب: انسانی معلومات کا سب سے پہلا ذریعہ مشاہدہ ہی ہے، کہ انسان جب آنکھ کھولتا ہے تو چیزوں کو دیکھتا ہے۔ (عقیدۂ آخرت ص ۳۰)

سوال: سب سے پہلا گناہ کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا جنادہ بن ابو امیۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حسد وہ سب سے پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی گئی، ابلیس ملعون نے حضرت سیِّدُنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حسد کیا، پس اسی حسد نے ابلیس کو نافرمانی پر اُبھارا۔(درمنثور، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱، ۳۴/۱۲۵)

سوال: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان سب سے پہلا حجاب کس چیز کا ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان سب سے پہلا حجاب ”بندے کا نفس“ ہے۔(اِحْیَاءُ الْعُلُوم مترجَم (جلد: ۳ص ۱۲۱۴)

سوال: بچہ سب سے پہلے کس کو پکارتا ہے؟

جواب: بچے کا حال اپنی ماں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو پہچانتا ہے نہ کسی دوسرے کی گود میں آتا ہے اور نہ کسی دوسرے پر بھروسا کرتا ہے اور جب ماں کو دیکھتا ہے تو فوراً اس کے دامن سے لپٹ جاتا ہے اور جدا نہیں ہوتا۔ اگر ماں کی غیر موجودگی میں کوئی پریشانی آجائے تو سب سے پہلے ماں کو پکارتا ہے اور دل میں سب سے پہلا خیال ماں کا ہوتا ہے کہ وہی اس کی فریاد سننے والی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کو ماں کی ذمہ داری اور شفقت پر ایسا اعتماد ہوتا ہے جسے وہ اپنی سمجھ سے خود جان لیتا ہے بلکہ یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ اعتماد اس کی طبیعت بن جاتا ہے۔ اگر اس سے ان باتوں کی وضاحت پوچھی جائے تو انہیں الفاظ کی صورت میں نہ تو بیان کر سکتا ہے نہ ہی اس کی تفصیل اپنے ذہن میں لا سکتا ہے کیونکہ یہ سب باتیں اس کی سمجھ سے بالاتَر ہیں۔

(اِحْیَاءُ الْعُلُوم مترجَم (جلد: ۴ص ۷۸۲)

سوال: علم کا سب سے پہلا درجہ کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم کا سب سے پہلا درجہ خاموشی، دوسرا توجہ سے سننا اور یاد کرنا، تیسرا اس پر عمل کرنا اور چوتھا اسے پھیلانا اور اس کی تعلیم دینا ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد: ۶ ص ۵۰۴)

سوال: بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ کون سا ہے؟

جواب: بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لئے ماں کی تعلیم و تربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ لٰہذا ہر ماں کا فرض منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی بہترین تربیت کرے اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گناہ گار ہو گی۔ (جنتی زیور ص ۸۶)

سوال: جب کفارِ قریش جنگِ بدر کے لئے نکلے تو کس نے سب سے پہلا کھانا بنوایا؟

جواب: جب کفارِ قریش جنگِ بدر کے لئے نکلے تو وہ سال قحط کا تھا اور لشکر کا کھانا قریش کے دولت مند افراد نے ہر ہر پڑاؤ پر اپنے ذمہ لے لیا تھا۔ مکۂ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جس کے لئے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے، پھر صَفْوان نے عُسْفان کے مقام میں نو اونٹ، پھر سَہْل نے قُدَیْد کے مقام میں دس اونٹ ذبح کئے، یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہو گیا تو ایک دن ٹھہرے رہے، وہاں شَیْبَہ کی طرف سے کھانا ہوا اور نو اونٹ ذبح ہوئے، پھر اَبْواء کے مقام میں پہنچے، وہاں مِقْیَس جُمَحِی نے نو اونٹ ذبح کئے۔ حضرت عباس کی طرف سے بھی دعوت ہوئی، اس وقت تک آپ مشرف بہ

اسلام نہ ہوئے تھے، آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے، پھر حارث کی طرف سے نو، اور ابوالبَخْتَرِی کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ذبح ہوئے۔

(قرطبی، محمد، تحت الآیة: ۳۲، ۸ / ۱۸۲، الجزء السادس عشر)

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حقوق کے بعد بندے پر سب سے پہلا حق کس کا ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق کے بعد بندے پر سب سے پہلا حق اس کی والدہ کا ہے۔ والدہ کے حقوق سے متعلق تین فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیش خدمت ہیں:

(۱) "ماں کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔"

(مسند امام احمد، حدیث معاویة بن جاهمة، ۵ / ۲۹۰، حدیث: ۱۵۵۳۸)

(۲) "ماں کی خدمت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرو جب تم ایسا کرلوگے تو تم حاجی، مُعْتَمِر (یعنی عمرہ کرنے والے) اور مجاہد کا مرتبہ پالوگے۔" (معجم اوسط، ۲ / ۱۷۱، حدیث: ۲۹۱۵)

(۳) "مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے۔"

(مستدرک حاکم، کتاب البر والصلة، باب بِرّاُمّک۔۔۔الخ، ۵ / ۲۰۸، حدیث: ۷۳۲۶)

سوال: سب سے پہلا جھوٹ کس نے بولا؟

جواب: سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۴۵۳)

سوال: سب سے پہلا شکر کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلا شُکْر نِعْمَت کی پہچان ہے اس طرح کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک ہے نہ کوئی مَدَدگار۔ کیونکہ اس بات کی نفی خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کِتاب میں فرمائی ہے کہ ہر شے سے پہلے وُہی تھا، اس کے کسی فعل میں کوئی اس کے ساتھ شریک نہ تھا اور نہ کسی شے کی تخلیق میں کوئی اس کا مددگار تھا۔ کیونکہ ہر قسم کی تنگی وخوشی اس کی جانِب سے نازِل ہوتی ہے اور اسی کا ہر حُکم بندوں پر جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی شریک و مددگار کی نفی کے مُتَعَلّق اِرشَاد فرمایا:

وَ مَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ (پ ۲۲، سبا: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصّہ اور نہ اللّٰہ کا ان میں سے کوئی مددگار۔

(قوت القلوب ج۲ ص۲۲۱)

سوال: ملوکِ غسان میں سب سے پہلا بادشاہ کون ہے؟

جواب: اوس و خزرج کے بعض قبیلوں نے ملکِ شام میں ایک چشمہ پر جس کا نام غسان تھا ڈیرہ ڈالا اور اس علاقہ کے کچھ شہروں پر قبضہ کرلینے کے بعد ایک عظیم الشان سلطنت قائم کردی اور ملوکِ غسانیہ کے معزز نام سے مشہور ہوگئے۔ ملوکِ غسان میں سب سے پہلا بادشاہ جفنہ ہوا ہے اور سب سے آخری بادشاہ جبلہ بن الایہم، وہ پہلے بت پرست تھے، پھر رومی بادشاہوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اپنا قدیم مذہب چھوڑ کر عیسائی ہوگئے تھے۔ قریش مکہ کے بعد سب سے زیادہ جن کو اسلام کی قوت توڑ دینے اور اس کو صفحہ ہستی سے

مٹادینے کی فکر تھی وہ ملوکِ غسان تھے، عرب کے دوسرے قبیلے اگرچہ مقابلہ کے لیے آمادہ ہوئے تھے لیکن ان کے پاس باقاعدہ لشکر نہ تھا اور نہ کسی قسم کا اہم سازوسامان تھا مگر غسانیوں کی سلطنت نہایت باقاعدہ اور منظم تھی اور ان کا لشکر بھی آراستہ تھا، اور سب سے زیادہ یہ کہ ایک زبردست بادشاہ قیصرِ روم سے ان کے تعلقات تھے جو ہر وقت ان کی امداد پر آمادہ اور مستعد تھا۔

ملکِ غسان مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے سوچ ہی رہا تھا کہ اسی دوران میں سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد حضرت شجاع بن وہب الاسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے نام حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خط لے کر ایسے وقت میں پہنچے جب کہ قیصرِ روم کسریٰ کے مقابلہ سے فارغ ہو کر شکرانہ ادا کرنے کے لیے بیت المقدس آیا ہوا تھا اور غسان کا بادشاہ اس کی دعوت کے انتظام میں مشغول تھا، اسی سبب سے کئی روز تک حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد حضرت شجاع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وہاں ٹھہرنا پڑا اور کئی روز تک رسائی نہ ہو سکی، آخر کسی طرح ایک روز حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد ملکِ غسان کے سامنے پیش ہوئے اور انہوں نے جو نامہ مبارک اس کو دیا اس کا مضمون یہ تھا:

"اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اِلٰی اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ يَبْقٰى لَكَ مُلْكُكَ"

یعنی میں تم کو صرف ایک خدا پر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہوں، اگر تم ایمان لے آئے تو تمہارا ملک تمہارے لیے باقی رہے گا۔

شاہِ غسان سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خط پڑھ کر بھڑک اٹھا اور غصہ سے کہا کہ میرا ملک کون چھین سکتا ہے میں خود مدینہ پر حملہ کروں گا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا اور قاصد سے کہا کہ جا کر یہی بات محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہہ دینا۔

حضرت شجاع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر جب میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے غسان کے بادشاہ کی پوری کیفیت بیان کی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بَادَ مُلْکُہ'' یعنی اس کا ملک تباہ و برباد ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب ششم، ۲/۲۲۸)

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں سب سے پہلی کون سی کتاب لکھی ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے آٹھ سال کی عمر میں عِلمِ نحو کی مشہور کتاب ھِدَایَۃُ النَّحْو کی شَرح عربی زبان میں تحریر فرمائی تھی۔

(سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں قسط۱۷ص۳۱)

سوال: ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا فتویٰ کب لکھا؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سعادت مند شاگرد مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت مولانا محمد ظفر الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلا فتویٰ ۱۳۲۲ھ میں لکھا اور اعلی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کیا حُسنِ اتفاق سے بالکل صحیح نکلا۔ اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فتویٰ کو لے کر میرے پاس خود تشریف لائے اور ایک روپیہ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: مولانا! سب سے پہلا فتویٰ جب میں نے لکھا تھا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے شیرینی

کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا تھا۔ آج آپ نے جو فتوی لکھا یہ پہلا فتوی ہے اور مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل صحیح ہے۔اِس لئے اِسی اتباع میں ایک روپیہ آپ کو شیرینی کھانے کیلئے دیتا ہوں،خوشی کی وجہ سے میری زبان بند ہوگئی اور میں کچھ بول نہ سکا،اس لئے کہ فتوی پیش کرتے وقت میں خیال کررہا تھا کہ خدا جانے کہ جواب صحیح لکھا ہے یا غلط، مگر خدا کے فضل سے وہ صحیح اور بالکل صحیح نکلا اور پھر اس پر انعام اور وہ بھی ان الفاظِ کریمہ کے ساتھ کہ "میرے والدِ ماجد نے مجھے اوّل فتویٰ پر انعام(Gift) دیا تھا،اس لئے میں بھی اوّل فتویٰ صحیح پر انعام دیتا ہوں"۔ حق یہ ہے کہ ایک خادم کی وہ عزّت افزائی ہے جس کی حد نہیں اور پھر اس عزّت افزائی کو ہمیشہ بر قرار رکھا۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۱۱۰)

سوال: جب صدر الشریعہ پر غشی طاری ہوئی تو ہوش آنے پر آپ نے سب سے پہلے کیا دریافت فرمایا؟

جواب: سفر ہو یا حَضَر صدرُالشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کبھی نَماز قضانہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتَلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ دوپہَر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُالعزیز علیہ رحمۃ اللہ الحفیظ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ ،بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے ؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں ؟ حافِظِ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظِ ملّت

عَلَيْهِ رَحمَۃ ربِّ الْعِزَّت نے دریافت کیا : کیاحُضور کو کہیں درد ہے ، کہیں تکلیف ہے ؟فرمایا:"(بَہُت بڑی)"تکلیف ہے کہ ظہر کی نَماز قَضا ہوگئی۔"حافِظِ ملّت عَلَيْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی: حُضور بیہوش تھے۔بیہوشی کے عالم میں نَماز قضا ہونے پر کوئی مُؤاخَذہ (قیامت میں پوچھ گچھ) نہیں۔فرمایا: آپ مُؤاخَذہ کی بات کررہے ہیں وقتِ مُقَرّرہ پر دربارِ الٰہی عزوجل کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔(تذکرہ صدر الشریعہ عَلَيْهِ رَحْمَۃُ رَبِّ الوَرٰی ص ۳۰)

سوال: شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فارغ التحصیل ہونے کے بعد سب سے پہلے کس مدرسہ میں مدرس ہوئے ؟

جواب: شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد سب سے پہلے مدرسہ اسحاقیہ جودھ پور (راجھستان)میں مدرس ہوئے۔درس نظامی کا افتتاح فرمایااور مدرسہ ترقی کی راہ پر چل نکلا تھا کہ اچانک جودھ پور میں ہندو مسلم فساد ہونے کی وجہ سے بہت سے بیرونی علماء کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو گرفتار کیا گیا اور بعد میں اشتعال انگیز تقریر کرنے کا الزام لگا کر حکومت نے شہر بدر کردیا جس سے مدرسہ کو بھی نقصان ہوا اور مولانا موصوف کو بھی وہاں سے آنا پڑا۔(بہشت کی کنجیاں ص ۱۵)

سوال: امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے شادی کا دعوت نامہ سب سے پہلے کس کے نام لکھا؟

جواب: ایک مرتبہ مَدَنی مذاکرے کے دوران امیر اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے عرض کی گئی کہ حضور! آپ نے شادی کا دعوت نامہ سب سے پہلے کس کے نام لکھا؟

تو کچھ یوں ارشاد فرمایا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جب سے ہوش سنبھالا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے سے میری مَحبّتیں سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے ہی ہیں، یقیناً سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ہر مسلمان کو محبت ہے اور ہونی بھی چاہیئے کہ "لااِیمانَ لِمَنْ لا مَحَبَّۃَ لَہ (یعنی جسے سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت نہیں اس کا ایمان کامل نہیں) ہر ایک کی محبت کا اپنا انداز ہوتا ہے، میرا بھی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا ایک انداز تھا کہ میں چاہتا تھا کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں دعوت پیش کروں۔ لیکن سوچتا تھا کہ کیسے پیش کروں؟ میں مسلسل یہ سوچتا رہا پھر آخر کار مجھ سے جو ممکن ہوا میں نے شادی کارڈ پر اَلقابات لکھے اور ایک مدینے کے مسافر کے ہاتھ "شادی کارڈ" مدینے شریف بھیج دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ایک اسلامی بھائی نے سنہری جالیوں کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ نکاح والے دن میری عجیب کیفیت تھی میں مضطرب تھا کہ میرے میٹھے میٹھے، من موہنے، آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کب تشریف لاتے ہیں؟ بس یہ میرا ایک انداز تھا۔

(قسط ۳ سنت نکاح، تذکرہ امیر اہلسنّت ص ۲۰)

اللہ عَزّوَجَلَّ کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سوال: امیر اہل سنت نے سب سے پہلا بیان کس موضوع پر کیا تھا؟

جواب: امیر اہل سنت فرماتے ہیں: مجھے اِسراف سے بچنے کا ایسا جَذبہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی کا جو سب سے پہلا مذہبی بیان کیا اس کا موضوع ہی اِسراف اور فضول خرچی تھا،

اگرچہ اس وقت دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی، میرا ابھی لڑکپن ہی تھا، پھر بھی میں نے اپنے بیان کا یہی موضوع لیا تھا۔ اللہ کریم ہمیں اِسراف اور فضول خرچی سے بچائے۔ اگر ہم کفایت شعاری سیکھ لیں تو اس کی برکت سے ہمارے کافی مَسائل حل ہو جائیں، نہ پانی کی تنگی ہو نہ اناج کی کمی، نہ مہنگائی ہو نہ معاشی پریشانیاں اس کے علاوہ بھی کئی چیزوں سے بچت ہو جائے۔

(مدنی مذاکرہ قسط ۱۰۱ سنسنی خیز مَناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہیے؟ ص ۱۳)

سوال: امیر اہل سنت نے سب سے پہلا مَدَنی مذاکرہ کب کیا تھا؟

جواب: امیر اہل سنت فرماتے ہیں: تاریخ تو مجھے یاد نہیں، البتہ اتنا پتا ہے کہ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بننے سے بھی پہلے میں مَدَنی مذاکرہ کیا کرتا تھا اور اس وقت ہمارا طریقہ کار یہ تھا کہ ہم ہر ہفتے سُوال جواب کا اِجتماع منعقد کیا کرتے تھے۔

(مدنی مذاکرہ قسط ۱۰۸ دنیا بھر میں گناہ عام ہونے کی وجہ ص ۱۸)

سوال: دعوتِ اسلامی میں جو سب سے پہلا درس ہوا وہ کس کتاب سے ہوا؟

جواب: دعوتِ اسلامی میں جو سب سے پہلا درس ہوا، وہ مدنی درس حضرتِ سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَالِی کی کتاب مُکَاشَفَۃُ الۡقُلُوۡب سے ہوا تھا۔

(قسط ۲۴ کتے کے متعلق شرعی اَحکام ص ۱۰)

سوال: دعوتِ اسلامی کا سب سے پہلا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع کہاں ہوا؟ اور سب سے پہلا مدنی قافلہ کہاں گیا؟

جواب: شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں:) دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین

مَدَنی مَرکز جامِع مسجِد گلزارِ حبیب (سولجر بازار، بابُ المدینہ کراچی) میں جب دعوتِ اسلامی کا سب سے پہلا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اِجتماع ہوا اور اِجتماع کے اِختتام پر مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی تَرغیب دِلائی گئی تو کم و بیش ۱۰۰ اِسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ تیار ہو کر میرے ساتھ مَدَنی قافلے میں چل پڑے۔ دعوتِ اسلامی کا پیغام لے کر یہ مَدَنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) کے مُضافاتی علاقے ملیر پہنچا۔ اس مَدَنی قافلے میں مبلغ کے نیت کروانے پر تقریباً ۴۰ اِسلامی بھائیوں نے داڑھی شریف رکھنے کی نیت کی۔ پھر بابُ المدینہ (کراچی) سے باہر سب سے پہلا مَدَنی قافلہ اَندرونِ سندھ گھوٹکی اور پھر بدین پہنچا، اس کے بعد حیدر آباد، پھر قَریہ بہ قَریہ، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک مَدَنی قافلے سفر کرنے لگے تو یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا پیغام اور مَدَنی کام دُنیا بھر میں عام ہوتا گیا۔

(مدنی مذاکرہ قسط ۳۵ اِنسان کو فِرِشْتَہ کھنا کیسا؟ ص۶)

سوال: امیر اہلِ سنت نے اپنی زِندگی میں سب سے پہلا رِسالہ کون سا تحریر فرمایا ہے؟

جواب: امیر اہل سنت نے اپنی زِندگی میں سب سے پہلا رِسالہ "تذکرۂ امام احمد رضا "بسلسلۂ یومِ رضا تحریر کیا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۳ ہجری کو مجھے یہ رسالۂ مبارکہ تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

(مدنی مذاکرہ قسط ۶ جنتیوں کی زبان ص۱۵)

سوال: دعوت اسلامی کا سب سے پہلا مدنی کام کون سا ہے؟

جواب: سب سے پہلا مَدَنی کام، جس سے شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی کام کا سلسلہ شروع فرمایا، وہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجْتِمَاع ہے، یہاں سے آپ نے اِجتماعی اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے نیکی کی دَعْوَت کا سلسلہ بڑھایا، پھر مَسَاجِدِ اَہلسنّت میں دَرْس کا سلسلہ شروع ہوا تو اَوّلاً حُجَّۃُ الْاِسْلَام اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَشْہُور تصنیف مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب سے دَرْس دیا جاتا رہا۔ پھر شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گوشۂ تنہائی اپنائی اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کو بے شُمار سُنّتوں کا مجموعہ **فیضانِ سُنّت** کی صُورَت میں عَطا فرمایا۔

(اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام ص ۶۔۷)

سوال: دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ کب اور کہاں قائم کی گئی؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ ۱۹۹۵ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی (باب المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، جامعۃ المدینہ کی مزید شاخیں کُھلتی چلی گئیں۔

(تعارف دعوت اسلامی ص ۳۱۔۳۲)

سوال: دعوت اسلامی کا سب سے پہلا دار الافتاء اہلسنت کب قائم ہوا؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش ۱۰۴ شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ "دارُ الِافتاء اَہلسُنّت" بھی

ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُالاِفتا ۱۵ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ ھ کو جامع مسجد کنزُالاِیمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا۔ (صفر المظفر کے ۲۴ بیانات ص ۵۳۴)

اصلاحی و تبلیغی خُطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ

خُطباتِ مصطفائی

و

خُطباتِ شفیقی

خطیبِ اوّل — مبلّغ اسلام پیرزادہ مُحمّد رضا ثاقب مُصطفائی

حصہ اول

خطیبِ ثانی و مرتب — مولانا محمد شفیق خاں عطّاری مدنی فتح پوری

مَکتبہ دارُالسُّنّہ، دہلی

سب سے آخر

سوال: ازواجِ مطہرات میں سب سے آخر میں کن کا وصال ہوا؟

جواب: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی اور سب کے بعد آخر میں ۶۲ یا ۶۳ ہجری میں حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رحلت فرمائی ان کی وفات کے بعد دنیا امہات المؤمنین سے خالی ہو گئی۔ (الاصابۃ، کتاب النساء، ام سلمۃ بنت ابی امیۃ، ۸/ ۴۰۷)(سیرت مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ص ۶۸۴)

سوال: مہاجرین صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے آخر میں کس کا انتقال ہوا؟

جواب: مہاجرین صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے آخر میں حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال ہوا۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۶۱۵۶، ج ۴، ص ۶۳۱)

جس سال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال ہوا اسی سال ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، حضرت سیدتنا ام سلمہ اور حضرت سیّدُنا امامِ حسن مجتبیٰ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا بھی انتقال ہوا۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، سعد بن مالک ابی وقاص، ج ۲۰، ص ۳۷۱)

سوال: کھانے کے بعد سب سے آخر میں کون ہاتھ دھوئے؟

جواب: میزبان کو چاہیے کہ کھانے سے قبل دیگر لوگوں سے پہلے اور بعد میں سب سے آخر میں ہاتھ دھوئے کہ) حضرت سیّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے کھانے سے قبل باقی لوگوں سے پہلے ہاتھ دھوئے اور فرمایا: ”کھانے سے قبل سب سے پہلے میزبان کا ہاتھ

دھونا بہتر ہے۔ ''کیونکہ وہ لوگوں کو اپنے کرم کی طرف بلاتا ہے تو مناسب ہے کہ وہ ہاتھ بھی سب سے پہلے دھوئے اور کھانے کے بعد سب سے آخر میں دھوئے تاکہ اگر کوئی کھانے والا آجائے تو اس کے ساتھ کھا سکے۔ (احیاء العلوم ج۲ ص۵۲۔۵۳)

سوال: بازار میں تاجر کب داخل ہو اور کب نکلے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم سے ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ ہونا کیونکہ یہ شیطان کے فساد برپا کرنے کی جگہ ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔''

(اتحاف السادۃالمتقین، ۶/۴۳۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سوال: اگر کوئی عورت یکے بعد دِیگرے ایک سے زیادہ مَردوں کے نِکاح میں آئی تو وہ کس شوہر کے ساتھ رہے گی؟

جواب: اگر کوئی عورت یکے بعد دِیگرے ایک سے زیادہ مَردوں کے نِکاح میں آئی تو اس میں دو قول ہیں: ایک قول کے مُطابِق جس کے نِکاح میں سب سے آخر میں تھی جنَّت میں اُسی کے ساتھ ہو گی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: عورت جنَّت میں اپنے اس شوہر کے نکاح میں دی جائے گی جو دُنیا میں اس کا سب سے آخری شوہر تھا۔

(فتاویٰ اہلسنَّت، سلسلہ نمبر ۷، ص۲۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

سوال: نبیِّ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو سب سے آخر میں کس سے ملاقات فرماتے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: نبیِّ اَکرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات فرماتے۔

(اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، اذا سافر النبی...الخ، ج۴، ص۱۴۱، الحدیث: ۴۷۹۲)

سوال: سب سے آخر میں کون سی آسمانی کتاب نازل ہوئی؟

جواب: سب سے آخر میں قرآنِ مجید نازل ہوا۔

سوال: سب سے آخری دین کون سا ہے؟

جواب: آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دین سب سے آخری دین ہے۔

سوال: قرآنِ پاک کی کون سی آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی؟

جواب: سب سے آخر میں سورۂ بقرہ کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۱)

(الشفاء، فصل واعلم ان من استخف بالقرآن الخ، الجزء الثانی، ص۲۶۴ ماخوذاً)

سوال: جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سب سے آخر میں دارِ بقا کی جانب کوچ فرمایا وہ کون ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے جن صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان نے سب سے آخر میں دارِ بقا کی جانب کوچ فرمایا ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆حضرت سیِّدُنا بریدہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (متوفی ٦٢ھ) کا خراسان میں وصال ہوا۔(المعجم الکبیر، الحدیث:١١٥٠، ج ٢، ص ١٩)

☆حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اوفی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (متوفی ٨٦ھ) کا کوفہ میں وصال ہوا۔(تاریخ مدینه دمشق، ج ٣١، ص ٤٨)

☆حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (متوفی ٩١ھ) کا سو سال کی عمر میں مدینۂ منورہ میں۔

(المستدرک، کتاب معرفة الصحابه، ذکر سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه، الحديث: ٦٤٤٤، ج ٣، ص ٦٦٢)

☆حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (متوفی ٩٣ھ) کا بصرہ میں۔

(المعجم الکبیر، الحدیث: ٧١٧، ج ١، ص ٢٥٠)

☆اور حضرت سیِّدُنا ابو طفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ (متوفی ١٠٠ھ) کا وصال مکہ مکرمہ میں سب سے آخر میں ہوا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کان النبی صلی الله علیه وسلم ابیض ملیح الوجه، الحدیث: ٢٣٤٠، ص ١٢٧٥)

☆...حضرت سیِّدُنا ابو قرصافہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا شام میں۔

کتاب الثقات لابن حبان، کتاب الصحابة، باب الواو، الرقم ١٣٩٧ واثلة بن الاسقع، ج ١، ص ٤٢٦ (ابو قرصافة)

☆...حضرت سیِّدُنا ابیض بن حمال مازنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا یمن میں۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ١٧١٦ ابیض بن حمال المازنی، ج ٦، ص ٥٧ باختصار

سوال: سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟

جواب: سب سے آخر میں حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو موت آئے گی۔
(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، ماورد فی کتاب اللہ الخ، ۲۰۲/۱۔ الحبائک فی اخبار الملائک، ص ۲۷۲۔۲۷۳)

سوال: سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوتے وقت سب سے آخر میں کون سے کلمات پڑھا کرتے تھے؟

جواب: ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوتے وقت سب سے آخر میں یہ کلمات پڑھا کرتے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دایاں ہاتھ رخِ انور تلے ہوتا اور حالت یہ ہوتی گویا اسی رات روحِ اقدس پرواز کر جائے گی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ، مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوقَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ، اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب الدعاء عند النوم، الحدیث: ۶۸۸۹، ص ۱۱۴۹)

سوال: وہ شخص کون ہیں جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبر انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر آئے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا قُثَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخص تھے جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبر انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر آئے تھے، چُنانچہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کارُوئے منور، قبر اطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر انور میں اپنے لبہائے مبارکہ کو جنبش فرمارہے تھے (یعنی مبارک ہونٹ ہل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے: "ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" (یعنی پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)" نیز فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جب میری وفات ہو جائے گی تو اپنی قبر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: یا ربِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت۔ یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔"

(کنزالعمال، کتاب القیامۃ، الشفاعۃ، الحدیث: ۳۹۱۰۸، ج۷، الجزء: ۱۴، ص۱۷۸، مدارج النبوۃ، ج۲، ص۴۴۲)

سوال: سب سے آخری نبی کون ہیں؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتَمُ النّبیّین ہیں یعنی اللہ تعالٰی نے نبوّت کا سلسلہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم فرمادیا۔

(بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنّت ص۱۳)

سوال: سلطانِ بحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سب سے آخری مال کہاں سے آیا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا امام جمال الدین ابو الفرج ابن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جو سب سے آخری مال

آیا وہ بحرین کے آٹھ لاکھ درہم تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے درہم تقسیم فرمادیے۔ لہٰذا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں بیت المال نہیں تھا نہ ہی حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں تھا اور جس نے سب سے پہلے بیت المال قائم فرمایا وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، الباب التاسع والثلاثون، ص۹۷، تاریخ الخلفاء، ص۱۰۸)

سوال: حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے آخری حج کن کے ساتھ کیا؟

جواب: اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے آخری حج اُمہات المؤمنین کے ساتھ کیا۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۵۴)

سوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی سب سے آخری تحریر کیا تھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی ایسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جس سَمت آ گئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کوئی صبح ایسی نہ تھی جس کی اِبتدا نامِ اِلٰہی تحریر کرنے سے نہ ہوتی اور کوئی دِن ایسا نہیں تھا جس کے اِختتام پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُرُود شریف تحریر نہ کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زندگی کی سب سے آخری تحریر جو ۲۵ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ سن ہجری جمعۃ المبارک کے

دِن وِصالِ باکمال سے چند لمحات پہلے لکھی وہ یہ تھی: صَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِيْن۔

سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ! آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ کی روزانہ کی جو آخری تحریر ہوتی تھی بوقتِ وصال بھی وہی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ کتنے بڑے عاشقِ الٰہی اور عاشقِ رسول تھے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳ / ۲۹۲ ماخوذاً)

سوال: حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سب سے آخری اولاد کون ہیں؟

جواب: حضرت ابراہیم **رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ** آنحضرت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سب سے آخری اولاد ہیں۔ ذی الحجہ ۸ھ میں مقام عالیہ میں جہاں ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رہا کرتی تھیں پیدا ہوئے۔ اسی سبب سے عالیہ کو مشربہ ام ابراہیم بھی کہنے لگے تھے۔ ابو رافع کی بیوی سلمیٰ نے جو آنحضرت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم یا آپ کی پھوپھی صفیہ کی لونڈی تھیں دایہ گری کی خدمت انجام دی۔ جب ابو رافع نے رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ان کی ولادت کی بشارت دی تو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ابو رافع کو ایک غلام عطا فرمایا۔ ساتویں دن عقیقہ دیا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی اور حضرت ابراہیم کے نام پر ابراہیم نام رکھا۔ (سیرتِ رسول عربی ص ۶۲۲۔۶۲۳)

سوال: بارہ اِماموں رَضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن میں سب سے آخری امام کون ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدنا امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارہ اِماموں رَضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے آخری امام اور خلیفۃ اللہ ہیں، آپ کا اسمِ گرامی ''محمد'' والِد صاحب کا نام ''عبد اللہ'' اور والدہ صاحبہ کا نام ''آمنہ'' ہو گا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نسبتاً سَیِّد، حَسَنی، حضرتِ سیِّدَتنا بی بی فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اَولاد سے ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرتِ سیِّدنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کچھ تعلُّق ہو گا۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا ظہور ہو گا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت سات یا آٹھ یا نو سال ہو گی۔ اس کے بعد آپ کا وِصال ہو جائے گا۔

حضرتِ سیِّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ رِوایات میں ہے کہ جب تمام علاماتِ صغریٰ واقع ہو چکیں گی، تو اس وقت نصاریٰ (عیسائیوں) کا غلبہ ہو گا، رُوم و شام اور تمام ممالکِ اسلام، حَرَمین شریفین کے علاوہ سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ تمام زمین فتنہ و فساد سے بھر جائے گی، اس وقت اَبدال بلکہ تمام اَولیاءُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سب جگہ سے سمٹ کر حَرَمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی رمضان شریف کا مہینہ ہو گا، اَبدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرتِ سیِّدنا امام مہدی بھی جن کی عمر مبارک اس وقت چالیس سال ہو گی وہاں ہوں گے۔ اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم انہیں پہچان کر درخواستِ بیعت کریں گے، آپ انکار فرمائیں گے، دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی ''ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللہِ الْمَھْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْہٗ'' یہ اللہ عَزَّوَجَل کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ اب

تمام اَولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اور اہلِ اسلام آپ کے دَستِ مبارک پر بیعت کریں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملکِ شام تشریف لے جائیں گے۔ (ہمارا اسلام، علامات قیامت، حصہ ۵، ص ۲۸۷)

سوال: حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے آخری خطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے آخری خطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: اللہ تعالٰی نے تمہیں دنیا محض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیاری کرو اور اس لئے عطا نہیں کی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بیشک دنیا محض فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا منقطع (ختم) ہونے والی ہے۔ (تجهیز و تکفین کا طریقه ص ۲٦۴)

سوال: مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات مبارکہ کا سب سے آخری سریہ کون سا تھا؟

جواب: ''اُبْنٰی'' جو ''بُلْقَآء'' کے قریب شَرَاہ کے علاقہ اور ملک شام میں واقع ہے میں مقیم لوگوں کی جانب حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قیادت میں یہ لشکر تیار کیا گیا۔ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات مبارکہ کا یہ سب سے آخری سریہ تھا۔ (فیضان صدیق اکبر ص ۳۴۳۔۳۴۴)

سب سے افضل

سوال: سب سے افضل دن کون سا ہے؟

جواب: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جمعہ تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن ہے، اسی میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت آئے گی، لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درودِ پاک میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی "یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہمارا درودِ پاک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تک کیسے پہنچے گا حالانکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے وصال کو مدت ہو چکی ہوگی۔" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تحقیق اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کھانا حرام فرمادیا ہے۔"

(سنن ابن ماجة، ابواب اقامة الصلوة، باب فی فضل الجمعة، الحدیث:۱۰۸۵، ص۲۵۴۰)

سوال: سب سے افضل ذکر اور دعا کون سی ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے افضل ذکر لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

("سنن الترمذي"، باب ما جاء أنّ دعوة المسلم مستجابة، الحدیث: ۳۳۹۴، ج۵، ص۲۴۸)

سوال: سب سے افضل دعا کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟" فرمایا، "اپنے رب عزوجل سے عافیت اور دنیا وآخرت کی بھلائی کا سوال کیا کرو۔" پھر اس شخص نے دوسرے دن حاضر ہو کر عرض کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل دعا کون سی ہے؟" فرمایا، "اپنے رب عزوجل سے عافیت اور دنیا وآخرت کی بھلائی کا سوال کیا کرو۔" پھر تیسرے دن حاضر ہو کر اس نے یہی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس کی مثل دعا بتائی پھر فرمایا، "جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت مل جائے تو تُو کامیاب ہو گیا۔"

(ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۳، باب (۸۹) ج۵، ص ۳۰۵)

سوال: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے خواہ اس کی ستر پوشی کر کے ہو یا اسے شکم سیر کر کے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم ۳، ج ۳، ص ۸۵)

حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃوالسلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: "یارب عزوجل! کون سا عمل سب سے افضل اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ

پسندیدہ ہے ؟" اللہ عزوجل نے فرمایا:"اے سلیمان !وہ دس خصلتیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم میرے ہر بندے کا تذکرہ بھلائی ہی کے ساتھ کرو اور نہ تو کسی کی غیبت کرو اور نہ کسی کی عیب جوئی کرو۔"تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا:"یارب عزوجل !بقیہ سات چیزوں کو مجھ سے روک لے کیونکہ مجھے ان تین باتوں ہی نے کرب میں مبتلا کر دیا ہے۔"

(کتاب الزھد لابن مبارک ،باب ذکر الانبیاء صلوات علیھم ، رقم ۴۷۱،ص ۱۶۱)

حضرتِ سَیِّدُنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ،صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:"کون سا عمل سب سے افضل ہے ؟"تونور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک باہر نکال کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔(یعنی زبان کی حفاظت کرنا سب سے افضل کام ہے)

(ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، رقم ۸، ج۷، ص ۳۰۔۳۱)

حضور نبئ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی:"کون سا عمل سب سے افضل ہے ؟"ارشاد فرمایا:"مرتے وقت تیری زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر ہو۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، الحدیث ۸۱۵، ج۲، ص ۹۳)

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا،"سب اعمال میں سے سب سے افضل کام کون سے ہیں؟"سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا،"اللہ عزوجل پر ایمان لانا،اس کی تصدیق کرنا، اللہ کی راہ میں

جہاد کرنا اورحجِ بیت اللہ کرنا۔" پھر جب وہ جانے لگا تو حضور سرورِکونین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اسے بلا کر ارشاد فرمایا،"اس کے بعد کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔"

(مجمع الزوائد ، کتاب الایمان ، باب ای العمل افضل الخ ،ج۱،رقم ۲۰۱، ص۲۲۵، ۲۲۴)

شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔"

(جامع الاحادیث،قسم الاقوال،الحدیث:۳۵۵۴،ج۲،ص۱۹)

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"نَماز۔" اس نے پوچھا،"اس کے بعد؟"فرمایا"نَماز۔"اس نے عرض کیا"اس کے بعد؟"فرمایا"نَماز۔"اس نے عرض کیا"اس کے بعد؟"فرمایا"اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔" (مسند احمد ، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص ، رقم ۶۶۱۳ ، ج ۲ ، ص ۵۸۰)

حضرتِ سیدتنا ام فَروہ رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بیعت کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا"کون سا عمل سب سے افضل ہے؟"تو ارشاد فرمایا،"وقت پر نَماز پڑھنا۔"

(سنن ابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ، باب المحافظة علی وقت الصلوات ، رقم ۴۲۶، ج۱، ص ۱۸۶)

حضرتِ سیدناعُبَید بن مَرزُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف میں ایک عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔جب اس کا انتقال ہوا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کے قریب سے گزرے تو دریافت فرمایا، "یہ کس کی قبر ہے؟" تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، "امِ مِحْجَنْ کی۔" فرمایا، "وہی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، "جی ہاں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی قبر پر صف بنانے کا حکم دیا اور اس کی نَماز جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "تونے کون سا کام سب سے افضل پایا؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، "یارسول اللہ! کیا یہ سن رہی ہے؟" ارشاد فرمایا، "تم اس سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اس نے میرے سوال کے جواب میں کہا، "مسجد کی صفائی کو۔"

(الترغیب والترہیب ، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد وتطہیرھا الخ ، رقم ۴ ، ج۱، ص ۱۲۲)

حضرتِ سیدناماعِز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِپاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے سوال کیا گیا کہ "سب سے افضل عمل کونسا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا، "ایک اللہ عزوجل پر ایمان لانا پھر حج مبرور کرنا تمام اعمال پر ایسی فضیلت رکھتے ہیں جیسے سورج طلوع ہونے اور غروب کے درمیان ہوتا ہے۔"

(مسند احمد ، حدیث ماعز رضی اللہ عنہ ، رقم ۱۹۰۳۲ ، ج۷ ، ص ۲۳)

حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ "اَعمال میں سب سے افضل عمل رکوع و سجود کی کثرت کرنا ہے۔"

(عمدۃ القاری، کتاب التھجد، باب طول الصلاۃ فی قیام اللیل، ۵/ ۴۶۸، تحت الحدیث: ۱۱۳۵)

سوال: اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: "اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ "ارشاد فرمایا: "تمہارا لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، الحدیث: ۱۲، ص ۳)

سوال: سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، "سب سے افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔" صحابۂ کرام علیھم الرضوان نے عرض کی، "یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم! زبان کا صدقہ کیا ہے؟" فرمایا، "تمہاری وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رہائی دلا دو، کسی کا خون گرنے سے بچالو اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھادو اور اس سے کوئی مصیبت دور کر دو۔"

(شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، ج۶، رقم ۷۶۸۳۔ ۷۶۸۳، ص ۱۲۴)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلّم نے فرمایا کہ "سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳، ج۱، ص۱۵۸)

حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، "مجھے بتایا گیا ہے کہ اعمال ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے کہ میں تم سب سے افضل ہوں۔"

(ابن خزیمه، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقه علی غیر ها الخ، رقم ۲۴۳۳، ج۴، ص ۹۵)

حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ "رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟" فرمایا، "رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔" پھر پوچھا گیا، "سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟" فرمایا، "رمضان میں صدقہ کرنا۔" (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۳، ج۲، ص۷۲)

حضرتِ سیدتنا ام کلثوم بنت عُقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور رشتہ دار کو دیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ پر ور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی بھی۔" (المستدرک، کتاب الزکاة، باب افضل الصدقة .. الخ رقم ۱۵۱۵، ج ۲ ص ۲۷)

سوال: مؤمنین میں سب سے افضل کون شخص ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو سَعِیْد خُدْرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "مؤمنین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو خرید وفروخت اور قرض کی وصولی یا ادائیگی میں نرمی اختیار کرے۔" (المعجم الاوسط، رقم ۷۵۴۴، ج۵، ص ۳۴۳)

سوال: سب سے افضل مسلمان کون ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل مسلمان کون ہے؟" فرمایا، "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

(بخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل، رقم ۱۱، ج۱، ص ۱۶ بتغیر قلیل)

سوال: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابوسَعِیدر ضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ " فرمایا راہ خدا عزوجل میں اپنی جان اور مال کے ذریعے جہاد کرنے والا۔ " عرض کیا، "پھر کون افضل ہے " فرمایا، "کسی گھاٹی میں گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے رب عزوجل کی عبادت کرنے والا۔"

ایک روایت میں ہے کہ " اللہ عزوجل سے ڈرنے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے والا۔" (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب افضل الناس مومن، الخ رقم ۲۷۸۶، ج۲، ص ۲۴۹)

سوال: امت میں سب سے افضل کون ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''سب سے افضل لوگ کون ہیں؟ '' ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل میں اور میرے صحابہ ہیں۔ '' عرض کی گئی: ''پھر کون افضل ہے؟ '' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ لوگ افضل ہیں جو ان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ '' عرض کی گئی: ''پھر کون؟ '' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ جو ان

کی پیروی کریں گے۔ ''راوی بیان کرتے ہیں: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوتھی مرتبہ جواب دینے سے احتراز فرمایا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۷۹۶۲، ج۳، ص۱۵۵)

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔''

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ...الخ، الحدیث: ۲۵۳۶، ص۱۳۷۳)

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ ''ارشاد فرمایا: ''سچا اور ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' مسلمان۔ عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' سے کیا مراد ہے؟ ''ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔ ''صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کو کون اپنا سکتا ہے؟ ''ارشاد فرمایا: ''جو شخص دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرے۔ ''صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمْ فرماتے ہیں: ''ہم اپنے درمیان صرف حضرت رافع رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو ان صفات کا حامل پاتے ہیں۔ ''پھر عرض کی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کون شخص ان صفات کو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟"ارشاد فرمایا: "اچھے اخلاق والا مسلمان۔" (مسند الشامیین للطبرانی، مسند زید بن واقد الدمشقی، الحدیث:۱۲۱۸، ج۲، ص۲۱۷)

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: "سب سے افضل کون ہے؟ "لوگوں نے عرض کی: "نمازی۔ "فرمایا: "نمازی تو نیک اور گنہگار دونوں ہوتے ہیں۔ "عرض کی: "روزے دار۔ "فرمایا: "روزے دار بھی نیک اور گنہگار دونوں ہوتے ہیں۔ " انہوں نے عرض کیا: "مجاہدین۔ "فرمایا: "مجاہدین بھی نیک اور گنہگار دونوں ہوتے ہیں۔ "پھر خود ہی ارشاد فرمایا: "متقی وپرہیز گار کیونکہ تقویٰ وپرہیز گاری اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی تکمیل کرتے ہیں۔" (مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، الباب السابع والخمسون، ص۱۷۴)

سوال: امت کا سب سے افضل شخص اور سب سے شریر شخص کون ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: جس کی عمر طویل ہو، عمل اچھا ہو، اس سے بھلائی کی امید ہو اور اس کی شر سے امن ہو۔ کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ضرور بتایئے۔ ارشاد

فرمایا: جس کی عمر طویل، عمل بُرا ہو، اس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے بے خوفی نہ ہو۔(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۷، عن ابی بکرۃ)

سوال: کون سا شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے؟

جواب: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ایک شخص وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اس میں اپنے ربّ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالٰی کے حق کو جانتا ہے، یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم دیا، مال نہیں دیا، یہ شخص سچی نیت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا پس یہ اس کی نیت ہے اور ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، ۴/۱۴۶، حدیث:۲۳۳۲)

سوال: بروزِ قیامت نامۂ اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہو گا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ "بیتُ اللہ شریف کا طواف کثرت سے کرو کیونکہ تم بروزِ قیامت اپنے نامۂ اعمال میں اسے سب سے افضل اور سب سے قابلِ رشک عمل پاؤ گے۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "جو بارش میں طواف کے سات چکر لگائے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، الفصل الاول، فی فضائل الحج، ج۱، ص۳۲۳)

سوال: سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟

جواب: سب سے افضل دریا سیحون، جیحون، دجلہ، فرات اور مصر کا دریائے نیل ہیں۔(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۲۸)

سوال: افضل ترین پہاڑ کون سا ہے؟

جواب: سب سے افضل پہاڑ طور ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۲۸)

سوال: سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟

جواب: سب سے افضل چوپایہ گھوڑا ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۲۸)

سوال: افضل ترین مہینہ کون سا ہے؟

جواب: سب سے افضل مہینہ ماہِ رمضان المبارک ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (پ۲، البقرۃ:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۲۸)

سوال: سب سے افضل رات کون سی ہے؟

جواب: سب سے افضل رات شبِ قَدْر ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ (پ۳۰، القدر:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۵۲۸)

سوال: سب سے افضل بات کون سی ہے؟

جواب: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"سب سے افضل بات جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کہی وہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہنا ہے۔"

(الموطأ للامام مالک ،کتاب القرآن ، باب ماجاء فی الدعاء ،الحدیث ۵۰۹ ،ج۱،ص۲۰۳)

سوال: سب سے افضل ہجرت کون سی ہے؟ اور سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا انس بن مالک کی والدہ حضرت سیدتنا اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی:"یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔"تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"گناہوں سے ہجرت کر لو (یعنی انہیں چھوڑ دو) کیونکہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے، فرائض کی پابندی کرتی رہو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے اور اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرتی رہو کیونکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کوئی بندہ ذکر سے زیادہ پسندیدہ شے لے کر حاضر نہیں ہو سکتا۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث:۳۱۳،ج۲۵،ص۱۲۹،"لایأتی العبد" بدلہ"لا تأتی اللہ")

سوال: سب سے افضل عبادت کون سی ہے؟

جواب: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"اللہ عزوجل سے اچھا گمان رکھنا سب سے افضل عبادت ہے اللہ عزوجل اپنے بندے سے ارشاد فرمائے گا کہ میں تیرے ساتھ تیرے گمان کے مطابق معاملہ کروں گا۔"

(جامع الاحادیث، الحدیث:۴۹۵۶،ج۲،ص۲۱۷)

سوال: دین کی کون سی چیز سب سے افضل ہے؟

جواب: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"سب سے بڑی عبادت فقہ یعنی دین میں غوروفکر کرنا اور دین کی سب سے افضل چیز تقویٰ یعنی پرہیز گاری ہے۔"(مجمع الزاوئد،کتاب العلم،باب فی فضل العلم،الحدیث:۴۷۹،ج۱،ص۳۲۵)

سوال: کون سی نَماز سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ" کون سی نَماز سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا، "طویل قیام والی نَماز۔"

(صحیح مسلم ، کتاب صلوۃ المسافرین ، قصرھا ، باب افضل الصلوۃ طول القنوت ،رقم ۷۵۶،ص۳۸۰)

سوال: عمل کے اعتبار سے اہل زمین میں کون سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابواُمَامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا،" جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو وہ اس دن عمل کے اعتبار سے اہل زمین میں سب سے افضل ہو گا مگر وہ جو اس کی مثل پڑھے یا وہ جو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے۔"(طبرانی کبیر ، رقم ۸۰۷۵ ،ج ۸ ص ۲۸۰)

سوال: فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے افضل نماز کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحۡمَۃ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا،"لوگو!اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے گھر میں پڑھے۔" (سنن نسائی، کتاب قیام اللیل الخ، باب الحث علی الصلوۃ فی البیوت، ج۳، ص۱۹۷)

سوال: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے کس مہینے کے ہیں؟ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،"رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نمازرات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔"

(صحیح مسلم ،کتاب الصیام ، باب فضل صوم المحرم ، رقم ۱۱۶۳ ، ص ۵۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کے لیے۔

(جامع الترمذی ابواب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ امین کمپنی دہلی ۱/۸۴)

سوال: سب سے افضل مقام میں کون ہو گا؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ "میں تمھیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد کرلو، "دنیا چار طرح کے لوگوں کے لئے ہے،(۱)وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اس معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اپنے مال میں سے اللہ

عزوجل کا حق تسلیم کرتا ہے تو یہ بندہ سب سے افضل مقام میں ہے،(۲) جسے اللہ تعالی نے علم عطا فرمایا،مال عطا نہیں فرمایا مگر اس کی نیت سچی ہے اور وہ کہتا ہے اگر اللہ عزوجل مجھے مال عطا فرماتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا تو اسے اس کی نیت کے مطابق ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کا ثواب برابر ہے،(۳)وہ بندہ جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور علم عطا نہ فرمایا اور وہ علم کے بغیر خرچ کرتا ہے اور اس معاملے میں اپنے رب عزوجل سے نہیں ڈرتا اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق تسلیم کرتا ہے تو وہ خبیث ترین درجے میں ہے، (۴)وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے نہ تو مال عطا فرمایا اور نہ ہی علم عطا فرمایا اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا تو ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔"

(ترمذی ، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر ، رقم ۲۳۳۲،ج ۴، ص ۱۴۵)

سوال: دوران حج کون سا عمل سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا، "بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا۔"

(ابن ماجه ،کتاب المناسک ،باب رفع الصوت بالتلبیه ،رقم ۲۹۲۴ ،ج۳، ص ۴۲۳)

سوال: سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا،'یا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم !سب سے افضل جہاد کون سا ہے ؟" فرمایا،"جس میں تیری ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہادیا جائے

(الا حسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر ، باب فضل الجھاد ، رقم ۴۶۲۰، ج۷، ص ۷۴)

حضرتِ سیدنا ابو سَعِیْد خُدرِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم امیر کے سامنے حق بات کہنا ہے۔"

(ابو داؤد، کتاب الملاحم ،باب الامر والنھی ،رقم ۴۳۴۴، ج۴، ص ۱۶۶)

سوال: قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل درجے والے کون لوگ ہوں گے ؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو سَعِیْد خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے سوال کیا گیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل درجے والے کون لوگ ہوں گے ؟ " ارشاد فرمایا،"اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے ۔" میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !کیا وہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی افضل ہوں گے ؟"فرمایا،"اگر وہ اپنی تلوار کے ساتھ کفار ومشرکین کو قتل کرتا رہے حتی کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے افضل ہیں۔"

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵، رقم ۳۳۸۷، ج۵، ص ۲۴۵)

سوال: سب سے افضل مال کون سا ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی۔ (پ۱۰، التوبہ: ۳۴)

توہم اس وقت رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے۔ بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کہنے لگے، "سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی اگر ہم جان لیں کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اسے اختیار کرلیں گے۔" تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایماندار بیوی ہے جو اس کے ایمان میں مددگار ہو۔"

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ التوبۃ، رقم ۳۱۰۵، ج۵، ص۶۵)

سوال: سب سے افضل کلمہ کون سا ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابو مُنْذِر جُھَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سب سے افضل کلمہ سکھایئے۔" شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "اے ابو منذر! روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو اس دن عمل کے لحاظ سے تم سے افضل کوئی نہ ہو گا مگر وہ جو تمہاری مثل پڑھے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب فیمن ھلل مائۃ لو اکثر، رقم ۱۶۸۳۱، ج۱۰، ص ۹۶)

سوال: سب سے افضل عبادت کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "اللہ عزوجل سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور خوشحالی کا انتظار کرنا سب سے افضل عبادت ہے۔" (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی انتظار الفرج وغیر ذالک، رقم ۳۵۸۲، ج۵، ص ۳۳۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا قول ہے کہ اللہ تَعَالٰی کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا سب سے افضل عبادت ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۱۹)

سوال: سب سے افضل دینار کون سا ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "سب سے افضل دینار جسے بندہ خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے وہ اپنے گھر والوں

پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔"

(صحیح مسلم ،کتاب الزکاۃ ،باب فضل النفقة علی العیال، رقم ۹۹۴، ص ۴۹۹)

سوال: کیا کہنا سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایمان کے تہتر سے زائد یا ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں، ان میں سے سب سے افضل لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا اور سب سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان و افضلھا، رقم ۳۵، ص ۳۹)

سوال: سب سے افضل ایمان کون سا ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا معاذ بن اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ "سب سے افضل ایمان کون سا ہے؟" ارشاد فرمایا، "تم اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرو اور اللہ عزوجل کے لئے کسی سے بغض رکھو اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مصروف رکھو۔" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے علاوہ کون سا؟" فرمایا کہ "تم لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جسے اپنے لئے پسند کرتے ہو اور جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اسے لوگوں کیلئے ناپسند کرو۔"

(مسند احمد ، حدیث معاذ بن جبل ، رقم ۲۲۱۹۱ ، ج ۸، ص ۲٦٦)

سوال: سب سے افضل نیکی کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمایئے۔" فرمایا کہ "جب تم گناہ کرو تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ اس گناہ کو مٹادے گی۔" میں نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا بھی نیکی ہے؟" فرمایا کہ "یہ سب سے افضل نیکی ہے۔"

(المسند احمد بن حنبل، مسند ابو ذر، رقم ۲۱۵۴۳، ج۸، ص۱۱۴۔۱۱۳)

سوال: نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۹۲ صَفحات پر مشتمل کتاب، "سَوانح کربلا" صَفحہ ۳۸تا۳۹ پر ہے: اہلِ سنَّت کا اس پر اجماع ہے کہ انبیا (یعنی اَنبیاو مُرسلینِ اِنس وملَک) کے بعد تمام عالَم سے افضل حضرتِ ابو بکر صدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرتِ عمر، ان کے بعد حضرتِ عثمان، ان کے بعد حضرتِ علی، ان کے بعد تمام عَشَرۂ مُبَشَّرہ، ان کے بعد باقی اہلِ بدر، ان کے بعد باقی اہلِ اُحُد، ان کے بعد باقی اہلِ بیعتِ رضوان، پھر تمام صحابہ۔ یہ اِجماع ابو منصور بغدادی (علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھادی) نے نَقل کیاہے۔ (مختلف افراد کے اعتبار سے اِجماع کی نوعیت مختلف ہے اور اس میں مزید بھی کچھ تفصیل ہے) ابنِ عَساکِر (علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقادِر) نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، فرمایا کہ ہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو فضیلت دیتے تھے بحالیکہ سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم میں تشریف فرماہیں۔ (ابن عَساکِر ج۳۰ص۳۴۶)

امام احمد علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاَحَد وغیرہ نے حضرت علی مُرتَضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کیا کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ اس اُمّت میں نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہیں۔ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔(اَیضاً ص۳۵۱) ذَہبی (علیہ رَحمَۃُ اللہِ الْقوِی) نے کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بَتَواتُر منقول ہے۔
(تارِیخُ الْخُلَفاءِ لِلسُّیُوطی ص۳۴)

سوال: سب سے افضل حج کون سا ہے؟

جواب: احناف کے نزدیک:"سب سے افضل حج قران پھر تمتع پھر افراد ہے۔"
(ردالمحتار، کتاب الحج، باب القران، ج۳، ص۶۳۱)

سوال: انبیائے کرام نے سب سے افضل بات کون سی کہی؟

جواب: نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، قاسمِ نعمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ والاشان ہے "میں نے اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے سب سے افضل بات یہ کہی کہ:

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ

(موطأ للامام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، الحدیث ۹۸۳، ج۱، ص۳۸۷)

سوال: شہداء میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: اس پر تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے: شہداء میں سب سے افضل حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں پھر وہ شخص ہے جس نے

حاکم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کا حکم دیا اور اس کی نافرمانی سے منع کیا پس اس وجہ سے حاکم نے اسے قتل کر دیا۔

(تاریخ بغداد ،الرقم ۳۰۷۸۔ابراہیم بن جابر بن عیسیٰ أبو اسحاق غِطْرِیفی ،ج٦،ص٥٠)

سوال: جنت البقیع کے بعد دنیا کا سب سے افضل ترین قبرستان کون سا ہے؟

جواب: جنت البقیع کے بعد مکۂ مکرمہ میں جَنَّتُ المعلیٰ دنیا کا سب سے افضل ترین قبرستان ہے یہاں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور کئی صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اولیاء وصالحین رحمھم اللہ تعالیٰ کے مزارات مقدسہ ہیں۔

(بہار شریعت ج ا ص ۲۹)

سوال: کس مسجد میں اعتکاف کرنا سب سے افضل ہے؟

جواب: سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم میں، پھر مسجد اقصیٰ میں، پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔

("الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ص۱۸۸)

سوال: انصار کے خاندانوں میں سب سے افضل خاندان کون سا ہے؟

جواب: ایک بار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ انصار کے خاندانوں میں سب سے افضل بنو نجار ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن الخزرج، پھر بنو ساعدہ، ان کے علاوہ انصار کے تمام خاندان اچھے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ قبیلہ بنو ساعدہ سے تھے، ان کو جب معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے قبیلے کو چوتھے نمبر پر رکھا ہے تو ان کو کسی قدر ناگوار ہوا، بولے میرے گدھے پر زین کسو میں خود رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کے متعلق گفتگو کروں گا، لیکن ان کے بھتیجے حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تردید کے لئے جاتے ہیں؟ حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وجوہ فضیلت کے سب سے زیادہ عالم ہیں، یہ کیا کم ہے کہ آپ کا چوتھا نمبر ہے۔

(صحیح مسلم ، کتاب الفضائل، باب فی خیر دور الانصار.....الخ، الحدیث: ۲۵۱۱، ص۱۳۶۱)

سوال: اولیائے کرام کی سب سے افضل قسم کون سی ہے؟

جواب: اولیائے کرام کی سب سے افضل قسم صدیق کہلاتی ہے۔ الحمدللہ عزوجل ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم صِدّیق تھے۔ (نیکی کی دعوت حصہ اول ص ۵۸۰)

سوال: نماز میں سب سے افضل صف کون سی ہے؟

جواب: صلاۃ مطلقہ میں سب سے افضل صفِ اول ہے اور نماز جنازہ میں سب سے افضل صف اخیر۔ صلاۃ مطلقہ میں جب تک پہلی صف پُوری نہ ہو جائے دوسری صف ہرگز نہ کی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگلی صف پُوری کرو پھر وہ جو اس کے بعد ہے کہ جو کچھ کمی رہے پچھلی صف میں رہے۔ اسے امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور مختارہ میں ضیاء نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کیا۔

(سنن ابو داؤد باب تسویۃ الصفوف مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۹۸)

سوال: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے افضل واکمل مرید کون تھے؟

جواب: حضرات شیخین حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سب سے افضل واکمل مرید تھے، اولیائے کرام فرماتے ہیں: پوری کائنات میں مصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جیسانہ کوئی پیر ہے اورنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسا کوئی مرید ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۱ ص۳۲۶)

سوال: دنیاو آخرت کے سب کھانوں میں سب سے افضل کھانا کون سا ہے؟

جواب: اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیاوآخرت کے سب کھانوں کا سردار اور سب سے افضل وبہتر فرمایا۔

(سنن ابن ماجه ابواب الاطعمه باب اللحم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۱۴۵)

سوال: سب سے افضل درود کون سا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سب دُرُودوں سے افضل دُرُود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل (عمل) یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے (یعنی درودِ ابراہیمی)۔

(فتاوی رضویه مُخَرَّجَه، ج۶، ص۱۸۳)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مجھے کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے کہنے لگے کیا تمہیں وہ تحفہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعالٰی

عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے! میں نے کہا: کیوں نہیں پیش کیجئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں (آپ پر) سلام بھیجنا سکھا دیا لیکن ہم آپ پر اور اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں تو آپ صَلَّی اللہ تَعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یوں کہو!

(صحیح البخاری ، ج۲، ص۴۲۹، حدیث ۳۳۷۰)

سوال: سب سے افضل صبر کون سا ہے؟

جواب: اللہ کی منع کردہ چیزوں سے صبر کرنا سب سے افضل صبر ہے۔

(فیضان ریاض الصالحین ص ۳۰۹)

سوال: انبیاء و رسل میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفحَہ ۵۲ پر ہے: نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، اِن حضرات کو مرسلین اُولُو العزم (بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے) کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مُرسلین، اِنس و مَلک و جنّ و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

سوال: کون سی اُمّت ساری اُمتوں سے افضل ہے؟

جواب: جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل۔ (بہارِ شریعت،۱/٥٤، حصہ۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کی اُمت بھی پچھلی تمام اُمتوں سے افضل ہے۔

سوال: دُنیا کے تمام پانیوں میں کون سا پانی سب سے افضل ہے؟

جواب: دُنیا کے تمام پانیوں میں سب سے افضل پانی وہ ہے جو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بعطائے پروردگار دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی اُنگلیوں سے نکلا ہے، چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور ومعروف کتاب اَلاشباہ وَالنَّظائِر میں ہے: جو پانی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نکلا وہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے۔ (الاشباہ والنظائِر، الفن الرابع الالغاز، کتاب الطھارۃ، ص۳۶۱)

اس کی شرح میں حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ شیخ احمد بن محمد حموی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام پانیوں میں سب سے افضل وہ پانی ہے جو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے نکلا، اس کے بعد آبِ زمزم، اس کے بعد آبِ کوثر، پھر

اس کے بعد دریائے نیل کا پانی افضل ہے اور اس کے بعد باقی نہروں کا پانی افضل ہے۔
(غمز عیون البصائر، الفن الرابع الالغاز، کتاب الطھارۃ، ۳/۲۶۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: آبِ زم زم سارے پانیوں سے حتّٰی کہ جنت کے کوثر و سلسبیل سے بھی افضل ہے ورنہ فرشتے کوثر لاتے اور کیوں نہ ہو کہ یہ پانی حضرتِ اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاؤں سے پیدا ہوا۔ اس لیے افضل وہ پانی ہے جس کے چشمے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیوں سے پھوٹے اس پانی سے (بھی) افضل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ شریف کا لُعاب ہے کہ ان دونوں پانیوں کو حضور سیّدُ الانبیاء (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے نسبت ہے۔
(مرآۃ المناجیح، ۸/۱۱۴)

سوال: جمعہ کے دن سب سے افضل نماز کون سی ہے؟

جواب: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روزِ جمعہ سب سے افضل نماز صبح کی نماز ہے، یقیناً جو اسے پالے بروزِ قیامت بخش دیا جائے گا۔“ (مسند البزار، مسند ابی عبیدہ بن الجراح، الحدیث: ۱۲۷۹، ج۴، ص۱۰۶)

سوال: جمعہ کے دن بندے کا سب سے افضل عمل کون سا ہے؟

جواب: جمعہ کے دن بندے کا سب سے افضل عمل یہ ہے کہ وہ پہلی ساعت میں جامع مسجد جائے، اگر ایسا نہ کر سکے تو دوسری ساعت میں چلا جائے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو تیسری ساعت میں چلا جائے۔ چنانچہ:

شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”جو نمازِ جمعہ کے لئے پہلی ساعت میں جائے گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی، جو دوسری ساعت میں جائے گویا اس نے گائے قربان کی، جو تیسری ساعت میں جائے گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی، جو چوتھی ساعت میں جائے گویا اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں جائے گویا اس نے ایک انڈا ہدیہ کیا، پس جب امام باہر نکلے تو اعمال کے صحیفے (یعنی رجسٹر) لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور قلمیں اٹھا دی جاتی ہیں اور فرشتے منبر کے پاس جمع ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر سننے لگتے ہیں ، جو اس کے بعد آیا گویا کہ وہ فرض نماز ادا کرنے آیا ہے اور اس کے لئے کوئی فضیلت والی شے نہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب فضل الجمعۃ، الحدیث:۸۸۱، ص۶۹ مختصراً)

سوال: نفل روزوں میں سب سے افضل روزے کون سے ہیں ؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے افضل روزے میرے بھائی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی نہ رکھتے)۔“

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی سرد الصوم، ۲/۱۹۷، حدیث:۷۷۰،)

سوال: سب سے افضل خصلت جس کی مؤمن سے امید کی جاتی ہے وہ کون سی ہے ؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے افضل خصلت جس کی مؤمن

سے امید کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے مُعاملہ میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہو اور ہر مسلمان کے لئے بھلائی کا امیدوار ہو۔(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۳۵)

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے افضل چیز کون سی ہے؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے افضل عقل ہے اور جب تک آدمی میں یہ دس خصلتیں نہ پائی جائیں تب تک اس کی عقل کامل نہیں ہوتی: (۱)... تکبر سے بری ہونا (۲)... معاملات کو سمجھداری سے انجام دینا (۳)... دنیا سے اتنی ہی مقدار پر قناعت کرنا جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو (۴)... اس سے زائد ہو تو اسے خرچ کر دینا (۵)... عزت و شرف کے مقابلے میں عاجزی و انکساری پسند ہونا (۶)... عزت کے مقابلے میں ذلت کو پسند کرنا (۷)... طلبِ علم سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہونا (۸)... طالب خیر کو دیکھ کر بیزار نہ ہونا (۹)... دوسروں کی چھوٹی سی نیکی کو بہت بڑا اور اپنی بڑی سے بڑی نیکی کو چھوٹا سمجھنا اور دسویں خصلت بندے کے تمام معاملات کی اصل ہے اسی کے ذریعے بزرگی کا حصول ہوتا، ذکر بلند ہوتا اور اسی کے ذریعے بندے کو دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔ عرض کی گئی: وہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: (۱۰) ... وہ دیکھے کہ لوگوں میں اس سے اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی، پس جب اپنے سے اچھوں کو دیکھے تو تمنا کرے کہ کاش! مجھے ان سے ملا دیا جائے اور جب خود سے کم درجہ والوں کو دیکھے تو کہے: شاید یہ نجات پا جائیں اور میں ہلاک ہو جاؤں اور شاید کہ ان کا باطن صاف ستھرا ہو جو مجھ پر ظاہر نہ کیا گیا ہو اور حقیقت میں یہ مجھ سے بہتر ہوں اور ان کے ظاہر کو

شاید میرے لیے برادکھایا گیا ہے۔ یہاں اس کی عقل مکمل ہو جاتی ہے اور زمانے والوں کا سردار بن جاتا ہے اور اِنْ شَآءَ الله عَزَّ وَجَلَّ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت اور جنت کی طرف سبقت لے جانے والا ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۵۹۔۶۰)

سوال: لوگوں میں سب سے افضل عالم کون ہے؟

جواب: لوگوں میں سب سے افضل وہ مؤمن عالم ہے کہ جب اس کی ضرورت پڑے تو نفع دے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے نیاز رکھے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، عمر بن علی بن ابی طالب، الحدیث: ۹۸۸٦، ج۴۵، ص ۳۰۳)

سوال: دنیا میں سب سے افضل دن کب ہوتا ہے؟

جواب: بعض بزرگان دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: "عرفہ (یعنی نویں ذوالحجہ) کا دن جمعہ کو آجائے تو تمام اہلِ عرفہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ دنیا میں سب سے افضل دن ہوتا ہے۔ اسی دن حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور میدان عرفات ہی میں تھے کہ یہ آیتِ مبارَکہ نازل ہوئی:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ٦، المآئدہ: ٣)

اہلِ کتاب نے کہا: "اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔" تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں

کہ یہ آیتِ مبارَکہ دو عیدوں یعنی یوم عرفہ اور جمعہ کے دن حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی اور آپ عرفہ میں وقوف فرما تھے۔"

(صحیح مسلم، کتاب التفسیر، الحدیث: ۳۰۱۷، ص۱۶۰۸۔۱۶۰۹، مفہومًا)

سوال: بَقَرہ عید کے دن سب سے افضل نیکی کون سی ہے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قربانی قیامت میں اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دلی سے قربانی کرو۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، الحدیث: ۳۱۲۶، ج۳، ص۵۳۱)

حدیث پاک میں ہے کہ "تمہارے لئے قربانی کے جانور کی ان کے ہر بال کے عوض نیکی ہے اور خون کے ہر قطرے کے بدلے ایک نیکی ہے، یہ نیکیاں میزان میں رکھی جائیں گی، پس تمہارے لئے خوشخبری ہے۔"

(قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون فی ذکر دعائم الاسلام...الخ، ج۲، ص۱۹۶۔۱۹۷)

ایک روایت میں ہے کہ "اپنی قربانی کے جانوروں کو موٹا تازہ کرو کیونکہ یہ بروزِ قیامت تمہاری سواریاں ہوں گی۔"

(تلخیص الحبیر، کتاب الضحایا، الحدیث: ۱۹۵۳، ج۴، ص۳۴۱، مفہومًا)

سوال: قاریٔ قرآن کی کون سی حالت سب سے افضل ہے؟

جواب: تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ باوضو ہو، اَدب و سکون کی حالت میں قبلہ رُو ہو کر سر جھکائے کھڑا یا بیٹھا ہو، نہ چوکڑی مار کر بیٹھے، نہ ٹیک لگا کر اور نہ ہی متکبرانہ انداز میں بیٹھے بلکہ یوں بیٹھے جیسے استاذ کے سامنے بیٹھتا ہے۔ سب سے افضل حالت یہ ہے کہ مسجد میں نماز میں کھڑے ہو کر قراءَت کرے اور یہ سب سے افضل عمل ہے۔ اگر بغیر وضو بستر پر لیٹے قراءَت کی تو اس میں بھی فضیلت ہے مگر کم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

ترجمۂ کنزالایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۱)

اس آیت مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام کی تعریف فرمائی مگر کھڑے ہو کر ذکر کرنے والوں کو مقدّم کیا پھر بیٹھ کر اور لیٹ کر ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کیا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۸۳۱)

سوال: سب سے افضل سعادت کون سی ہے؟

جواب: رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اَفْضَلُ السَّعَادَاتِ طُوْلُ الْعُمْرِ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ یعنی سب سے افضل سعادت اطاعتِ الٰہی میں بسر ہونے والی لمبی عمر ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۲۳۳۶۔)

سوال: انسان راہِ سلوک میں جو چیزیں اپنے اوپر لازم کرتا ہے ان میں سب سے افضل کون سی چیز ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابو عثمان مغربی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان راہِ سلوک میں جو چیزیں اپنے اوپر لازم کرتا ہے ان میں سب سے افضل محاسَبۂ نفس، مراقبہ اور علم کے ذریعے اپنے عمل کی جانچ کرنا ہے۔ (احیاء العلوم ج۵ ص ۳۲۳)

سوال: انسان کے دل کی زینت کے لئے سب سے افضل چیز کون سی ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَرِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان کے دل کی زینت کے لئے سب سے افضل واشرف چیز اس بات کا یقین رکھنا ہے کہ وہ جہاں کہیں ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم ج۵ ص ۳۲۶)

سوال: تابعین میں سے سب سے افضل تابعی کون ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن ابی لیلی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه ایک شامی بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: "اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ" یعنی بے شک تابعین میں سے سب سے افضل تابعی وہ ہے جسے اُوَیس کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل اویس القرنی، ص۱۳۷۵، حدیث: ۲۲۴ مختصرا)

سوال: سب سے افضل نیکی کون سی ہے؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مصر کے گورنر حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک مکتوب روانہ کیا جس میں صبر کے متعلق ارشاد فرمایا: "جان لو کہ **صبر** دو طرح کا ہوتا ہے، ان میں سے ایک دوسرے سے افضل ہے، مصیبتوں میں صبر کرنا اچھا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں میں صبر کرنا یعنی ان سے رک جانا اس سے بھی افضل ہے، یہ بھی جان لو کہ **صبر** ایمان کا حصہ ہے کیونکہ ایمان والوں کی ایک عظیم صفت تقویٰ سب سے افضل نیکی ہے اور یہ **صبر** ہی کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔" (احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان فضیلة الصبر، ج۴، ص۷۷)

سوال: دنیا کا سب سے افضل قبرستان کون سا ہے؟

جواب: مدینۂ منوّرہ کا قبرستان "جنّت البقیع" یہ مکہ مکرمہ کے قبرستان "جَنَّتُ المَعْلٰی" سے بھی افضل ہے کیونکہ یہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات زیادہ ہیں یا اِس لیے افضل ہے کہ یہ حضور امامُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَنور سے قریب ہے۔ (مرقاة المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینة حرسها الله تعالی، ۵/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۲۷۵۰)

سوال: سب سے افضل رات کون سی ہے؟

جواب: سب سے افضل رات حضور سرورِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی رات ہے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "بے شک سَرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ ولادت شبِ قَدْر سے بھی افضل ہے کیونکہ شبِ ولادتِ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عزّت والی ہے جو ملائکہ کے نُزول کی بِناء پر مشرَّف ہے۔(ماثبت بالسنة ، الباب الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ، ص۱۰۰)

سوال: سب سے افضل علم کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سب سے افضل علم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے احکام کا علم ہے، بندہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جان لیتا ہے تو مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جاننے سے بڑھ کر بندوں کو کوئی نعمت نہیں ملی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم سے لاعلمی سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ملی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص۲۹۰)

سوال: سب سے افضل تین چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابن ابونَجِیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام نے فرمایا: ہمیں وہ نعمتیں ملیں جو لوگوں کو دی گئیں اور وہ بھی جو انہیں نہیں دی گئیں اور ہمیں وہ علم عطا ہوا جو لوگوں کو دیا گیا اور وہ بھی جو انہیں نہیں دیا گیا، ہم نے تین چیزوں سے افضل کچھ نہ پایا: (۱)...غصے اور رضا دونوں حالتوں میں حکمت والی بات کہنا (۲)...غربت اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا اور (۳)...تنہائی میں اور لوگوں کے سامنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا۔(حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص۳۰۱)

سوال: اہلِ بقیع میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: اہلِ بقیع میں سب سے افضل اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں چنانچہ:

سَیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت اور مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کے ایک عالمِ دِین کے دَرمیان آپس میں اِس بات پر مُباحثہ ہوا تھا کہ اہلِ بقیع میں سب سے پہلے کس کو سلام پیش کیا جائے؟ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا یہ مؤقف تھا کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سلام پیش کریں کہ یہ اہلِ بقیع میں سب سے افضل ہیں۔(مسلمان کے جوٹھے میں شِفا ص ۱۰)

سوال: بھلائیوں میں سے سب سے افضل بھلائی کون سی ہے؟

جواب: بھلائیوں میں سے سب سے افضل بھلائی ایمان ہے اور ہر مسلمان صاحبِ ایمان ہوتا ہے لہٰذا مسلمان چاہے قوی ہو یا ضعیف وہ بھلائی ہی میں ہے۔البتہ عند اللہ دونوں کے مراتب جدا ہیں۔(فیضان ریاض الصالحین ج ۲ ص ۱۸۴)

سوال: سب سے افضل متولی کون ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسل میں ۱۲ متولی رکھے ہیں جن میں سب افضل وبہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اور حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں۔(حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۳۹)

سوال: سب سے افضل ایمان کون سا ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تم اس بات کا یقین رکھو کہ تم جہاں بھی ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ساتھ ہے۔

(معجم اوسط، ۶/۲۸۷، حدیث: ۸۷۹۶۔ مسند الشامیین، ۱/۳۰۵، حدیث: ۵۳۵)

سوال: تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے افضل واعلیٰ کون ہیں؟

جواب: تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے افضل واعلیٰ وہ دس خوش نصیب صحابہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری خود سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دی جیسا کہ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبد الرحمن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں، ابو عبیدہ بن الجراح جنتی ہیں۔ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبدالرحمٰن بن عوف۔الخ، ۵/۴۱۶، حدیث: ۳۷۶۸)

سوال: طواف کی نماز پڑھنے کے لئے سب سے افضل جگہ کون سی ہے؟

جواب: طواف کی نماز پڑھنے کے لئے کوئی خاص جگہ یا مکان کا اہتمام واجب نہیں البتہ افضلیت اور تاکید کے اعتبار سے مختلف جگہوں کی درجہ بندی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: اس نماز کے لئے سب سے افضل جگہ مقامِ ابراہیم ہے، اس کے بعد سب سے افضل جگہ خاص کعبۂ معظمہ کے اندر، پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، پھر حطیم میں کعبہ سے قریب

ترین جگہ پھر حطیم میں کسی اور جگہ، پھر حطیم سے باہر کعبۂ معظمہ سے قریب تر جگہ، پھر مسجدُالحرام میں کسی بھی جگہ، پھر حرمِ مکّہ کے اندر جہاں بھی ہو، اس کے بعد کسی جگہ کو فضیلت نہیں۔ البتہ اگر بیرونِ حرم پڑھ لی تب بھی ادا ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(شرح لباب المناسک، باب انواع الاطوفة واحكامها، فصل فی ركعتی الطواف، ص۲۱۹)

سوال: جنّتی عورتوں میں سب سے زِیادہ فضیلت والی عورتیں کون ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زمین پر چار خُطُوط کھینچ کر فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: "اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" فرمایا: جنّتی عورتوں میں سب سے زِیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں:

(۱)...خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد۔ **(۲)**...فاطمہ بنتِ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

(۳)...فرعون کی بیوی آسیہ بنتِ مُزَاحِم۔ **(۴)**...اور مَرْیَم بنتِ عِمْرَان۔ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) (مسند احمد، مسند بنی هاشم، مسند عبد الله بن العباس الخ، ۱/۲۴۱، الحدیث: ۲۷۲۰)

سوال: تمام امتوں کے اولیاء میں سب سے افضل اولیاء کس امت کے ہیں؟

جواب: تمام امتوں کے اولیاء میں ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امت کے اولیاء سب سے افضل ہیں۔

(شرح العقائد النسفی، مبحث افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۴۹۔۱۵۰)

سوال: اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرات خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہم ہیں اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی افضلیت کی بھی ترتیب ہے۔ یعنی سب سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں۔ پھر فاروق اعظم۔ پھر عثمان غنی۔ پھر علی مرتضی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) (شرح العقائد النسفی، مبحث افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۴۹۔۱۵۰)

سوال: قبروں کی زیارت کے لئے سب سے افضل دن اور وقت کون سا ہے؟

جواب: قبروں کی زیارت کے لئے جانا سنت ہے ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے اور اس کے لئے سب سے افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے اولیاء کے مزارات پر دور دراز سے سفر کر کے جانا یقیناً جائز ہے، اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو اپنے رب کی دی ہوئی طاقتوں سے نفع پہنچاتے ہیں اور اگر مزاروں پر کوئی خلاف شرع بات ہو جیسے عورتوں کا سامنا یا گانا بجانا وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت نہ چھوڑی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام چھوڑا نہیں جاتا بلکہ خلاف شرع باتوں کو برا جانے اور ہو سکے تو بری باتوں سے لوگوں کو منع کرے اور بری باتوں کو اپنی طاقت بھر روکے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۷)

سوال: سب سے افضل کمائی کون سی ہے؟

جواب: سب سے افضل کمائی جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مال غنیمت حاصل ہوا جہاد کے بعد افضل کمائی تجارت ہے پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا مرتبہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة،کتاب الکراھیة،الباب الخامس عشر فی الکسب،ج۵،ص۳۴۹)

سوال: تمام اعضاء میں سب سے افضل کون سا عضو ہے؟

جواب: دل تمام اعضاء کا سلطان اور سب سے افضل ہے اگر چہ بہت اعضاء اس سے اوپر ہیں۔(فتاوی رضویہ ج ۲۹ ص ۱۰۱)

سوال: تمام احکامِ الٰہی میں سب سے افضل حکم کون سا ہے؟

جواب: سارے احکام الٰہیہ میں نماز سب سے افضل ہے کیوں نہ ہو کہ یہ تلاوت قرآن، تسبیحوں، تکبیروں وغیرہ کا مجموعہ ہے۔

سوال: سب سے افضل مقام والا جنتی ہر روز کیا کرے گا؟

جواب: حضور نبیٔ کریم، رءوف رَّحیم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"سب سے افضل مقام والا جنتی ہر روز دو مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرے گا۔"

(المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الجنة، ما ذُکِرَ فِی صِفَةِ الْجَنَّةِ وَمَا۔۔۔الخ، الحدیث:۴۷،ج۸،ص۷۴)

سوال: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل دَرَجے والے کون لوگ ہوں گے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا:"یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل دَرَجے والے کون لوگ ہوں گے؟"اِرشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذِکر کرنے والے۔"(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵، الحدیث ۳۳۸۷، ج۵، ص۲۴۵ملخصًا)

سوال: چاروں مذاہب میں سب سے افضل مذہب کون سا ہے؟

جواب: حضرت محبوبِ الٰہی سیّد محمد نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اَوّل مذہب امامِ اعظم ابو حنیفہ کا ہے دوسرا مذہب امام شافعی کا ہے تیسرا مذہب امام مالک کا ہے چوتھا مذہب امام احمد بن حنبل رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا ہے۔ یہ چاروں مذہب حق ہیں، کسی قسم کا شک نہ کرنا چاہیے۔ ان چاروں میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مذہب سب سے افضل ہے۔ ہم امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مذہب کے پیروکار ہیں کیونکہ یہ مذہب صَواب اور درستی پر ہے۔ پھر فرمایا: جس طرح مرید کو اپنے پیر کا شجرہ جاننا ضروری ہے اسی طرح مذہب کا شجرہ جاننا بھی لازم ہے اگر کوئی تم سے پوچھے کہ تم کون سے مذہب کے پیروکار ہو؟ تو کہنا: امامِ اعظم کے مذہب کا، اور وہ مذہب حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت علقمہ بن قیس کا ہے، اور وہ مذہب حضرت عبد اللہ بن مسعود رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا ہے اور وہ مذہب جنابِ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ (ہشت بہشت مترجم، راحت القلوب، ص۲۲۶ ملخصًا)

سوال: ناموں میں سے سب سے افضل نام کون سے ہیں؟

جواب: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں میں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُ اللہ اور عبدُ الرَّحْمٰن ہیں۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب النھی عن التکنی بابی القاسم۔۔ الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۲۔(۲۱۳۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ افضل **عبدُ اللہ** ہے کہ عَبُودِیت (یعنی عبد ہونے) کی اِضافت (یعنی نسبت) عَلَمِ ذات (یعنی اللہ) کی طرف ہے۔ انہیں (یعنی عبداللہ اور عبد الرحمن) کے حکم میں وہ اَسماء (یعنی نام) ہیں جن میں عَبُودِیت کی اِضافت (یعنی نسبت) دیگر اَسمائے صِفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُ الرَّحِیم، عَبْدُ الْمَلِك، عَبْدُ الْخَالِق وغیرہا۔

حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام **عبد** کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبدُ اللہ و عبد الرحمن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبدِ شَمْس (سورج کا بندہ) اور کسی کا عبد الدّار (گھر کا بندہ) ہوتا۔ (بہار شریعت، ۳/۶۰۱)

راھب کے 62 سوالات

اور ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّوْرَانِی کے جوابات

حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہٗ، النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:"ایک دن میں کسی سفر میں اپنی خلوت وراحت سے لطف پارہا تھا۔ غور وفکر میں مشغول اور یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مانوس تھا کہ اچانک میرے دل میں ندا دی گئی:"اے ابویزید! سمعان کے گرجاگھر میں جاؤاور راہبوں کے ساتھ اُن کی عید اور قربانی میں شرکت کرو۔ اس میں ایک خبر اور اہم معاملہ ہے۔" فرماتے ہیں: میں نے اس خیال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کی اور کہا،"میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔"جب رات ہوئی تو خواب میں ہاتِفِ غیبی کی آواز آئی۔ اس نے وہی بات دہرائی۔ میں ہانپتے کانپتے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا اور ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ دل میں پھر ندا آئی"تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تم ہمارے ولی و نیک بندے ہو، تمہارا نام فرمانبر داروں کے رجسٹر میں درج ہے۔ لیکن ہماری خاطر راہبوں کا سالباس اور زُنّار پہن لو، تم پر کوئی گناہ نہیں۔" آپ فرماتے ہیں:"میں صبح سویرے اٹھا اور حکم کی بجاآوری میں جلدی کی۔ راہبوں کا سالباس پہنا اور سمعان کے گرجا گھر پہنچ گیا۔ جب ان کا بڑا پادری آیا تو تمام راہب اکٹھے ہو گئے اوراس کو سننے کے لئے سب نے کان لگادیئے لیکن اس کے پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ کوئی بات نہ کر سکا گویا اس کے منہ میں لگام دے دی گئی ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر پادریوں اور راہبوں نے اس سے پوچھا:"اے سردار! کون سی چیز آپ کو گفتگو سے مانع ہے؟ ہم تو آپ کی باتوں سے ہدایت پاتے اور آپ کے علم کی پیروی

کرتے ہیں۔" اس نے جواب دیا: "مجھے یہ چیز گفتگو سے مانع ہے کہ آج تمہارے درمیان کوئی محمدی بیٹھا ہے اور وہ تمہارے دین کا امتحان لینے اور تم پر حملہ کرنے آیا ہے۔" انہوں نے کہا: "ہمیں دکھادیں ہم اسے ابھی قتل کردیتے ہیں۔" اس نے کہا: "اسے دلیل وبرہان کے ساتھ قتل کرو، میں اس سے امتحان لینا چاہتا ہوں، اس سے عِلْمُ الاَدْیَان (یعنی دینوں کے علم) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر اس نے صاف صاف جوابات دے دیئے تو ہم اسے کچھ نہ کہیں گے اور اگر وضاحت نہ کرسکا تو اسے قتل کر دیں گے۔ امتحان کے وقت ہی آدمی عزت پاتا یا ذلیل ہوتا ہے۔"

سب راہب بولے: "آپ جو چاہتے ہیں کریں، ہم یہاں مفید باتیں سیکھنے کے لئے ہی حاضر ہوئے ہیں۔" اب ان کا بڑا سردار کھڑا ہوا اور زور سے آواز دی: "اے محمدی! تجھے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا واسطہ! جہاں بھی ہے کھڑا ہو جا تا کہ سب تجھے دیکھ لیں۔" حضرت سیِّدُنا ابو یزید علیہ رحمۃ اللہ المجید اس طرح کھڑے ہوئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر حمد و ثناء اور ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جاری تھا۔ "پادریوں کے سردار نے کہا: "اے محمدی! میں تجھ سے کچھ سوالات کروں گا اور سُن! اگر تو نے ان کے جوابات وضاحت کے ساتھ دے دیئے تو ہم تیری پیروی کریں گے ورنہ تجھے قتل کر دیں گے۔"

حضرت سیِّدُنا ابو یزید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے ارشاد فرمایا: "نقلی و عقلی علوم میں سے جو چاہو پوچھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری گفتگو کو ملاحظہ فرمارہا ہے۔" بڑے پادری نے پوچھا:

(۱)۔۔۔۔۔۔مجھے اُس ایک کے متعلق بتاؤ جس کا دوسرا نہیں۔

(٢)۔۔۔۔۔۔اُن دو کے متعلق بتاؤ جن کا تیسرا نہیں۔

(٣)۔۔۔۔۔۔ان تین کے متعلق بتاؤ جن کا چوتھا نہیں۔

(٤)۔۔۔۔۔۔ان چار کے متعلق بتاؤ جن کا پانچواں نہیں۔

(٥)۔۔۔۔۔۔ان پانچ کے متعلق بتاؤ جن کا چھٹا نہیں۔

(٦)۔۔۔۔۔۔ان چھ کے متعلق بتاؤ جن کا ساتواں نہیں۔

(٧)۔۔۔۔۔۔ان سات کے متعلق بتاؤ جن کا آٹھواں نہیں۔

(٨)۔۔۔۔۔۔ان آٹھ کے متعلق بتاؤ جن کا نواں نہیں۔

(٩)۔۔۔۔۔۔ان نو کے متعلق بتاؤ جن کا دسواں نہیں۔

(١٠)۔۔۔۔۔۔عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ(یعنی مکمل دس دن) سے مراد کون سے دن ہیں؟

(١١)۔۔۔۔۔۔اُن گیارہ کے متعلق بتاؤ جن کا بارہواں نہیں۔

(١٢)۔۔۔۔۔۔اُن بارہ کے متعلق بتاؤ جن کا تیرہواں نہیں۔

(١٣)۔۔۔۔۔۔ان تیرہ کے متعلق بتاؤ جن کا چودھواں نہیں۔

(١٤)۔۔۔۔۔۔ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے۔

(١٥)۔۔۔۔۔۔اس قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے سچ بولا مگر آگ میں داخل کر دیئے گئے۔

(١٦)۔۔۔۔۔۔تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کہاں ہے؟۔

(۱۷)۔۔۔۔۔۔اَلذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۔

(۱۸)۔۔۔۔۔۔اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۔

(۱۹)۔۔۔۔۔۔اَلْجٰرِيٰتِ يُسْرًا۔

(۲۰)۔۔۔۔۔۔فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا سے کیا مراد ہے؟(پ۲۶،الذّٰریٰت:۱تا۴)

(۲۱)۔۔۔۔۔۔کون سی شئے بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟

(۲۲)۔۔۔۔۔۔ان چودہ کے متعلق بتاؤ جنہوں نے ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ سے کلام کیا؟

(۲۳)۔۔۔۔۔۔کون سی قبر صاحبِ قبر کولے کر چلی؟

(۲۴)۔۔۔۔۔۔وہ کون سا پانی ہے جو آسمان سے اُترا نہ زمین سے نکلا؟

(۲۵)۔۔۔۔۔۔ان چار کے نام بتاؤ جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے؟

(۲۶)۔۔۔۔۔۔زمین پر سب سے پہلا خون کس کا بہایا گیا؟

(۲۷)۔۔۔۔۔۔اس شئے کے متعلق بتاؤ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور پھر خود ہی خرید لیا؟

(۲۸)۔۔۔۔۔۔ایسی شئے کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور خود ہی ناپسند فرمایا؟

(۲۹)۔۔۔۔۔۔اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور عظمت بھی بخشی؟

(۳۰)۔۔۔۔۔۔اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا؟

(۳۱)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل عورتیں کون ہیں؟

(۳۲)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟

(۳۳)۔۔۔۔۔۔افضل ترین پہاڑ کون سا ہے؟

(۳۴)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے؟

(۳۵)۔۔۔۔۔۔افضل ترین مہینہ کون سا ہے؟

(۳۶)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل رات کون سی ہے؟

(۳۷)۔۔۔۔۔۔"اَلطَّامَّۃُ" سے کیا مراد ہے؟

(۳۸)۔۔۔۔۔۔وہ کون سا درخت ہے جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ پر تیس پتے ہیں اور ہر پتے میں پانچ رنگ ہیں، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں؟

(۳۹)۔۔۔۔۔۔وہ کون سی چیز ہے جس نے بیت الحرام کا حج کیا اور طواف کیا حالانکہ اس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج فرض تھا؟

(۴۰)۔۔۔۔۔۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنے نبی پیدا فرمائے؟

(۴۱)۔۔۔۔۔۔ان میں سے کتنے مُرسَل اور کتنے غیر مرسل ہیں؟

(۴۲)۔۔۔۔۔۔وہ کون سی چار چیزیں ہیں جن کا رنگ اور ذائقہ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے؟

(۴۳)۔۔۔۔۔۔نَقِیْر کیا ہے؟

(۴۴)۔۔۔۔۔۔قِطْمِیْر کیا ہے؟

(۴۵)۔۔۔۔۔۔فَتِیْل کیا ہے؟

(۴۶)۔۔۔۔۔۔اَلسَّبَد کیا ہے؟

(۴۷)۔۔۔۔۔۔اَللَّبَد کیا ہے؟

(۴۸)۔۔۔۔۔۔اَلطِّمّ کیا ہے؟

(۴۹)۔۔۔۔۔۔اَلرِّمّ کیا ہے؟

(۵۰)۔۔۔۔۔۔کتا بھونکنے میں کیا کہتا ہے؟

(۵۱)۔۔۔۔۔۔گدھا رَینکنے میں کیا کہتا ہے؟

(۵۲)۔۔۔۔۔۔بیل ڈکارنے میں کیا کہتا ہے؟

(۵۳)۔۔۔۔۔۔گھوڑا ہنہنانے میں کیا کہتا ہے؟

(۵۴)۔۔۔۔۔۔اونٹ بِلبِلانے میں کیا کہتا ہے؟

(۵۵)۔۔۔۔۔۔مور اپنی چیخ وپکار میں کیا کہتا ہے؟

(۵۶)۔۔۔۔۔۔تیتر اپنی سیٹی میں کیا کہتا ہے؟

(۵۷)۔۔۔۔۔۔بلبل اپنے نغموں میں کیا کہتا ہے؟

(٥٨)۔۔۔۔۔۔مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟

(٥٩)۔۔۔۔۔۔ناقوس (نصارٰی کا گھنٹہ جسے وہ اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں) اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟

(٦٠)۔۔۔۔۔۔ایسی مخلوق کے متعلق بتاؤ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے الہام فرمایا وہ جِنّوں میں سے ہے، نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی فرشتوں میں سے؟

(٦١)۔۔۔۔۔۔جب دن نکلتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ اور

(٦٢)۔۔۔۔۔۔جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟"

حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے پوچھا: "کیا ان کے علاوہ بھی کوئی سوال ہے؟" تو سب پادریوں نے کہا: "نہیں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: "اگر میں نے ان کے جوابات صحیح طور پر دے دیئے تو کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر ایمان لے آؤ گے؟" سب نے کہا: "جی ہاں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ان کی باتوں پر گواہ ہے۔" پھر فرمایا: "اب اپنے سوالات کے جوابات سنتے جاؤ:

(١)۔۔۔۔۔۔وہ ایک جس کا دوسرا نہیں تو وہ اللہ واحد قہار ہے۔

(٢)۔۔۔۔۔۔وہ دو جن کا تیسرا نہیں تو وہ دن اور رات ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ (پ١٥، بنی اسرائیل:١٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔

(۳)۔۔۔۔۔۔وہ تین جن کا چوتھا نہیں تو وہ عرش، کرسی اور قلم ہیں۔

(۴)۔۔۔۔۔۔وہ چار جن کا پانچواں نہیں تو وہ آسمانی کتابیں "تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ پاک" ہیں۔

(۵)۔۔۔۔۔۔وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں، تو وہ پانچ نمازیں ہیں جو ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہیں۔

(۶)۔۔۔۔۔۔وہ چھ جن کا ساتواں نہیں تو وہ چھ دن ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا ذکر قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ۲۶،ق:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔

(۷)۔۔۔۔۔۔وہ سات جن کا آٹھواں نہیں تو وہ سات آسمان ہیں۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ (پ۲۹،الملک:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: سات آسمان ایک کے اوپر دوسرا۔

(۸)۔۔۔۔۔۔وہ آٹھ جن کا نواں نہیں تو وہ عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، الحاقہ:۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

(۹)۔۔۔۔۔۔وہ نو جن کا دسواں نہیں تو وہ نو افراد کی جماعت تھی جو فساد برپا کرنے والے تھے۔ چنانچہ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَكَانَ فِي الۡمَدِيۡنَةِ تِسۡعَةُ رَهۡطٍ يُّفۡسِدُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۴۸﴾ (پ۱۹، النمل:۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔

(۱۰)۔۔۔۔۔۔عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (یعنی مکمل دس دن) سے مراد وہ دس دن ہیں جن میں حجِ تمتُّع کرنے والا ھَدِی کا جانور نہ پانے کی صورت میں روزے رکھتا ہے۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے۔ (پ۲، البقرہ:۱۹۶)

(۱۱)۔۔۔۔۔۔وہ گیارہ جن کا بارہواں نہیں تو وہ حضرت سیِّدُنا یوسف علٰی نبیناوعلیہ الصلٰوۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ چنانچہ، اللہ تعالیٰ حضرت سیِّدُنا یوسف علیہ السلام کا قول حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا

ترجمۂ کنزالایمان: میں نے گیارہ تارے دیکھے۔(پ۱۲، یوسف:۴)

(۱۲) ۔۔۔۔۔۔وہ بارہ جن کا تیرہواں نہیں تو وہ مہینوں کی تعداد ہے۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ (پ۱۰، التوبۃ:۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں۔

(۱۳)۔۔۔۔۔۔وہ تیرہ جن کا چودھواں نہیں تو وہ حضرت سیِّدُنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام کا خواب ہے۔ جیسا کہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ﴿۴﴾ (پ۱۲، یوسف:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔

(۱۴)۔۔۔۔۔۔وہ قوم جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے تو وہ حضرت سیِّدُنا یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ(پ۱۲، یوسف:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بولے اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔

انہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے۔

(۱۵)۔۔۔۔۔۔وہ قوم جنہوں نے سچ بولا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ اور وہ ان کا یہ قول ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ

(پ۱، البقرۃ:۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں۔

انہوں نے سچ کہا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے۔

(۱۶)۔۔۔۔۔۔تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کان ہیں (یعنی جب کوئی نام بولا جاتا ہے تو کان ہی سنتے ہے)۔

(۱۷)۔۔۔۔۔۔" وَ الذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا " (یعنی بکھیر کر اڑانے والیاں) سے مراد چار ہوائیں ہیں۔

(۱۸)۔۔۔۔۔۔ اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا سے مراد بادل ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:"

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (پ۲، البقرۃ:۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔

(۱۹)۔۔۔۔۔۔ اَلْجٰرِيٰتِ يُسْرًا (یعنی نرم چلنے والیاں) سے مراد دریا میں چلنے والی کشتیاں ہیں۔

(۲۰)۔۔۔۔۔۔" فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا "سے مراد ملائکہ ہیں جو لوگوں کا رزق پندرہ شعبان سے دوسرے سال پندرہ شعبان تک تقسیم کرتے ہیں۔

(۲۱)۔۔۔۔۔۔جن چودہ نے ربُ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ سے کلام کیاتو وہ سات آسمان اور سات زمینیں ہیں۔چنانچہ،ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۲۴،حٰم السجدہ:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان:تو اس (آسمان) سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے،دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔

(۲۲)۔۔۔۔۔۔وہ قبر جو صاحبِ قبر کو ساتھ لے کر چلی تو وہ حضرت سیّدُنا یونس علٰی نبیناوعلیہ الصلٰوۃ والسلام کی مچھلی ہے۔

(۲۳)۔۔۔۔۔۔جو چیز بلاروح ہے مگر سانس لیتی ہے تو وہ صبح ہے ۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ﴿۱۸﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان:اور صبح کی جب دم لے۔

(۲۴)۔۔۔۔۔۔وہ پانی جو آسمان سے اُترا،نہ زمین سے نکلا تو وہ گھوڑوں کا پسینہ ہے جس کو شیشے کی بوتل میں بھر کر ملکۂ بلقیس نے حضرت سیّدُنا سلیمان بن داوٗد علیہما الصلٰوۃ و السّلام کو بھیجا تھا۔

(۲۵)۔۔۔۔۔وہ چار نفوس جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے تو وہ حضرت سیِّدُنا آدم علیہ السلام، حضرت سیِّدَتُنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیِّدُنا اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور حضرت سیِّدُنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہیں۔

(۲۶)۔۔۔۔۔زمین پر سب سے پہلا خون ہابیل کا بہایا گیا جب قابیل نے اسے قتل کیا۔

(۲۷)۔۔۔۔۔ایسی چیز جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا پھر خرید لیا تو وہ مؤمن کی جان ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

(۲۸)۔۔۔۔۔ایسی شئے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور ناپسند کیا تو وہ گدھے کی آواز ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَنۡكَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِيۡرِ ﴿۱۹﴾ (پ۲۱، لقمان:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی۔"

(۲۹)۔۔۔۔۔ایسی چیز جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا اور اسے بڑا کہا تو وہ عورتوں کا مکر ہے۔ چنانچہ، ارشاد فرمایا:

اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾ (پ۱۲، یوسف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا فریب بڑا ہے۔

(۳۰)۔۔۔۔۔۔وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھر اس کے متعلق سوال کیا تو وہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک فرماتا ہے:

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی یہ میرا عصا ہے، میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں۔ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۷۔۱۸)

(۳۱)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل عورتیں اُمُّ البشر حضرت سیِّدَتُنا حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیِّدَتُنا مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں

(۳۲)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل دریا سیحون، جیحون، دجلہ، فرات اور مصر کا دریائے نیل ہیں۔

(۳۳)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل پہاڑ طور ہے۔

(۳۴)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل چوپایہ گھوڑا ہے۔

(۳۵)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل مہینہ ماہِ رمضان المبارک ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ (پ۲، البقرۃ:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا۔

(۳۶)۔۔۔۔۔۔سب سے افضل رات شبِ قَدْر ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿ؔ۳﴾ (پ۳۰، القدر:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

(۳۷)۔۔۔۔۔۔"اَلطَّامَّة" سے مراد قیامت ہے۔

(۳۸)۔۔۔۔۔۔وہ درخت جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ میں تیس پتے، ہر پتے میں پانچ رنگ، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں، تو وہ درخت سال ہے، بارہ مہینے اس کی بارہ شاخیں ہیں، تیس پتے تیس دن ہیں اور پانچ رنگ پانچ نمازیں ہیں، تین سائے میں یعنی مغرب، عشاء اور فجر، دو روشنی میں یعنی ظہر اور عصر۔

(۳۹)۔۔۔۔۔۔وہ ایسی چیز جس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج واجب تھا پھر بھی اس نے کعبۂ مبارکہ کا طواف کیا تو وہ حضرت سیِّدُنا نوح نجی اللہ علیہ الصلٰوۃ والسلام کی کشتی ہے۔

(۴۰)۔۔۔۔۔۔اللہ تعالٰی نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پیدا فرمائے۔

(۴۱)۔۔۔۔۔۔ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔

(۴۲)۔۔۔۔۔۔چار اشیاء جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے تو وہ آنکھ ،ناک، منہ اور کان ہے۔ آنکھ کا پانی نمکین، منہ کا پانی میٹھا، ناک کا پانی ترش اور کان کا پانی کڑوا ہوتا ہے۔

(۴۳)۔۔۔۔۔۔نَقِیْر ایک جھلی ہے جو گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے۔

(۴۴)۔۔۔۔۔۔قِطْمِیْر انڈے کے چھلکے کو کہتے ہیں۔

(۴۵)۔۔۔۔۔۔فَتِیْل سے مراد گٹھلی کے اندر کا گُودا ہے۔

(۴۶)۔۔۔۔۔۔ اَلسَّبَد اور (۴۷)۔۔۔۔۔۔ اَللَّبَد بھیڑ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں۔

(۴۸)۔۔۔۔۔۔اَلطِّمّ۔ اور

(۴۹)۔۔۔۔۔۔اَلرِّمّ ہمارے باپ حضرت سیِّدُنا آدم صفی اللہ علٰی نبیناوعلیہ الصلٰوۃ و السلام سے پہلے کی جنات قومیں ہیں۔

(۵۰)۔۔۔۔۔۔گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ (ناجائز) ٹیکس لینے والے پر لعنت فرمائے۔"

(۵۱)۔۔۔۔۔۔کتا اپنے بھونکنے میں کہتا ہے، "وَیْلٌ لِاَھْلِ النَّارِ مِنْ غَضَبِ الجَبَّارِ یعنی دوزخیوں کے لئے ہلاکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہیں۔"

(۵۲)۔۔۔۔۔۔بیل اپنے ڈکارنے میں کہتا ہے: ''سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ۔''

(۵۳)۔۔۔۔۔۔گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کہتا ہے:"پاک ہے میری حفاظت فرمانے والا جب جنگجو لڑتے ہیں اور مردانِ کار لڑائی میں مصروف ہوتے ہیں۔"

(۵۴)۔۔۔۔۔۔اونٹ اپنے بلبلانے میں کہتا ہے: حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفٰی بِهٖ وَكِيْلًا یعنی میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی اور وہی میرا کارساز ہے۔"

(۵۵)۔۔۔۔۔۔مور اپنی چیخ و پکار میں کہتا ہے:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ بڑی مہر(رحمت) والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔

(۵۶)۔۔۔۔۔۔تیتر اپنی سیٹی میں کہتا ہے،"بِالشُّكْرِ تَدُوْمُ النِّعَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے سے نعمتیں ہمیشہ رہتی ہیں۔"

(۵۷)۔۔۔۔۔۔بلبل اپنے نغموں میں یوں گویا ہوتا ہے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۱، الروم:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔

(۵۸)۔۔۔۔۔۔مینڈک اپنی تسبیح میں کہتا ہے: سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْقِفَارِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ یعنی پاک ہے جنگلوں اور چٹیل میدانوں میں عظیم معبود، پاک ہے خدائے جبّار۔"

(۵۹)۔۔۔۔۔۔ نا قوس اپنی آواز میں کہتا ہے:"اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے،وہ حق ہے، اے ابن آدم!اس دنیاکے مشرق و مغرب میں دیکھ!کسی کو ہمیشہ باقی رہنے والانہ پائے گا۔"

(۶۰)۔۔۔۔۔۔ ایسی مخلوق جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے الہام فرمایا،وہ جنوں میں سے ہے،نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی ملائکہ میں سے تو وہ شہد کی مکھی ہے۔چنانچہ،اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان:اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو اِلہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنااور درختوں اور چھتوں میں۔(پ۱۴،النحل:۶۸)

(۶۱)۔۔۔۔۔۔ جب دن آتا ہے تورات کہاں جاتی ہے؟اور

(۶۲)۔۔۔۔۔۔ جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پوشیدہ علم میں ہے،کسی نبی یامقرّب فرشتے پر بھی ظاہر نہیں۔

مذکورہ تمام جوابات دینے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے پوچھا:"کیاتمہاراکوئی سوال باقی ہے؟"انہوں نے کہا:"نہیں۔"تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے پادری سے فرمایا:بتاؤ"آسمانوں اور جنت کی چابی کیا ہے؟"ان کابڑاپادری خاموش رہاتو سب نے اسے کہا:"آپ نے اتنے سوال پوچھے اور انہوں نے سب کے جواب دیئے،اب انہوں نے ایک ہی سوال کیااور آپ جواب دینے سے عاجز آگئے۔"پادری نے کہا:"میں عاجز نہیں آیالیکن مجھے ڈر ہے کہ میں جواب دوں گاتو تم تسلیم نہیں کروگے۔"انہوں نے کہا:"کیوں

نہیں، ہم مانیں گے، کیونکہ آپ ہمارے بزرگ ہیں، آپ جو بھی فرمائیں گے ہم سرِ تسلیم خم کریں گے۔" تو بڑے پادری نے کہا: "آسمانوں اور جنت کی چابی کلمۂ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ " ہے۔" جب دیگر پادریوں اور راہبوں نے سنا تو وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے گرجاگھر توڑ کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا اور اپنے اپنے زنار بھی توڑ دیئے۔

حضرت سیّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہٗ، النُّوْرَانِی کو غیب سے آواز آئی: "اے ابو یزید! تو نے ہمارے لئے ایک زنّار باندھا تو ہم نے تیری خاطر پانچ سو زنار توڑ دیئے۔"

(الروض الفائق ص ۵۲۲۔۵۲۹)



مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)---مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام" ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ(یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کر کے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)---میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں

☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆ ...میری سنت میں جس کا سکون ہو
☆...میری امت کا سلام
☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆...میری امت کے لئے امان ہیں
☆...میری امت کی گوشہ نشینی
☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب : کیا حال ہے
☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی
☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟
☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت
☆...موت کا وقت
☆...نزع کا عالم
☆...نزع کے عالم
☆...وصال کا وقت
☆...وصال کے وقت
☆...وفات کا وقت
☆...وفات کے وقت
☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے
☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...
☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟
☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت
☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت
☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت
☆... نماز کی برکات
☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت
☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت
☆... سورج کی پانچ حالت
☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت
☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت　　　　☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سورت کا مقامِ نزول　　　　☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد

☆... سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ　　　　☆... سورت کے فضائل

☆... سورت کے مضامین　　　　☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت

☆... اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆... سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟　　☆... سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆... سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟　　☆... سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆... سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆... سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆... سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے تاجِ شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)---جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
☆...پانچ لرزہ خیز واردات
☆...بیٹیوں کے فضائل
☆...سائنس کیا کہتی ہے؟
☆...دلچسپ سوالات وجوابات
☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل
☆...شرائطِ نماز
☆...فرائضِ نماز
☆...واجبات نماز
☆...مفسداتِ نماز
☆...مکروہاتِ نماز
☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط　☆...اقتداء کی شرائط　☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین　☆...مسائلِ معذورِ شرعی　☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر　☆...مسائلِ نمازِ جنازہ　☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان و اقامت　☆...مسائلِ لقمہ　☆...چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنیٰ اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغِ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پہ روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہل تقوی اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار ﷺ آ گئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت و حیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیر زادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)۔۔۔تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام "تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات

☆...تدریس کے ۲۶ طریقے

☆...درجے کی ترقی کے فارمولے

☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆...انوکھی باتیں

☆...انوکھے سوالات

☆...انوکھی حکایات

☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)۔۔۔رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات

☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆...**تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے

☆...**چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں

☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں

☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)۔۔۔تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)۔۔۔فیضانِ قرآن کورس

90 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد ☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆...مدنی قاعدہ کے 22 اسباق　　☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں　　☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆...اذکارِ نماز کا حفظ و مشق　　☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆...فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆...عقائد کے 19 بیانات　　**دوسرا باب** ☆...عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆...معاملات کے 19 بیانات　　**چوتھا باب** ☆...مُنْجِیَات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆...مُہْلِکَات کے 19 بیانات　　**چھٹا باب** ☆...سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...کتاب العقائد　　☆...تہتر فرقوں کا بیان　　☆...کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ ☆... کتاب الجنائز ☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ ☆... کتاب الحج ☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق ☆... کتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں

2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

3☆... صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ

8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ

10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل ☆... سنتیں اور آداب

☆...انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆...اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆...فیضانِ تجوید کے اسباق
☆...امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆...اذکارِ نماز
☆...درودِ تاج
☆...بیاناتِ عصر
☆...بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک

منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆...بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆...اولیاء کے مزاروں کا حال
☆...تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆...اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆...فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆...اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆...اولیاء پر رب نوازشات
☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆...اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆...بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی
☆...اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆...اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل
☆...ہر وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا
☆...دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆...تعارفِ اعلی حضرت
☆...منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
वुज़ू के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
सज्दए सहव के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
ईद के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़्मा के मसाइल
मस्जिद के मसाइल
गुस्ल के मसाइल
नजासतों के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
इमामत के मसाइल
जुमा के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)---عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆... چار میں عجیب لطف ہے
☆... نقطہ عیب ہے
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆... ہر چیز میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور ہے
☆... خصائصِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟
☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆... احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)۔۔۔ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)۔۔۔نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)۔۔۔امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆...انفال کا معنی
☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆...حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روح کا علم حاصل ہے
☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆...ذوالقرنین کے تین سفر
☆...جوئے کے دنیوی نقصانات
☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
☆...حَیض کی حکمت
☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)...کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سر چشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام "مراح الارواح" کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)---شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ'' کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف　☆...مترجم کا تعارف　☆...عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ　☆...راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)---نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب ''تیسیر مصطلح الحدیث'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف
☆... شارح کا تعارف
☆... عربی عبارت مع اعراب
☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ
☆... عربی عبارت کی شرح
☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟
☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟
☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟
☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟
☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟
☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟
☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟
☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث
☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟
☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم
☆... کیا زمین گھومتی ہے؟
☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟
☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟
☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟
☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث
☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...
☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔
☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب ''نور الایضاح'' کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف ☆... فقہی اصطلاحات

☆... بنیادی باتیں ☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆... عبارت مع اعراب ☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)۔۔۔عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب ☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل ☆... ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)۔۔۔عنایة الحکمت لحل بدایة الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)۔۔۔خلیلیه شرح مناظرة الرشیدیه

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)۔۔۔کلام الوقایه شرح شرح الوقایه

علمِ فقہ کی شاندار کتاب ''شرح الوقایہ'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب　　　　☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح　　　　☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ　　　　☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)---رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)---مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)---الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)---المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)---سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)---شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)---عطایۃ الحکمت شرح ھدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟　☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟　☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟　☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے　☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے　☆... ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)۔۔۔تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے :(۱)۔ علمِ توقیت۔(۲)۔ علمِ فلکیات۔(۳) علمِ تقویم۔(۴)۔ علمِ طب۔ ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت　☆... علمِ فلکیات　☆... علمِ تقویم　☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اعلیٰ حضرت کا تذکرہ دل نواز قرآن، حدیث اور میتھ کی
روشنی میں خطبات شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

- اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں
- تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
- اولیاء فنا ہو کر 9 کا عدن بن جاتے ہیں۔
- 9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
- اعلیٰ حضرت کے پاس سب کچھ ہے
- تعارف اعلیٰ حضرت

آسان فرض علوم

تنظیمی نصاب و بیانات

رفیق التدریس

القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی

قصور کس کا

نصاب مسائل نماز

आसान हनफ़ी नमाज़

تدریس کے 26 طریقے

مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ، دہلی

PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
Mob.: +91-9368287284, 8808693818

فرض علوم کے متعلق تقریباً ۱۲۰۰ سوالات پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین

آسان فرض علوم

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

- کتاب العقائد
- تہتر فرقوں کا بیان
- باطنی گناہوں کی معلومات
- کتاب الطہارۃ
- کتاب الصلوٰۃ
- کتاب الجنائز
- کتاب الصوم
- کتاب الزکوٰۃ
- کتاب الحج
- کتاب النکاح
- کتاب الطلاق
- کتاب الاضحیہ
- کتاب القسم
- کتاب الحدود
- حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

آسان فرض علوم

القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی

نصاب مسائل نماز

صرف کے دلچسپ سوالات

قصور کس کا

سب سے پہلے سب سے افضل

PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
Mob.: +91-9368287284

Rs. 800/-

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھهُ فِی الدِّینِ

شارق الفلاح

شرح نور الایضاح

سوالاً جواباً عبارت کی شرح

مصنف

شیخ ابوالاخلاص حسن بن عمار بن علی المصری الشرنبلالی الحنفی
(سال وفات ۱۰۶۹ھ)

شارح

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

جیلانی بکڈپو

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ

آسان خُطباتِ مُحرّم

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دارالسنہ ، دہلی

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"
آخر لڑکیوں کی پیدائش میں

قصور کس کا



مرد کا یا عورت کا
اسلام اور سائنس کی روشنی میں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

- زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
- پانچ لرزہ خیز واردات
- بیٹیوں کے فضائل
- سائنس کیا کہتی ہے؟
- دلچسپ سوالات وجوابات
- عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
- بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
- بچے کی پیدائش کا مرحلہ
- بے اولادی کے 4 روحانی علاج
- اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مَکتبۃ دارُ السُّنّۃ، دِہلی

اصلاحی و تبلیغی خُطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ

خُطباتِ مصطفائی

و

خُطباتِ شفیقی

حصہ اول

خطیبِ اوّل: مبلّغ اسلام پیرزادہ مُحمّد رضا ثاقب مُصطفائی

خطیبِ ثانی و مرتب: مولانا محمد شفیق خاں عطّاری مدنی فتح پوری



مکتبہ دارُ السُّنّہ، دِہلی



امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام

نصابِ مسائلِ نماز

(سوالاً جواباً)

مرتب

مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری



آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

- اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
- حصولِ علم کے ذرائع
- چندے کے مسائل
- شرائطِ نماز
- فرائض نماز
- واجبات نماز
- مفسداتِ نماز
- مکروہاتِ نماز
- مسائلِ سجدۂ سہو
- امامت کی شرائط
- اقتداء کی شرائط
- مسائلِ نماز جمعہ
- مسائلِ نمازِ عیدین
- مسائلِ معذورِ شرعی
- جماعت کا ایک اہم مسئلہ
- مسائلِ شرعی مسافر
- مسائلِ نمازِ جنازہ
- مسائلِ سجدۂ تلاوت
- مسائلِ اذان و اقامت
- مسائلِ لقمہ
- چاند کب نکلے گا؟



مَکتبہ دارُ السُّنّہ، دِہلی

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ
تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

تدریس کے 26 طریقے

مصنف

مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اس کتاب
میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

پہلا باب: تدریس کے نکات
دوسرا باب: تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب: درجے کی ترقی کے فارمولے
چوتھا باب: طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب: جسمانی و ذہنی نشوونما کے فارمولے
چھٹا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے







مکتبہ دار السنہ، دہلی

یادداشت

ش		صفحہ

یادداشت

ش		صفحہ

یادداشت

ش		صفحہ